

بہ عرصہ صنایع مکین و مکان فضل خلاصہ و زمان

در بیان اشکات بزمی و مومنین و وسیلہ اتصال سنات بفراداران اہل طہارت و استغنی

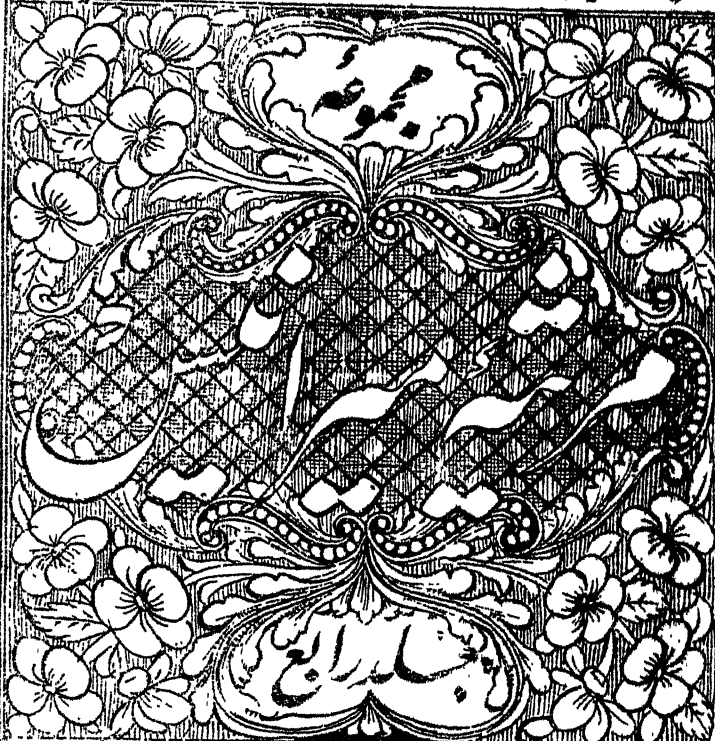


از کلام و تہنہ نام میر شہید گویان فی ذالک ان کلامی میر بہ علی صاحب مخلص بہ فیہ لکھنوی

۴ مطبعہ نامی فشتی نول مکین بطبع مین جہان

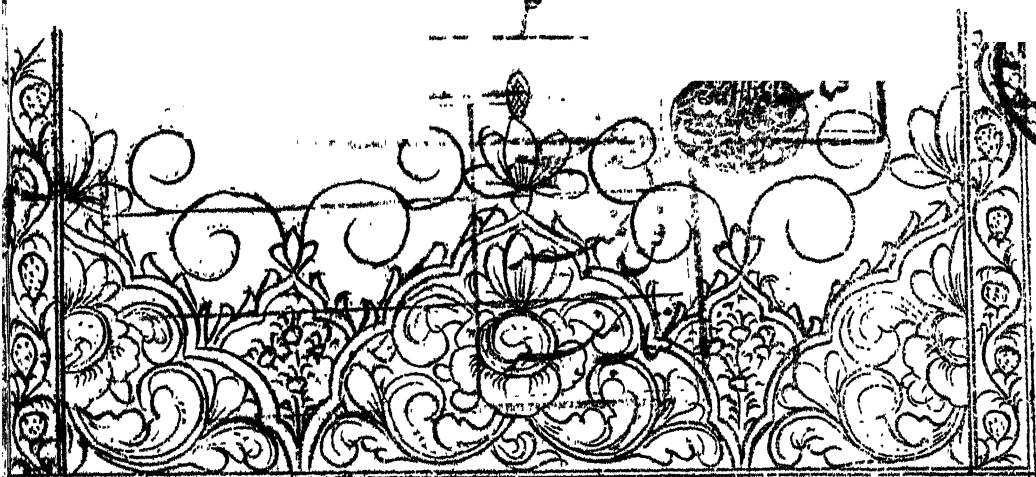
بہ عرصہ صناعت مکینان و مسکا فضل خلائے زویر مان

در ریختہ اشک نیری مومنین و وسیلہ اتحصال حسنات بفراداران اہل طہارت اعلیٰ



از مکتبہ انصاریہ آمیر شہ گویان بانی واکران لای میر علی بابا مختص بہائیس الحنفی

۴ مطبعہ ملی نقشبندی لکھنؤ شوریہ طبعین حسان



بسم الله الرحمن الرحيم



۵۳
 که در خفا کزین عشق بختی
 که در خفا کزین عشق بختی
 که در خفا کزین عشق بختی

۵۴
 پدید آمدن تو شد شمع خمار
 پدید آمدن تو شد شمع خمار
 پدید آمدن تو شد شمع خمار

۵۵
 این بار تو را که بختی
 این بار تو را که بختی
 این بار تو را که بختی

۵۶
 به حال عشق و سر مستی
 به حال عشق و سر مستی
 به حال عشق و سر مستی

۵۷
 بهشتی بود چه دل مرا
 بهشتی بود چه دل مرا
 بهشتی بود چه دل مرا

۵۸
 کیا کیا کمون جو بختی
 کیا کیا کمون جو بختی
 کیا کیا کمون جو بختی

۵۹
 خالق تو نیست منم تو را
 خالق تو نیست منم تو را
 خالق تو نیست منم تو را

۶۰
 این که تو هستی که با خفا
 این که تو هستی که با خفا
 این که تو هستی که با خفا

۶۱
 عشق تو را که بختی
 عشق تو را که بختی
 عشق تو را که بختی

۶۲
 بهین به هوا تو او نیست
 بهین به هوا تو او نیست
 بهین به هوا تو او نیست

۶۳
 بیست و یک روز به رسول
 بیست و یک روز به رسول
 بیست و یک روز به رسول

۶۴
 کم کم تو زیاده بهت
 کم کم تو زیاده بهت
 کم کم تو زیاده بهت

[illegible]

<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>
<p>وہ پاس رہو تیرے کہ اپنی یہ رضا ہو اس امر کا کہنے نصین مختار کیا ہو</p>	<p>میں فنا لیں یہ ہزاروں زنجیریں کرونگا اس مال کو مٹی میں پید شیدہ کرونگا</p>	<p>میر جاؤں نہ تیرا دل علی یہ مجھے ڈرا ہو میر سے تو اس کے گئی جانو کا ضرور ہو</p>
<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>
<p>فرزند سے ہوا نس زیادہ تیرا ہو پرا الفتن پیچیدہ تو بیٹو سے سوا ہے</p>	<p>سو تیرا میری پاس تو گھبراؤ ہزار ہا سو تیرا میری دامن ملکاتی ہے ہزار ہا</p>	<p>گر خاطر کا ماہ تھا آج مر گیا امت کی شفاعت کو پھر کون کر گیا</p>
<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چونکہ تیرے حسن کی یاد سیرور ہوئی ہے کہ کیا کیا مری خالق کیا ان دونوں جو میر کی ہر بات پر نہایت سے دلکش ہوئے ہیں</p>
<p>پھر کی خوشی کے لیے میں اونٹ بنونگا کانڈ سے پھر جا کر کسی مسجد میں پھر بونگا</p>	<p>پھر دل کو کس شعل میں بھلاؤ گی ہزار ہا اس پر جو زوال پاتے میر جا بکی ہزار ہا</p>	<p>اس غم میں جو گذری سو گذر جائی ہو لیکن کوئی حد نہ ہو ہزاروں علی ہر</p>

[illegible]

<p>۱۴۴ سب سے بڑا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>	<p>۱۴۵ باز سب سے بڑا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>	<p>۱۴۶ باز سب سے بڑا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>
<p>تبادل تو تر پیا پیا نہ جاسکتے تھے حضرت کس داس سے خیمہ کی طرف تھے حضرت</p>	<p>پر کیا کہوں امان مجھے خدا کے ہر عین سب سے بڑا مال خدا کا ہے جس کا</p>	<p>او کجا تو یہ تھا ظلم نہ پیدا ہو جانی یاں خدا کو تھی اور راست کی جانی</p>
<p>۱۴۷ کس کا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>	<p>۱۴۸ کس کا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>	<p>۱۴۹ کس کا مال خدا کا ہے جس کا موجود نہ ہو اور نہ ہو جس کا کائنات میں نہ ہو جس کا مخلوق سے دور ہے جس کا سلطان نہ</p>
<p>سرمہی خیمے سے نکلتی ہے سکینہ تم جا کر سنبھالو کہ مچلتی ہے سکینہ</p>	<p>کیا جانے کیا بین در حال کرینگے گھوڑوں سے سنگرا خنیں پامال کرینگے</p>	<p>بیکسین جن میں زیادہ ہوں لاٹ حزن ہوں سید ہوں فر ہوں گہ گارندین ہوں</p>
<p>۱۵۰ آئی تھی صلا حضرت زکریا کے پاس مندر سے انورم و خورشید کے پاس</p>	<p>۱۵۱ آئی تھی صلا حضرت زکریا کے پاس مندر سے انورم و خورشید کے پاس</p>	<p>۱۵۲ آئی تھی صلا حضرت زکریا کے پاس مندر سے انورم و خورشید کے پاس</p>
<p>یہ دھوپ کا جہدہ نہ سما جائیگا داری دور ز کو یا سہو غش آجایا گاداری</p>	<p>عل تھا کہ کرونگار و محمد کے جگر کو گھوڑوں سے سنبھالو و زہرا کو کبیر کو</p>	<p>تم آگ ہو باطل کی طرف میں دھوپ ہو میں صحت تاملو کہ مر قہ کا ورق ہو</p>

<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>
<p>سوچو تو کہ تم لوگوں نے کیا بڑا دہلی کی اور میں نے تو بڑا ہی بھی نہیں چاہی کسی کی</p>	<p>تم لوگوں کا سامان ہوں اور وہ وطن ہوں دوستوڑا سا پانی کہ بہت تشنہ دہن ہوں</p>	<p>جیتے ہیں تو یہ ظلم و ستم کم نہ کریں گے تم جڑ کر ورم بھی ہم نہ کریں گے</p>
<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>
<p>پوچھو جیسے کامراتی سے مارا اور میں نے کسی کو نہیں ہمشیر سوارا</p>	<p>اس سوکے ہر دو خلق پر چھڑ کو دھجینگے ہاں آب دم تیغ سے سیراب کریں گے</p>	<p>وہ جاہ و چشم کیا ہوا وہ اوج کمان ہے یاور کو کیا ہو گوارہ فوج کمان ہے</p>
<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>	<p>عجیب ہے کہ کیا صبر کیا ہے بلایا ہی نہیں خون غمناں کا لیا ہے غم نہ کیا ہے اور غمناں کا نہیں کیا ہے سوقوت کی کشتی میں نہیں کیا ہے</p>
<p>شعبہ تو بیکس ہو غریب الفربا ہے سید کرستا تو نہیں تھیں فائدہ کیا ہے</p>	<p>ہر کام محمد سے نہ حیدر سے غرض ہو ہم لوگ سپاہی ہیں ہمیں زر و غرض ہو</p>	<p>سب بڑے غلام جو کو پیاسے بھی نہیں تم اور احمد رسل کے نواسی بھی نہیں تم</p>

میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا

میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا

میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا
میں نے تجھے خوشی بخش کر دیا

اب تو سخن تلخ اور غم انگیز نہیں جائے
اور تیغ کو جو ہر چہ دکھائی نہیں جاتا

اب عاجز و بیکس کی شجاعت کو بھی دیکھو
لوطا طر کے شیر کی طاقت کو بھی دیکھو

تھامو سی عمران کا کر بند کر لین
پتھر تھوڑے حضرت داؤد کی ہر لین

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

قتل اٹھا اگرچہ تجھے منظور نہیں ہے
پر تو تو کسی حال میں مجبور نہیں ہو

قتل اٹھا اگرچہ تجھے منظور نہیں ہے
پر تو تو کسی حال میں مجبور نہیں ہو

قتل اٹھا اگرچہ تجھے منظور نہیں ہے
پر تو تو کسی حال میں مجبور نہیں ہو

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

اب سوخت صلا عالم الہی ہے
خاک کو مظلومی غارت تیری جانی

اگر تانہیں غارت ابھی خالق کی قسم ہو
پر کیا کرو نہیں بیچین نانا کا قدم ہے

تھامو سی عمران کا کر بند کر لین
پتھر تھوڑے حضرت داؤد کی ہر لین

تھامو سی عمران کا کر بند کر لین
پتھر تھوڑے حضرت داؤد کی ہر لین

<p>مجلس خفت برن خفتیہ کی تکرار دیکھو شریعت میں تکرار موعود انکار لڑی جو زمین کا پیر گیا کسب و کار بہی سے لگاؤ نہ دینا سنا</p>	<p>مجلس خفت برن خفتیہ کی تکرار دیکھو شریعت میں تکرار موعود انکار لڑی جو زمین کا پیر گیا کسب و کار بہی سے لگاؤ نہ دینا سنا</p>	<p>مجلس خفت برن خفتیہ کی تکرار دیکھو شریعت میں تکرار موعود انکار لڑی جو زمین کا پیر گیا کسب و کار بہی سے لگاؤ نہ دینا سنا</p>
<p>جبریل کے خیر میں جبر کاٹ چکی پھر کج وہی تیغ شر بار کھینچی ہے</p>	<p>خاکوں میں آفاکی غم غمی کو اتنا گھوڑا جو چاہتے تھے شاہ وہی کو اتنا گھوڑا</p>	<p>اسوقت بھی کچھ جنگ میں ہرگز نہیں کی کیا مارتا تھو کہ جہا امت مر و جد کی</p>
<p>یہ سب سب بچت بچا میں دراز چوسو سب بچت بچا میں دراز گنگو گنگو ان اور دھڑک دھڑک س صفت کی قیل تو دوش کی</p>	<p>یہ سب سب بچت بچا میں دراز چوسو سب بچت بچا میں دراز گنگو گنگو ان اور دھڑک دھڑک س صفت کی قیل تو دوش کی</p>	<p>یہ سب سب بچت بچا میں دراز چوسو سب بچت بچا میں دراز گنگو گنگو ان اور دھڑک دھڑک س صفت کی قیل تو دوش کی</p>
<p>جہاں کو زمین تھی سنا سنا اوس تیغ کو جھکا جس کو کیا کچھ قصہ وہاں غریب میں دوڑا</p>	<p>تلوار چکی تھی جو فز زلزلہ خلی کی چلنا تھے احمد کو دھانی ہے غمی کی</p>	<p>آپ انکے لیے روئے ہیں یہ باجر کیا ہو حضرت کو کہا پاس رسول دو سر ہاڑ</p>
<p>کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ وہاں کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ</p>	<p>کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ وہاں کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ</p>	<p>کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ وہاں کہہ کر کھار کے تھی چوڑی مخول میں تھی شاہ شاہ شاہ</p>
<p>سب کچھ تھے جہاں تھے یہاں قدرت رہا دھواں قیامت تو تھو تھو اڑتھ رہا</p>	<p>کیا میں تھیں یہاں تھیں یہاں سنا نہیں کیا میں تھیں یہاں تھیں یہاں سنا نہیں</p>	<p>یہاں تھیں یہاں تھیں یہاں سنا نہیں یہاں تھیں یہاں تھیں یہاں سنا نہیں</p>

<p>وہم نہیں سخن بیان میں شہر آشوب سب گویا گویا کہ کھول کر دور کار دہشت جو شہر آشوب سب گویا گویا کہ کھول کر</p>	<p>وہم میرا تجھے منو منو پیرا دل کی خست میں تخت کی دراز نہ ہو چراغ و فادار کی گلیاں نہ مانا فریاد کی دوس میں تیرا کیا</p>	<p>وہم لاشہ علی اگر کا اوٹا نہیں دیتے جہاں مہول جو خمیر میں تو جہاں نہیں تیرے</p>
<p>وہم اب جاوہر حال نہیں جاگیا فانی تو را سوار کے تو گویا کہ کھول کر تو گویا کہ کھول کر</p>	<p>وہم چچین کو تو اب پیرا دل کی بوز جاوہر اب زندہ کی اسو انوار سے خلق میں تیرا چراغ و فادار کے</p>	<p>وہم جو جاوہر کی گلیاں نہیں گرا کر گویا کہ کھول کر چراغ و فادار کے</p>
<p>وہم کہدے جو بہن سے تیرے پیرا دل اور گم سے گلے نہ کھینٹ گیا ہے</p>	<p>وہم حضرت نہیں جاوہر تو نہ گویا کہ کھول کر سر اپنا پنگ کر میں مر جاوہر گلیاں بھی</p>	<p>وہم شب کو تیرا بی بی زمین انا نہیں دیتا تکو اور سوچ کر کہ میں جانا نہیں دیتا</p>
<p>وہم کہدے جو بہن سے تیرے پیرا دل اور گم سے گلے نہ کھینٹ گیا ہے</p>	<p>وہم فرماتے ہیں بابا کو بچاتے نہیں اگر ہم گھوڑے سے گر نہیں تم آئین اگر</p>	<p>وہم حالت ہے جب پیاس ہو تو نہ دیتا سوئے نہ دیتا اگر زبان سبھی کی</p>

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

مرثیہ میر انیس
 بیدار حسن
 بخت نش
 بیدار حسن
 بخت نش

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

ہر دم پیرو کا باعث عیش و سرور ہے
 دل کی جو روشنی ہو تو آنکھوں کا نور ہے

سب کو اوس پر حشر کردن احتیاج ہو
 حشاکہ او کو سر پر شفاعت کا تاج ہے

ہر دم پیرو کا باعث عیش و سرور ہے
 دل کی جو روشنی ہو تو آنکھوں کا نور ہے

مرثیہ میر انیس
 زبیدی گل
 سارا جہان
 زبیدی گل
 سارا جہان

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

رحیم علی ہے سب پر امام جلیل کا
 خدمت پر جسے گھر کی شرف جبریل کا

کیا فیض ہو کہ سایہ طوبی میں گھر ملا
 امت نہال ہو گئی ایسا شرم ملا

رحیم علی ہے سب پر امام جلیل کا
 خدمت پر جسے گھر کی شرف جبریل کا

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

مرثیہ میر انیس
 شہادت زبان
 زور جان دل کو
 شہادت زبان
 زور جان دل کو

عالم میں کیوں ضیا ہوا سکھو رور
 اظہار خود بنا کر جسے اپنے نور سے

جنت علی کے ساتھ جب تکی و لا ہوئی
 ایمان کے آئینہ کو دوبار اجلا ہوئی

عالم میں کیوں ضیا ہوا سکھو رور
 اظہار خود بنا کر جسے اپنے نور سے

<p>سلا چشم من گشتن در چشم تو که گوید در صبر و صفا رسانش شست بین را حشر که در شوق و آرام غدا</p>	<p>سلا چشم من گشتن در چشم تو که گوید در صبر و صفا رسانش شست بین را حشر که در شوق و آرام غدا</p>	<p>سلا چشم من گشتن در چشم تو که گوید در صبر و صفا رسانش شست بین را حشر که در شوق و آرام غدا</p>
<p>اوس باغ من چه بهین خار و بو پس بپایین شهر که تیر و دار و بو</p>	<p>سجد و راج بست بر کس مقام کا و ده گهر خدا کا به تو به گهر به امام کا</p>	<p>لکته برین بحر اختر طالع بلند بهون مجر به جوهر کو بهم کو پسند بهون</p>
<p>سلا دست کا غم نثار دے اندر دکتر کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>	<p>سلا دست کا غم نثار دے اندر دکتر کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>	<p>سلا دست کا غم نثار دے اندر دکتر کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>
<p>روئے تو جرم و فخر عصا من جو در اس من تر بر و آخاکر لویاک جو</p>	<p>سوئے اگر فیدا غم بهشت کو رضوان بھی ببول جلال بهشت کو</p>	<p>پانی کو یا که چشم کو تر پر فوق یان خضر کو سبیل بناؤ کا شوق جو</p>
<p>سلا صفت تو بهین کا حشر ان کس کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>	<p>سلا صفت تو بهین کا حشر ان کس کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>	<p>سلا صفت تو بهین کا حشر ان کس کو سبب در احب عینی جود و از کس بپایین نام کا لگا دی</p>
<p>جو کچھ ہے اچر تذکرہ الا اکرین ماصل برین در حسابات ایل دین</p>	<p>بر آسمان کا قول کہ من خالی بهون کتاب و عرش و فرش و در بار گاہ بهون</p>	<p>کتاب ہے اب نذر امام جلیل بهون دعوی سبیل کو بر کین سبیل بهون</p>

<p>۴۱۱ زمین گلاب پاش افکار دہان شمعین دین سست و دین بدو جان پرواز تو کی طرح در ملک طرب و نور سپید گریخت کز آتش تو کویا نور</p>	<p>۴۱۲ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>	<p>۴۱۳ بزم اختر و قند سلطان شوقین نرات مجاہدین دین عالم از توین شوق سیرین زلی و نور آن نئی فاطمہ کی صدا با نور</p>
<p>اس گھر کا نور زینت عرش الہ ہے یہ بارگاہ قبلہ عالم پناہ ہے</p>	<p>اس بزم دین رسول و ام کو اکر سریشے کو ماتھے علم کے اوٹھا کر</p>	<p>جس دم بیان شہادت سرو کا ہو ازوار قتل گاہ میں جابجا کے روئے</p>
<p>۴۱۴ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>	<p>۴۱۵ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>	<p>۴۱۶ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>
<p>جرات کا جوش بھی ہو خدا پر ظم بھی ہو قرآن بھی ہو حضور میں تیغ و نیز بھی ہو</p>	<p>ہر دم رہو نہ کیوں دل زہرا بھرا ہوا ہے آج تک کہو سے بھر ہر بھرا ہوا</p>	<p>ہر عرش پر وہ زینت عرش برین ثابت یہ تھام کاں تو ہو لیکن گین</p>
<p>۴۱۷ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>	<p>۴۱۸ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>	<p>۴۱۹ چرخ و عکس کا بدھو ان کو کوئی گوئی کھینچے کسب و حوران مایہ تیرا بیدار علی دل شایہ بجا پارس نوری و نور امرا شایہ</p>
<p>مجلس دین ہدایت و چرا نسیم ہوا دیکھو دعا کو ماتھے علم فرادشا وین</p>	<p>حدیث جہان دلوں کو فراموش ہو گیا سب شہر شعل کعبہ سیر پوش ہو گیا</p>	<p>قربان تھے ملک رخ روشن کی شان تھی چاندنی زمین پر نور آسمان پر</p>

[illegible]

<p>مرثیہ شہنشاہ نور محمد مسعود سبکداری بہار مستون و خانہ و دیار و درویش جیسے میاں خورشید و صحر و اور و صحر و وہم سنیادہ پیش این سبکداری</p>	<p>مرثیہ فانی مرثیہ سبکداری اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>	<p>مرثیہ اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>
<p>روشن ہو کیوں نہ تفریق خانہ حسین کا سفر ہے یہ فاطمہ کے نور عین کا</p>	<p>لازم ہے قدر شکر جنس خطیر ہے جسکی بھانہ میں ہر وہ در نظر ہے</p>	<p>جزیکسی نہیں کوئی عہد مزارین تہا پڑی رہن خاں تارک تارین</p>
<p>مرثیہ شہنشاہ نور محمد مسعود سبکداری بہار مستون و خانہ و دیار و درویش جیسے میاں خورشید و صحر و اور و صحر و وہم سنیادہ پیش این سبکداری</p>	<p>مرثیہ فانی مرثیہ سبکداری اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>	<p>مرثیہ اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>
<p>گرم گئے تو نامہ شاہ ام کمان یہ مجلسین تو حشر تاک میں یہ ہم کمان</p>	<p>انجام کار قبر کی منزل نظر میں ہے اہم ہیں وطن میں عمر ہماری سفر میں ہے</p>	<p>سب گھوڑا عاشق سوار ہو کر آخر وہ لوگ بھی کسی گلشن کو چھو کر</p>
<p>مرثیہ شہنشاہ نور محمد مسعود سبکداری بہار مستون و خانہ و دیار و درویش جیسے میاں خورشید و صحر و اور و صحر و وہم سنیادہ پیش این سبکداری</p>	<p>مرثیہ فانی مرثیہ سبکداری اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>	<p>مرثیہ اوسلیم و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری جکسیگی آہ و آغوش و سبکداری</p>
<p>چپکے چپکے کہیں زبان تکسلی نہیں ہم کیا بیخیر و نگو تو سلامت ملی نہیں</p>	<p>افسوس اس چین میں سرور و دلچسپی وہو نہ چین میں کمان کہ قدم کا نشان</p>	<p>حامی تحصار سبکداری سالت پناہ تو شہر ہی ہے اور ہی زا و راہ</p>

<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>
<p>گیسے سے فوج خورشید عالم پناہ کو کاٹا ہے سختیوں سے پہاڑوں کی راہ کو</p>	<p>نظا قحط آب گھر میں شہر حق شناس ہاتھ کا دو دو گھٹ گیا شدت پر پیاس</p>	<p>شیر و گو ورو نام علی صبح و شام تھا سیدنی تھی اونکی سیف سیر حق کا نام تھا</p>
<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>
<p>روز پر شہر کے قاسم بے پرے زوویا بابائے موعظہ کو دیکھا اکبر زوویا</p>	<p>مرد و حق کی یاد میں سب بے بند تھے قد قامت الصلوٰۃ کے نور بے بند تھے</p>	<p>در بار کبریا میں ہر اک سرفراز تھا اونکی طرف نماز کو روئے نیا تھا</p>
<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>	<p>وہی کہ درین کار دین چنانچہ جو آئی تھی کہ سب سے بزرگ تر بیت الہییت حق و جود حق و جود آفت کا سنا کر مصیبت کا نام</p>
<p>مرغم ہو اچھی سے شہر مشرقین پر ہر قسم سے بند ہو گیا پانی حسین پر</p>	<p>ایمان اور کفر میں باہم لڑائی تھی کبریا کا فران عرب کی چڑھائی تھی</p>	<p>بے چین درم اوئی نہ کیوں روح پاک پر سجدہ کا سر تو آج تلک جتنی ڈاک پر</p>

<p>۴۴۴</p> <p>استادہ تھانم لکھتے ہیں کہ خان خود قہر و شہادت شائق قنوت شکار اوطاق ششانی تھی دعا کہ پیراں</p>	<p>۴۴۵</p> <p>شہر و کراشاہ کو چھوڑ کر آئے و تیراؤ شہر خواہ کے کچھ کچھ کچھ کچھ جید وین کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۴۶</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۴۷</p> <p>شوق اور سحر تھا ششم عالی کلام کو تسلیم کرتے تھے نلک اور کے سلام کو</p>	<p>۴۴۸</p> <p>رحمت کا وہیمہ شہر علی کا خان گیا بیت الشرفین تیرا شرف گیا</p>	<p>۴۴۹</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۵۰</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۱</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۲</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۵۳</p> <p>سرمی کشین تو زمین قدم گاڑ دیکھ کونے کے در پر جا کے علم گاڑ دیکھ</p>	<p>۴۵۴</p> <p>پھیلا کر ماتھے کستی تھی گودین آنگے بابا سدھارے گا تو ہر دہائے جا لنگے</p>	<p>۴۵۵</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۵۶</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۷</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۵۸</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>۴۵۹</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۶۰</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>	<p>۴۶۱</p> <p>کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ کے کچھ کچھ کچھ کچھ</p>

<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>	<p>جمع چنانکین سبک بیک گزین ان بجز کسری کی جا بیک ان بجز کسری کی جا بیک</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>
<p>بر باد خاندان رسول کریم ہو و صلیائے دوہر تو سسکینہ تیر ہو</p>	<p>دشمن بدین سب امام خیر باد تارک رکھو او مان کر پاس سید مراد تارک</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>
<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>
<p>خاقہ تو از شہر بدین اسکا گلانین گذر بدین تین روز کیانی ملا انین</p>	<p>اس غم سے مجھ کو صبر نہیں بقیہ ازین بی بی تحارے مونس بہت ہر سارین</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>
<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>
<p>سان ہو بدین چنگ وہ ہکو با ازین پانی تحارے واسطے لینے کو جاو بدین</p>	<p>بیکس یہ اب کرم اجل نیک پد کر شقیہ جلد آج کی منزل کو طو کر</p>	<p>جمع از دم صلا تائی شایک سوخت یک گزین بین سال شکر اور سن تسستین کر از بزرگ شایک سالی چو پست جاو اسعدیت بدین</p>

<p>۴۴ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۴۵ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۴۶ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>
<p>ہو گئے وہ ظلم جو بد شو ہوں جہاں میں رہی گلوں میں ہوگی گھر لسیا میں</p>	<p>رستم نظر ملائے سدا کا تہ شہ مر جا کر دے شہ کو دیکھیں جو شہم سے</p>	<p>جلوہ رخسار غازیہ کے تالک گیا بوسے ملک میں کاستار چپک گیا</p>
<p>۴۷ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۴۸ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۴۹ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>
<p>آبادہ سفر تھا مسافر عراق کا تھا شور الوداع کا اور الفراق کا</p>	<p>اگر آسمان کرے تو زمین پر کھڑے ہو تجائے کوہ پیر قدم اس کے گزروں میں</p>	<p>پرچم فزون تھا حسن میں کیسویں خورشید زرد ہو گیا ہنجر کے نور سے</p>
<p>۵۰ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۵۱ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>	<p>۵۲ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ خداوند کس سنان تو را سدا کا تہ شہ خاتون خاتون کھنڈ تو را کھنڈ تو را کھنڈ</p>
<p>ایذا متی عشق شاہ میں جینا و نکلوا بہر حسین وہ مگر حسین بنیاد و اسطر</p>	<p>کھڑے ہو اور اس کے تیغ سے کھلی کوہ کرین پانی تو کیا ہے آگ کوہ یا کوہ کرین</p>	<p>دھالوں کا ابراہیم تھا از میر تیر ہوگی تیغوں کی بجلیہ سے نظر تیر ہوگی</p>

۱۴۴
چکے غاٹو شکر کارانجان در نظر
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
کیونکہ کمان تیلیک کمان لشکر
تیرے شمع میں دیکھ کر وہ پیر

۱۴۵
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں

۱۴۶
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں
چکے دھڑ سے شمع تیرے درخشاں

۱۴۷
نہ بھوک ہو ہر اس و خنن تھانہ پاس
سینو نہ زخم کھاتے تھے کس کس جواس
راگ رنگ بین اولی زور شجاعت بھر ہوا
آنکھوں میں نشہ سے وحدت بھر ہوا

۱۴۸
نہ بھوک ہو ہر اس و خنن تھانہ پاس
سینو نہ زخم کھاتے تھے کس کس جواس
راگ رنگ بین اولی زور شجاعت بھر ہوا
آنکھوں میں نشہ سے وحدت بھر ہوا

۱۴۹
نہ بھوک ہو ہر اس و خنن تھانہ پاس
سینو نہ زخم کھاتے تھے کس کس جواس
راگ رنگ بین اولی زور شجاعت بھر ہوا
آنکھوں میں نشہ سے وحدت بھر ہوا

۱۵۰
الہا دست زار کمانین چھوئے
تیرے اسلحے کے برابر چھوئے
تیرے شمشیر چھوئے تیرے قبائین
تیرے غازیوں کی قبائین

۱۵۱
الہا دست زار کمانین چھوئے
تیرے اسلحے کے برابر چھوئے
تیرے شمشیر چھوئے تیرے قبائین
تیرے غازیوں کی قبائین

۱۵۲
الہا دست زار کمانین چھوئے
تیرے اسلحے کے برابر چھوئے
تیرے شمشیر چھوئے تیرے قبائین
تیرے غازیوں کی قبائین

۱۵۳
سو جو جنان بچاس مددگار شہ گویا
بائیس شیر فوج حسین مین را گویا
جنگ خدنگ کرتے تھے بکیر کو توڑ کر
بھاگے وہ مثل تیر کمانو نکھو چوڑ کر

۱۵۴
سو جو جنان بچاس مددگار شہ گویا
بائیس شیر فوج حسین مین را گویا
جنگ خدنگ کرتے تھے بکیر کو توڑ کر
بھاگے وہ مثل تیر کمانو نکھو چوڑ کر

۱۵۵
سو جو جنان بچاس مددگار شہ گویا
بائیس شیر فوج حسین مین را گویا
جنگ خدنگ کرتے تھے بکیر کو توڑ کر
بھاگے وہ مثل تیر کمانو نکھو چوڑ کر

۱۵۶
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ

۱۵۷
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ

۱۵۸
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ
پت انگوٹھین شہر آسمان چاہ

۱۵۹
آنکھ میں لڑی ہوئی تھیں صفت شام
تلوار میں لگی پڑتی تھیں اونکی نیام
دہشت سوز روتے تھے شجاعہ کارنگ تھا
اسوار کی کمر تھی نہ گھوڑ کا رنگ تھا

۱۶۰
آنکھ میں لڑی ہوئی تھیں صفت شام
تلوار میں لگی پڑتی تھیں اونکی نیام
دہشت سوز روتے تھے شجاعہ کارنگ تھا
اسوار کی کمر تھی نہ گھوڑ کا رنگ تھا

۱۶۱
آنکھ میں لڑی ہوئی تھیں صفت شام
تلوار میں لگی پڑتی تھیں اونکی نیام
دہشت سوز روتے تھے شجاعہ کارنگ تھا
اسوار کی کمر تھی نہ گھوڑ کا رنگ تھا

<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>
<p>ما تم کرو علی کا بھرا گھر اور جگیا فریاد ہے کہ بھائی سوجھائی پھر گیا</p>	<p>ہو پوچھ میں دیر میں جو تن پاشی ایسا خوش حسین کو اگر کی لاش</p>	<p>روند نیلے اب سوار تن پاشی کس کس کون اوٹھا جو بلیس کی لاش</p>
<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>
<p>پرسا دو وطن دیتی تھی وہ اور دو وطن بالو اسے سنبھال رہی تھی شہ کی بن</p>	<p>ظاہر تھا صاف سب کو خوبی شہر سے حورین نکل پڑی ہیں کھاسہر شہر سے</p>	<p>ہم سب کو چین اب تہ افلاک اور بھگ ہر سہ جہاں سے چھین پاک اور بھگ</p>
<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>	<p>مرثیہ پیرائیس میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے میرزا کا کہنے سے</p>
<p>ہائی کو نالک کے مین بہت شہر سار ہر سہ مری چھی مین تھار شہر سار</p>	<p>صدق گئی دو وطن بھی نہ مان کو دکھا او میر دشیر موت کے پنجے میں آگئے</p>	<p>دیکھیں بھور زخم تن پاش پاش کو نکڑو اور شعا میں آگ پڑی لاش کو</p>

وہ کہ گھر میں نہ رہا
نہ کہ باہر نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا

وہ ہزار چھاپا میں کھاتی تھی دل کی لاش
برپا تھا حشر شافع محشر کی لاش

اب انہیں سب جی بھائی
بلوایا مزار پر شاہ جو بر
کھنکھ پھر غلام ناغین و دربار
چھوٹا بچہ روزہ اوی و روزہ بوی

وان خاک ہوا اگر تو مجھ تباہ
بیل ک لکھ کی صحن مقدس میں جاو

سلام
آج جو بزم غم زائین رہا
جبرئیل وہ نور و حسیان دہکا
یاد آید اسن مادر کا چین
یاون بیل لکھ کھدین

۱
تک کیا چلین کون کون
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا

نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا

۲
عالم خانی میں کیا کچھ
اور کچھ اپنی گھر سے کچھ
اور کچھ اپنی گھر سے کچھ
اور کچھ اپنی گھر سے کچھ

۳
راحت آباد عدم کچھ
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا

۴
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا
نہ کہ کچھ نہ رہا

رباعی
 ایستادگی خلقت تو خطای نبین
 تو قیاس و قیاس تو خطای نبین
 تقدیر تو بی پایان تو خطای نبین
 کیونکه اگر تو خطای نبین
 رباعی
 دنیا بدین است یعنی کی بیاید و نرود
 و خداوند غدا کل بدین است که نرود
 ایستاد و سر اگر افلاک تو نبی
 یک خطی نبین جهان ستار تو نبی
 رباعی
 حاصل چه بدین کی ضرورتی بود
 لاکھون منزل تمام دوری بود
 قندی که بدین که بلا و بهشت
 ناری که اگر تو دوری بود

رباعی
 فطرت بدین نه تو که تو نبی
 اینجا که تو خطای نبی
 اس سبیل علی که تو خطای نبی
 کی تو خطای نبی
 رباعی
 اب یک خطی که تو خطای نبی
 نادان چه خواب و آواز نبی
 هستی که تو خطای نبی
 آفتاب و این جاست تو نبی
 رباعی
 شمع شمع تو خطای نبی
 آتش تو خطای نبی
 و بدین از اردن و فرعون بدین
 خاموشی بدین که تو خطای نبی

رباعی
 آن تو خطای نبی
 تصویر تو خطای نبی
 آن تو خطای نبی
 آن تو خطای نبی
 رباعی
 آن تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 رباعی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 رباعی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی
 تو خطای نبی

<p>۴۱</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۲</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۳</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>
<p>تشیخ خزان چلی شہر مردان کو باغ میں</p> <p>ٹوٹی کر حسنین کی بجائی کو داغ میں</p>	<p>اکتہ بھی جلیہ قافلہ والوں سے جا ملے</p> <p>مشکل ہے دیکھیے ہمیں کیونکر مضامیلے</p>	<p>میدان سے روم وری کو لاؤر کمان گرو</p> <p>لاشے کمان تر تو رہے سر کمان گرو</p>
<p>۴۴</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۵</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۶</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>
<p>عباش کیا جاہو گم میرا لٹ گیا</p> <p>چچن کا ساتھ ہاؤ غضب آج چھٹ گیا</p>	<p>اعد اکی ہے خوشی ہمیں جتنا لال ہو</p> <p>تم غیظ میں نہ آؤ کہ صابر کے لال ہو</p>	<p>پیلے سے جہاں سے آ گیا اگے سفر کرین</p> <p>دریا خود آئے گرتوں بانگو نہ تر کرین</p>
<p>۴۷</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۸</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>	<p>۴۹</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p> <p>جہاد چہارم</p>
<p>کیا ہو سیک گا اب شہر گردن اس اس</p> <p>اک نو جوان پسہ ہر وہ رہا ہو پیاس ہو</p>	<p>پیا سچو ہوں وہ جاگو کو نہ نہیں ہوں کیا</p> <p>ہم شیر کر دگا رے پوتے نہیں ہوں کیا</p>	<p>اب عطاؤ فیض میں دریا نوال میں</p> <p>کوثر کو جو لائے گا ہم اس کے لال میں</p>

<p>۴۰ کے عین سبب میں خالق سے دعا فرمایا لا اوتی علیہ فی حیاتہ</p>	<p>۴۱ راؤ دین کے بھائی کے بھائی بہن کے بھائی کے بھائی</p>	<p>۴۲ بلا واس سبب میں خالق سے دعا فرمایا لا اوتی علیہ فی حیاتہ</p>
<p>میں خوب جانتا ہوں کہ میرزا میرزا جلدی مگر کہ میرزا میرزا میں دیر</p>	<p>مان کو کیے رنڈا ہے کاپی خام لاؤ ہو کسے طلب کیا تھا جو گھر کو آئے ہو</p>	<p>تم گھر میں آئے گرتے مجھ کے گلہ نہیں تھماؤ تو رچھڑا رسول خدا نہیں</p>
<p>۴۳ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>	<p>۴۴ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>	<p>۴۵ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>
<p>روڑ کی جا ہے قبلہ کو کہ حال پر سب فوج کی چڑھائی پر تیرا کال پر</p>	<p>کسی مدوام دو عالم نے کی نہیں سچ ہے صدیق بنیں کسی کو کی نہیں</p>	<p>جینا ہے تب جو فاطمہ کا ہے تاج پر اچھا پدر کو کھو کر جیسے گرتو کیا ہے</p>
<p>۴۶ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>	<p>۴۷ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>	<p>۴۸ پیشانی کے آگے میرزا میرزا پیشانی کے آگے میرزا میرزا</p>
<p>اس کا کوئی نہیں ہے کہ سینہ سپر کر تیرا کوئی اب ہم ہر خدا اس کو سر کر</p>	<p>کیا وقت ہے شام شہر شرفین کے کاؤمرا کلا کوئی بے حسین کے</p>	<p>مرحلو بہن وغامین صفین توڑ توڑ کے گھر میں بھی مردا تو بہن سیدا انکو چور کے</p>

<p>۴۱ کسب ان کی تکیا تکیا نیر زمین با یک زمین اچھا خدا کر دے جو زخمی ہو کر نام سپر کر دے سب کی مراد اور تھان نام</p>	<p>۴۲ کسب ان کی تکیا تکیا نیر زمین با یک زمین اچھا خدا کر دے جو زخمی ہو کر نام سپر کر دے سب کی مراد اور تھان نام</p>	<p>۴۳ کسب ان کی تکیا تکیا نیر زمین با یک زمین اچھا خدا کر دے جو زخمی ہو کر نام سپر کر دے سب کی مراد اور تھان نام</p>
<p>۴۴ مان ہو کرین کہون تھین کیونکر وھیان جاوے سدھار و نام خدا اب جواں</p>	<p>۴۵ بین اور مرشدہ و قدم پر فدا کروں لکھی ہو بخت بین جو خداست کیا کروں</p>	<p>۴۶ اتنا تو موندے سے کہدو کہ نہ کیا ہو گے واری مر مر گلے سے نہ کیا بلو جاو گے</p>
<p>۴۷ کھٹے سو کھٹے و صاف اولیٰ ہو کر ان کی تکیا تکیا کی طرف اپنی نظر کھٹے کھٹے تھین تھین تھین تھین حق پر تھین تھین تھین تھین</p>	<p>۴۸ جبین اقدیم کہ ان کی طرف جو جو تھین تھین تھین تھین کی طرف تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین</p>	<p>۴۹ تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین</p>
<p>۵۰ گھڑ مار مار کشتہ اندوہ و یاس ہوں واری مجھ تو ہوش نہیں بچا میں نہ</p>	<p>۵۱ میں کس طرح کہوں کہ سدھار و سوار ہو دونوں خوشی ہو دین رضابت تھار ہو</p>	<p>۵۲ صدقہ یہ ایک ہے کہ عالی مقام ہوں خادم ہوں جان تھار ہوں فی غلام ہوں</p>
<p>۵۳ تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین</p>	<p>۵۴ تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین</p>	<p>۵۵ تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین تھین</p>
<p>۵۶ جو خود ہو کر اپنے پیسے پیاب کر وہ تیر لگتے دیکھ گیا سیتے پیاب کے</p>	<p>۵۷ او سکھو ہر اس کیا ہو جو تھین تھین تھین بخشین آپ دو جو مر دین دیر ہو</p>	<p>۵۸ میں آپ صابر ہو غم و اندوہ و یاس میں اب دو جو بخشیر کہ افاتہ ہو یاس میں</p>

۴۴
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

۴۵
تلاش سے صفائی صفائی تھی اس وقت
تلاش سے صفائی صفائی تھی اس وقت
تلاش سے صفائی صفائی تھی اس وقت

۴۶
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

اوسکی شہک دی سو خجالت سحاب کو
دریا پہ چائے اور نہ خبر ہو سحاب کو

سر کس جگہ نہ کرے تلخ گلا و اکمان تھا
بجلی کمان نہ تھی وہ چھلا و اکمان تھا

بے فوج پھیر کی تھی نہ موعظہ کارزار
دعویٰ ہمدی تھا او سو فردا فقار

۴۷
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

۴۸
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

۴۹
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

گہرا کے وور فوج کے نامہ جوان کو
جو مورچے یہاں تھے سرک کر ہاں کو

راکب کی شغل سانس نہ راہداری
غل تھا یہ ران باک ہو دل اسوار کی

بیشل آبر وین اصالت بہن نیارچی
ملجا تین دوز با تین بھی و سکو تو ایک

۵۰
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

۵۱
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

۵۲
پاکتی بھی صبا ز جیسے قدم کی آرز
بزار بقا گرم روائی سے ایسی ہو
سوت چال دینا ہی تو چھلا وہ ہم

پہوچتے تھے اسم ابھی نہ ہزار زمین پر
کروڑ و تین سوار و کروڑ تین زمین پر

گو خونسلا رنگ یہ وشت مصافحہ
جو چاہے ویکہے مر اسو خفاک صاف

رکنا تھا سمسند کین ایچ بیچ زمین
تندی لہو کی بہتی تھی لشکر گریچ زمین

<p>۵۵۴ زلف سے تھکا تھا قیامت کی آگ سے کو سونے کی موتیوں کی آگ سے اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی جیسا کہ سوار جب زین پر بیٹھا</p>	<p>۵۵۵ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>۵۵۶ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>
<p>جو کھینچ رہا تھا سر وہی پا مال رہا تھا نام آور وہی تھکا تھا سر وہی پا مال رہا تھا</p>	<p>چار آئینہ پیر مٹتے تھے زمین پر کچھ ہو کر لٹکتے تھے جو ششویں نگہ کر رہا تھا کچھ ہو کر</p>	<p>کیون ہر ہوش خشاک ہو گیا تھکا تھا تلوار و سر مرو کر رہا تھا جو الونہیں نام ہو</p>
<p>۵۵۷ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>۵۵۸ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>۵۵۹ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>
<p>بھاگین نہ کس طرح قدر انداز سم کو وان تیر کیا کر جلتے تھے پر مرغ و ہم کو</p>	<p>فوجوں کا جائزہ تھا کہ تھکا تھا صاف تھا چہرہ کا کٹ دینا کیا تھا صاف تھا</p>	<p>میں حق ہوں اور مجھ میں ہر کمیت بری لگو دل کھول کر اڑو کہ لڑائی میں جی لگو</p>
<p>۵۶۰ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>۵۶۱ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>۵۶۲ جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے جیسا کہ تھکا تھا وہی بلا سے</p>
<p>رایہ تھکا تھا وہی بلا سے کا مذہب تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>پیرا کہ مانتے نہیں دریا کی شور کو دیکھا مری تھکا تھا وہی بلا سے</p>	<p>زہر مٹتے تھے آب غیظ خوشا اور بک گھوڑا ہے شہرک نے کبھی قناب کو</p>

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
حالی تیرا نہایت کج نام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

وہ کجی قریب مرگ تو جو در و در
کاسے سرو نہ گھڑوئی ٹالیں جو رتے

اس زور شور سے کوئی لڑتا نہیں کجی
یوں نہ گھڑا اسار تو میں لڑتا نہیں کجی

باقی مجاہد و نہیں یہی نور عین ہے
خیر ہے پھر تو اور گلوں حسین ہر

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
حالی تیرا نہایت کج نام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

نیز تو ستم کے چار طرف تلی کے رہ گئے
باز سے تھے جتنے بند وہ سب کھل کر گئے

جو گھاٹ پر تھا خونیں ہر شور بورتھا
سارا یہ تیغ تیز کے پانی کا شور تھا

محب تھا کفر و شرک میں قوت میں گئے تھا
گھوڑی پر یہ تھا شقی کہ پھارسی پہ لپو تھا

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
حالی تیرا نہایت کج نام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

۴۴
نیت تیرا زان نعتی و دم و شام
غل تھا کہ کج نیت نہایت نام
جلیجی کج نعتی تھا دم و شام
ایک کے مرگیا تو وہ کس کو مہر نام

تھرتے ہیں پہاڑوں کے دل سے کات
تندی چڑھی ہوئی ہر سرک جاو گھاٹ

کھیر و کر نہیں نیز و کی اس کتاب کو
کیون خاک میں ملا ہر موتی کی آب کو

لکندہ سقر کے قعر کا پتلا گناہ کا
دشمن تھا خاندان رسالت پناہ کا

<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>
<p>راہت شقی کا رزق سپاہ نیر کا تھا بار بار نعرہ دین من مریز کا</p>	<p>گو یا ہون یہ تو کس کو مجال سخن ہے مومنہ پر گیا جواب ہر دندان شکن ہے</p>	<p>کیا جانے جسکو شیر و سنہ پالا پرانہ لوہا ہے نرم موم سے جب ل کرانہ</p>
<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>
<p>دستاؤں و نون دست تقدی پسند پاک کر بھی آہنی شقی کے سمندر</p>	<p>بے تیغ اگر ٹھہرون تو ابھی تو ملاک ہو پتھون کر پاپ کے تو پیوند خاک ہو</p>	<p>بر چھا اوہ شقی کو لیا دیکھ مجال کو اکبر اوہ سنبھل گم جہاں اسنبھال کو</p>
<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>	<p>میں نے اپنے دل کو اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے کھینچ کر اپنے دل سے اپنے دل سے</p>
<p>جوشن سمیت کبیر و ایک حسامین لائی ہر موت دیو کو لوہے کے دامین</p>	<p>بالا کو پست پست کو بالا انجا نیو تلوارین کھانا مومنہ کا لوالا انجا نیو</p>	<p>پھیلے شہر پر ندوکی جاتین ہوا ہر مومن شہر مومن کی تھین کوین کلین اور جہاں ہر مومن</p>

<p>۴۱۲ وہ کہ دین توئی بدعتی شش کو مردانہ سب سے بیان اسید و غیر</p>	<p>۴۱۳ انکہ دین توئی بدعتی شش کو مردانہ سب سے بیان اسید و غیر</p>	<p>۴۱۴ وہ کہ دین توئی بدعتی شش کو مردانہ سب سے بیان اسید و غیر</p>
<p>۴۱۵ خاک سانیہ جاتی تھی اور اور گشت سر ہاں تھے وہ بھوکھ و ناگشت سر</p>	<p>۴۱۶ لو اڑو ہر کو لگیسا سیرغ کوہ سے نیز کے ساتھ نشو اور ٹھا اوس گروہ</p>	<p>۴۱۷ بجلی کر ساتھ ساتھ کمانک سپر پھر رو کر کسے جواب کسے دھم کہ پھر</p>
<p>۴۱۸ غل شاہکار بندہ برتیا جا کر گہر مہر و خنجر پہنچا بھی</p>	<p>۴۱۹ جو پھر کھلے دین تھے یکساں جانتے تھے وہاں گشت سر</p>	<p>۴۲۰ شعلہ تھال کا کجا اور کجا جگہ جگہ جگہ جگہ جگہ</p>
<p>۴۲۱ پشہ سوار دوش محمد کے لال بہن سب اس سوز پر دست بہن جوئی لال بہن</p>	<p>۴۲۲ یہ تیری سرکشی فرجے لپست کر دیا کمزور کو خدائے زبردست کر دیا</p>	<p>۴۲۳ اکدم دین تیغ تیز کا پانی بھجیا گیا ناری ہو لور حق سو کمان بھجیا گیا</p>
<p>۴۲۴ کتیا تیز بازی میں تھا بار بار چوہہ چوہہ کو کھو لیا تھا بار بار</p>	<p>۴۲۵ دو چار بار دو بار کھو لیا تھا دو چار بار دو بار کھو لیا تھا</p>	<p>۴۲۶ ہاں یہ کی خدائے خدائی کی ہو چکی دو دو دو دو دو دو دو دو دو</p>
<p>۴۲۷ خال گئی نہ فرق کی نہ دشت پاکی چوٹ کھلتی ہوئی بندھی ہوئی مشکلاں کھوٹ</p>	<p>۴۲۸ جب تھوڑے گھوڑے کلائی کو پاس تھی مضطرب تھا اپنی راسیت شمع کو پاس تھی</p>	<p>۴۲۹ اسوار بھی فرس بھی پسینہ تین ق تھی گرمی دین ابرنگ تھے وہ جو برق تھی</p>

۱۴۴
تا تھا اتھانی صفائی کا شکار
تھا اپنے چہرہ پر کوئی کجائی تھی بار
جنگل زدہ سودا فروش سوز و غم آباد
رفت کا سونو غنیمت کی مددانی تھی

۱۴۵
وہاں تھی تخت دل بادشاہ زمین
گدڑی کے اسے کاٹ کے زنجیر زنجیر زمین
کیکڑی دوست تھی منسلک تھی صاحب زمین
وہاں تھی بین تھاکت اسلحہ لعین

۱۴۶
تھوڑی سی کراچی میں تھی کراچی
پانی زرد کیوں تھی کراچی
کچھ بڑا کراچی شہادت غلام پانی
کراچی بڑا کراچی شہادت غلام پانی

جسدِ سر اور تری سالنہ پیر چڑھی ہی
اکبر سے بھی غامین کچھ اگر بڑھی رہی

کانپا سمند پاؤں گوربتی مین گاڑ کے
پھٹکر گرے زمین پر ٹکڑی پیراڑ کے

گری سے ہو فراغ جھٹلش ہو کات
اب موت نے خبر تو ہماری حیات ہو

۱۴۷
آخر کھل چکا وہ شہنشاہی پائیاں
پیراڑ کے زلفوں والے کاپیہ ہوا نیاں
ملا کر اور شہنشاہی کاپیہ کالال
پیراڑ کے زلفوں والے کاپیہ ہوا نیاں

۱۴۸
کیکڑی صلا سے تھی شہنشاہی
بادشاہی کی کو دست خدا کا دار
جلال شاہ دینا کی کسب خیر آباد
خدا سے تھیں دینے کے تھے کسب خیر آباد

۱۴۹
یہ کیکڑی شہنشاہی دیا وہ شہنشاہی
یون کی کیکڑی دیا وہ شہنشاہی
پایا جھینڈا کسب خیر آباد
پایا جھینڈا کسب خیر آباد

پسپانہ لعین یہی وقت نہر دہے
زور ہمارا وار تو جانین کو مہر دہے

بجلی گری ہے تھی شہنشاہی پیر چلی نہیں
افسوس ہو کہ آج جہان مین علی نہیں

پیر کیا وہ ران باک تھی کیا شہنشاہی
دیا جہان سمند کو فوج تھی پار تھی

۱۵۰
چنگیز جو تھی حال دلا لایا تھی
اک دن تھی گری کر دیا لایا تھی
منظر سر زمین تھی سرور و سعادت
سینے سے جھینڈا تھی سرور و سعادت

۱۵۱
شہنشاہی کو کیکڑی پیراڑ تھی
اب چلیس بار تو تھی پیراڑ تھی
تالو شہنشاہی کو کیکڑی پیراڑ تھی
جہان بول کیکڑی پیراڑ تھی

۱۵۲
چنگیز جو تھی حال دلا لایا تھی
چنگیز جو تھی حال دلا لایا تھی
چنگیز جو تھی حال دلا لایا تھی
چنگیز جو تھی حال دلا لایا تھی

سب نشہ غرور جوانی اور تری گیا
تلاوار تھی کہ حلق سے پانی اور تری گیا

دریا پر قتل ہوتا ہو مین خط آب ہو
ہستیا گرم مین تیش آفتاب سے

سبز کو اس روش سے ہوا زندگی
بجلی سیاہ ابر مین یون کو زندگی نہیں

<p>۱۰۰۰ چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج چالشیخ حبیب اور صبر و شہادت اور دھرم گنج فدیکو اسطفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج چالشیخ حبیب اور صبر و شہادت اور دھرم گنج فدیکو اسطفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج چالشیخ حبیب اور صبر و شہادت اور دھرم گنج فدیکو اسطفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج چالشیخ شہناز میں گنج گنج اور دھرم گنج</p>
<p>جانین تھیں اس کے قبضے میں کرتا تو نذر تھا یہ آب مشور تیغ کا نہ شاوہ جز تھا</p>	<p>غش آیا بضمین چیلدین تیور بدل گئے حلقہ رکاب کی بھی قدم سے نکل گئے</p>	<p>بیٹا شاہ باب کا اب تیری ماتھے ہے جلدی نہ کیجیو کہ یہ یکس بھی ساتھ نہ</p>
<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>
<p>ناراجو بید لوگوں سوار اس کے جم گئے سو قتل ہو گئے تو ہزار اس کے جم گئے</p>	<p>جلدی وٹائیو مجھے بہت بندہ سے اب جان نکل جاتی ہر سینہ کو درو سے</p>	<p>اعداسے اس ستم کا خدا انتقام لے اتنا نہیں کوئی کہ مرا ماتھے تمام لے</p>
<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>	<p>۱۰۰۰ نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج نیرنگ صفت اور دھرم گنج اور دھرم گنج</p>
<p>چھاتی ہلک کو پشت سے نہ گزر گیا اوہلا لہو کو عمر کا یہاں بھر گیا</p>	<p>خالق مہر کا داغ دکھائے نہ باب کو آنکھوں سے نہ دکھائی نہ دیتا تھا آکھوں</p>	<p>بابا کو مطمئن نہ کر دو منہ سے بول کو بابا کو مطمئن نہ کر دو منہ سے بول کو</p>

[illegible]

[illegible]

<p>۴۱۵ پیشکش تھی تقدیر سے گرا کر اور تاج چپائی سے لگا بیٹے کو فخر مال گشتہ بابا پر سہ زلف اور جلال تری والد خیر اس بی مرضی کو تو میلان کی لورہ</p>	<p>۴۱۶ نور و نور و نور و نور و نور و نور میلانین و نور و نور و نور و نور مقتل کی جین حسن و نور و نور و نور کے نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۴۱۷ نور و نور و نور و نور و نور و نور نور و نور و نور و نور و نور و نور نور و نور و نور و نور و نور و نور نور و نور و نور و نور و نور و نور</p>
<p>۴۱۸ عوض نہیں کچھ زلیست ہو گیا تو میں ہم بھی تم آ کر چلو پیچھے چلا آتے ہیں ہم بھی</p>	<p>۴۱۹ ثابت ہو اسب کو رخ روشن کی چاکر خوشید زمین پر اور آریا ہو فلک سحر</p>	<p>۴۲۰ بیکس ہو زمین اور تو کیا دیو گیا شمعیر بچ جائیگا اگر تو دعا دیو گیا شمعیر</p>
<p>۴۲۱ کچھ خوفزدہ ہو کر نہ ہو کر خیرین جوان کی نصیحت کی ہوتی تھی کونکر لگے مشکمل تھی شہر خرم چہر کھدی کیا دم خرم و دیار سے خوش</p>	<p>۴۲۲ میلانین بعل شاہ و شاہ و شاہ و شاہ اب دہر و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ باقی شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ بار و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ</p>	<p>۴۲۳ یہ شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ یہ شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ یہ شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ یہ شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ و شاہ</p>
<p>۴۲۴ مان لہو کی سہین شکل کھاؤ گے نہ اگر صدق لگی کیا گھر میں پھر آؤ گے نہ اگر</p>	<p>۴۲۵ ہم مشکل پیغمبر سے یہ و بلند ہے میرا اٹھارہ برس کا یہی فرزند ہے میرا</p>	<p>۴۲۶ علی تھا کہ کسی ایسی لڑائی نہیں دیکھی یہ تیغ کی برش یہ صفائی نہیں دیکھی</p>
<p>۴۲۷ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>	<p>۴۲۸ ابو طالب و نور و نور و نور و نور ابو طالب و نور و نور و نور و نور ابو طالب و نور و نور و نور و نور ابو طالب و نور و نور و نور و نور</p>	<p>۴۲۹ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ کچھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ</p>

<p>۴۲ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>	<p>۴۳ پتھر پورا اور عجل سے غنیمت نوش جو قدم میں تھی تو غنیمت غنیمت انکھیں بھر کر لاش بان شکرے پہنچ جو نہ شیرازی تین لکھ کی بجائی</p>	<p>۴۴ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>
<p>لو سید مظلوم کے دلدار کو مارا مازا اسے کیا اچھا مختار کو مارا</p>	<p>پایا نہ کسی جاہ جو اس شک ترکو گھبرائے ہو ہو دھو دھو پھر اتر کر لہر کو</p>	<p>دلہند محمد کے جگر بند کو مارا اٹھا ہر برس کے مہرے فرزند کو مارا</p>
<p>۴۵ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>	<p>۴۶ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>	<p>۴۷ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>
<p>یان لٹ کر آباد ہم آ کر تھے وطن سحر یہ لوگو اسی واسطے لاکر تھے وطن سحر</p>	<p>عش طاری ہو کر لکھو لکھو بھی کھولا نہیں یہ دروہر سینے میں کر لولا نہیں بچا</p>	<p>دشمن ہو ہر اک دشمن دین آپ کی جان کا تنہا ہی ہو اور سامنا دولا کھو جان کا</p>
<p>۴۸ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>	<p>۴۹ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>	<p>۵۰ دشمنی سے تلواری کی حصار تنگی سے پرکار نظر آتا خارزار شکستین سنگلاخ و غلے غلے ہوا کبار چھپی علی اکبر کی جیسے موتی پار</p>
<p>مشکل میں مدد باپ کی کرتا عالی کبر ہم جیت کر لی دن جو نہ مرنے علی اکبر</p>	<p>رخ زروہ سر تا بہ قدم خونین بھر تو مجسم ہو تو کھو جھپاتی یہ کیوں ماتھے دھرتو</p>	<p>کیا ہوتے دنیا سے سفر کر گئے اکبر سو کھیں ہوئی دکھلا کر زبان مر گئے اکبر</p>

<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>
<p>ان باب کو سہرا بھی نہ اگر بے دکھایا پیری میں عجب داغ مقدر نہ دکھایا</p>	<p>شاہی تھی کہ اب گھر میں بس کو دین اسکی نہ خبر تھی کہ خزان آفر کے دن میں</p>	<p>گر پڑا میں اوٹھ لوٹھ کر کہ کوئی نہ جیسے میں مگر غم سب کو دین</p>
<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>
<p>یوں ہم بھی کسی تازہ جوان نہ نہیں ہو یوں بھول کو بھی باو خزان نہ نہیں ہو</p>	<p>توڑا نہیں ایسا گل شاہد اب کسی نے کھولا کیر موند اور نہ دیا اب کسی نے</p>	<p>غل کر کے میں اعدا پر سنائی نہیں لاشہ علی اکبر کا دکھائی نہیں دیتا</p>
<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>	<p>مرثیہ میر انیس جس کی ہر بات میں ہر بات کی جس کی ہر بات میں ہر بات کی</p>
<p>تازو نکلے دعاؤں کے مرادوں کے پہلے تھے وا حسرت و درواہی بھول نہ پہلے تھے</p>	<p>کچھ لہش چلا اگر کوئی موت کو بس میں بیدا ہو اور مر کے اٹھارہ برس میں</p>	<p>غم کو نہ سا خرم کر لیے برق نہیں پر صبر کی طاقت میں ذرا فرق نہیں</p>

<p>۱۰۰ اگر تو صلا دل اس کو طاعت چھین کتابا جو نہ نصرت تو توفیق نہیں اگر تو شکر کر گریں ایسا نہ نہیں کتنی کر کر دے ویر حالت نہیں</p>	<p>۱۰۱ جہاں محبت میں بلا و ناز سب جو چاہیں وہ روز و ادا و ناز مظلوم جو بین لطف خدا و ناز میں نہ کینا اک خانہ و ناز</p>	<p>۱۰۲ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>
<p>بے مہری افلاک زول تو رو یا ہے شعبہ کو سب سنا تیرے چہرہ و یا ہے</p>	<p>سہولت میں ہوں تو میں الفت میں رو تو میں تو تو میں محبت میں اوس کی</p>	<p>اگر ساجد ان رشک تو کہنے و یا تھا وہ مہربانی بخشا گاہ پر سے و یا تھا</p>
<p>۱۰۳ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>	<p>۱۰۴ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>	<p>۱۰۵ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>
<p>جس کو کہ عاشق ہو وہ گلشن میں یہ حال ہو کہ گویا کہ موت میں نہیں</p>	<p>غم تھا جو سر اس راہ میں فرزند ویتا کیا کرتے اگر وہ جہین و لہند ویتا</p>	<p>بہتر تھا ہمارے لیے تنہائی کا مہر نا سب سہل ہے جب دیکھ کر چاہی کام</p>
<p>۱۰۶ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>	<p>۱۰۷ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>	<p>۱۰۸ اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں اگر تیرا دل نہ تیرے دل میں تو نہ تیرے دل میں نہ تیرے دل میں</p>
<p>مختار کا جو حکم ہو کچھ جبر نہیں ہے اسی غم کا ہم کوئی جز صبر نہیں ہے</p>	<p>جو کہ عطا کی تھی وہ دولت اوسے پہنچی غلام ہو رہی ہم اوس کی لانت اوس پہنچی</p>	<p>طاعت تو ہے و شوا اطاعت تو نہ تھا یہاں تو گیا صبر کی دولت تو نہ جاتے</p>

<p>۴۷ آباد بود چو</p>	<p>۴۸ چو</p>	<p>۴۹ سب عالم غایت میں ہیں چو چو چو اس عالم کو نہ تم چو چو چو چو مثنوی میں بابا کی کر تو رکھو</p>
<p>۵۰ پر کھوئے ہوئے لال کو پاؤ نہیں کیا دنیا سے کیا جو اسے آئے نہیں کیا</p>	<p>۵۱ سنبھل میں کچھ اب پہلو تو گردن بھی تھی جلد آئیے لوٹدی تو تباہی کو چلی تھی</p>	<p>۵۲ اپنی بھی کو نیکم میں اجل آئی ہر صاحب تہنا جو میں اونکی بھی گزر جاتی ہر صاحب</p>
<p>۵۳ ارادہ کا الفت میں مزا ہوتا ہر اول صاحب مزا سند خدا ہوتا ہر اول</p>	<p>۵۴ لوٹدی ڈیڑھی دیر سے دیکھا نہیں نکو صاحب مری لٹنے کی خبر کیا نہیں اونکو</p>	<p>۵۵ چھائی ہوئی زردی تھی جو بلند کو ٹھوکر شعیرے مریخ رکھ دیا فرزند کو ٹھوکر</p>
<p>۵۶ فرمایا کہ یارب کہیں جلد ہی اجل آؤ تر پاپہ دل زار کہ آنسو نکل آئے</p>	<p>۵۷ ہم دارم حق میں ہیں وہ گلزار حنائین واما نہ ونکی لیتا ہے خبر کون جہانین</p>	<p>۵۸ کاسر جو نظر آئے سنی سی زبان میں اک درو کا نشتر تھا کہ دو بارگ جہانین</p>

مثنوی سیرانیس
جلد چہارم
صفحہ ۴۹

<p>۴۳۳ خبر ہے کہ میری جانی جاتی گئی میرا ہر اک جاں نثار اور جان نثار نہیں ہے کہ میری جانی جاتی گئی میرا ہر اک جاں نثار اور جان نثار</p>	<p>۴۳۴ چلتی تھی کہ میری جانی جاتی گئی دولت میری جانی جاتی گئی فریاد میری جانی جاتی گئی میرا ہر اک جاں نثار اور جان نثار</p>	<p>۴۳۵ سبیل میں جاں نثار اور جان نثار میرا ہر اک جاں نثار اور جان نثار سبیل میں جاں نثار اور جان نثار میرا ہر اک جاں نثار اور جان نثار</p>
<p>چھاتی میں میری جانی جاتی گئی صدمہ میری جانی جاتی گئی چھاتی میں میری جانی جاتی گئی صدمہ میری جانی جاتی گئی</p>	<p>کیا ہو گیا اس صاحبِ قبال کو میری ہر ہے میری جانی جاتی گئی کیا ہو گیا اس صاحبِ قبال کو میری ہر ہے میری جانی جاتی گئی</p>	<p>صاحبِ مری آغوش کر پائے کو دکھا اکبار میری جانی جاتی گئی صاحبِ مری آغوش کر پائے کو دکھا اکبار میری جانی جاتی گئی</p>
<p>۴۳۶ وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی</p>	<p>۴۳۷ وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی</p>	<p>۴۳۸ وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی وہ چلیاں لڑا کہ میری جانی جاتی گئی</p>
<p>پتلی جو میری جانی جاتی گئی اندھیر تھا آنکھوں میں شہنشاہِ زمیں کی پتلی جو میری جانی جاتی گئی اندھیر تھا آنکھوں میں شہنشاہِ زمیں کی</p>	<p>سمجھی کہ یہ اب جا کے نہ پھر آئیں گے فرزند چلا گیا کہ چلی جان بدنسے سمجھی کہ یہ اب جا کے نہ پھر آئیں گے فرزند چلا گیا کہ چلی جان بدنسے</p>	<p>موت آج جو انکی ہے تو چار انہیں صاف کیا لال تھا ارجمین پیرا انہیں صاف موت آج جو انکی ہے تو چار انہیں صاف کیا لال تھا ارجمین پیرا انہیں صاف</p>
<p>۴۳۹ خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی</p>	<p>۴۴۰ خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی</p>	<p>۴۴۱ خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی خفاخ میں وہ میری جانی جاتی گئی</p>
<p>دور کتا تھا سینے میں لعلِ شہر آشوب کھلبانی تھیں کہ گھنٹیں تو کھل کر رہا تھا دور کتا تھا سینے میں لعلِ شہر آشوب کھلبانی تھیں کہ گھنٹیں تو کھل کر رہا تھا</p>	<p>لہوارہ پر سرور کو جوش کر گئی بالو ہر بی بی یہ ثابت یہ ہوا مر گئی بالو لہوارہ پر سرور کو جوش کر گئی بالو ہر بی بی یہ ثابت یہ ہوا مر گئی بالو</p>	<p>خوشنود میں وہ میری جانی جاتی گئی اکثر کو فدا کر کے لیے جاتا ہوں انکو خوشنود میں وہ میری جانی جاتی گئی اکثر کو فدا کر کے لیے جاتا ہوں انکو</p>

<p>۱۰۴ والتدبیر انی کما یتقوا واللہ یبدل فی شئ ما یشاء وہو الخیر المبین</p>	<p>۱۰۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم افسوس کہ میں نے اپنے گودی میں تمہاری چھوٹی تو لپیٹ کر</p>	<p>۱۰۶ یوں کہ گھر کی ایک کونج میں یکے چوہے کی طرح چھوٹی تو لپیٹ کر</p>
<p>واجب ترین ہر حال میں شغف و ہیبت اگر گئے جس جاوین انکی بھی طلب ہو</p>	<p>کیون روتی ہو کچھ روئے ہو حاصل ہر مان یہ وار محن رہو کے قابل نہیں امان</p>	<p>معلوم ہوا جنگ سے کچھ اور بین شہید قرآن کو شفاعت کو لیا اور بین شہید</p>
<p>۱۰۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	<p>۱۰۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	<p>۱۰۹ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>
<p>دو لمحہ سنا بنا لو کہ یہ پروان پر چھیکا تم شکر کرو آج کہ دو دو کا ہوا چھیکا</p>	<p>چھٹا تھا جو چھائی تو مونی چائی چھین مونی چھائی پر کچھ ہو چھائی چھین</p>	<p>اشک لکھو نہیں ہن چاک کر بیان کہ بین نسبت کسی محصوم کی شہید سیر لہ بین</p>
<p>۱۱۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	<p>۱۱۱ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>	<p>۱۱۲ بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ الرحمن الرحیم</p>
<p>جسک جبک کہ جو فرزند کا موند پاس مان کہ علی صغیر نے عجیب یاس ہو دیکھا</p>	<p>روتا تھا تو چھائی سو گالیاں تھے شہید ہر گام ہوا من سے ہوا تیرے شہید</p>	<p>دیکھو میری مظلومی و اندوہ و قلق کو آیا ہوں زہر اگر کھچیفہ کو درق کو</p>

<p>مرثیہ چشمہ ساسی سید عجب و توان خفا کیا جو باکیا پیاسے سب سے ذرا پیشانی کی نیست و تو خوش کار پیر بھی لکھیں تیراں کا بھی تو پیر</p>	<p>مرثیہ نہیں کہتا میں کہ باقی لادو تم نے غلط کیا ہے اسے آپ لادو نہیں کہتا میں کہ باقی لادو تم نے غلط کیا ہے اسے آپ لادو</p>	<p>مرثیہ میں غیب تھا میں کہ باقی لادو کیا جو باقی لادو جان بانی میں دنیا میں لادو مجاور میں پر اس کی خوشنود</p>
<p>کچھ بانی کو دے تھیں لینا ہو تو کہو دریا جو قطرہ کو فی دنیا ہو تو کہو</p>	<p>جب ہو تو مرا لکھا ہو یہ حسرت کی نظر اب ظالمہ اوٹھا ہو دھواں میرے جگر سے</p>	<p>جب ہو تو عدم خلق ہو تو کہو تسرت ہو تو دنیا میں اسے چھوڑ کر جاؤ</p>
<p>مرثیہ حاجت پیر کر کے کر کے کر کے ظلمہ کر کے کر کے کر کے کر کے نہیں وہاں نہ تو ہو کر کے کر کے خیاں وہاں نہ تو ہو کر کے کر کے</p>	<p>مرثیہ بچہ نہیں کہتا کہ باقی لادو جان بانی لادو خدا سے دی ہو سہ چوہہ قضا کر کے کر کے کر کے افسانہ کر کے کر کے کر کے کر کے</p>	<p>مرثیہ کھلا ڈھائی لادو کر کے کر کے چوہہ کر کے کر کے کر کے کر کے کیسی جو میں وہ چاندنی کر کے کر کے کیا اور جلا دوست کر کے کر کے</p>
<p>موصوفہ میرے بھابھ کی جی یہ سکیگا اگر جام تو یہ تھنہ زمین بی یہ سکیگا</p>	<p>عکسین ہو تو سوز نقش سر کو سکیگا جس دلیں نمودر وہ کیا در کو سکیگا</p>	<p>ہر چند کہ سب ظالم و جلا تھے اکوین تھرا گھر جو صاحب اولاد تھے اکوین</p>
<p>مرثیہ یار چرخین چرخین چرخین چرخین اشعار ہیں کہ وہ چرخین چرخین پیشانی پر چرخین چرخین چرخین جانبان اوڑھ لیں اسے چرخین چرخین</p>	<p>مرثیہ ایک دلی وقت کوئی تو چرخین چرخین پیشانی پر چرخین چرخین چرخین سرد دل لوت کوئی تو چرخین چرخین سرد دل لوت کوئی تو چرخین چرخین</p>	<p>مرثیہ کنا کہی تو کوئی تو چرخین چرخین داس کہی تو کوئی تو چرخین چرخین شخص کر کے کر کے کر کے کر کے یو لادو کر کے کر کے کر کے کر کے</p>
<p>بہنو کی یہ ہر جان تو چھو چھو کا جگر مرا جان اس کے کہی جان تو کافر</p>	<p>اک یاد آئی تو فداوش زمین یہ جوش ہی غم کا کہ جو ہوش زمین</p>	<p>یوں کہی تو کوئی تو چرخین چرخین بچہ کا یہ عالم ہے کہ دیکھا نہیں مانتا</p>

<p>۴۰ یوں کہ گمان کیا پائی تو زینت منہ مصوم تر مظلوم تر اور شاد منہ یوں کہ کوئی چہرہ تو ہو و عیان کہ وہ شوشن اس کی جھکے یہ نہ دیکھن کا پیر</p>	<p>۴۱ یوں کہ شاد منہ کیا تو سحر کی شکر اک تیر شکر اس کے مصوم کو بار یوں کہ کوئی گرونیہ گنا تیر شاد یوں کہ کسے پادشہم کو وہ باب کا پیر</p>	<p>۴۲ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>
<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>
<p>۴۳ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>۴۴ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>۴۵ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>
<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>
<p>۴۶ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>۴۷ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>۴۸ یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>
<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>	<p>یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر یوں کہ گنا گنا نہ ہو تو شکر</p>

[illegible]

<p>۱۴۴ حق تعالیٰ چاک کر قضا آئی سوختہ بیکسو پیوستہ سوختہ کو لائی سوختہ رواقی ہوئی سبیل غافل سوختہ سوزن زینت جس مصلحت لائی سوختہ</p>	<p>۱۴۵ گر کر تھو بہار زہر پھونکے چوشتن تن کا رشتہ زہر پھونکے مٹوئی صفتین تن کا رشتہ زہر پھونکے آئی شمع جبر زہر پھونکے</p>	<p>۱۴۶ تیری پستی تو حق تعالیٰ کا پہلو تو حق تعالیٰ کا سو رنگ تو حق تعالیٰ کا جانے عین قیامت کی طرح</p>
<p>۱۴۷ دوم ہرین صفت تھی نہ سوار و کاپرا تھا اندکا لہو تیغ کی باجھو نین بھر اٹھا</p>	<p>۱۴۸ کیا رو تو دھالو نہ پورہ تیغ دوز بانگو روکا تو کبھی باغ کے پتوں فرخزا نگو</p>	<p>۱۴۹ خود آئے لغت تھی ظفر کام تھا اوسکا بغضاح طلسمات جہان نام تھا اوسکا</p>
<p>۱۴۸ بہشت چک چک کر گئی ڈر کر اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا</p>	<p>۱۴۹ کے چلنے کی گئی گئی کے چلنے کی گئی گئی کے چلنے کی گئی گئی کے چلنے کی گئی گئی</p>	<p>۱۵۰ بہشت چک چک کر گئی ڈر کر اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا</p>
<p>۱۵۱ تھیں مین سوار و نہ فرس لہو شہر توڑ دوار کا سوار رہے نہ فرس لہو شہر توڑ</p>	<p>۱۵۲ جب کو نکد کر اوبھی اوسو افلاک پہ دیکھا دیوار و نکو چار آئینہ کی خاک پہ دیکھا</p>	<p>۱۵۳ آج اوسکی جلا دی زمین بھلی تھی قضا کی کھٹا تھا جہنم کہ پناہ اس سے خدا کی</p>
<p>۱۵۳ اک وقت کچھ تھی صفت تھی بہشت چک چک کر گئی ڈر کر اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا</p>	<p>۱۵۴ بہشت چک چک کر گئی ڈر کر اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا بہشت غوغا میں تیرا قدم جم گئے اعدا</p>	<p>۱۵۵ جان تو تھی کہ مر مر مر مر مر مر مر جان تو تھی کہ مر مر مر مر مر مر مر</p>
<p>۱۵۶ ہر شو کو اور او زمین فیاض تھی مشیر چار آئینہ قرطاس تھو قرطاس تھی مشیر</p>	<p>۱۵۷ علی شاکر نما اسکی مر مر مر مر مر مر ای قوم اور او ز لہر لہر لہر لہر لہر</p>	<p>۱۵۸ تھرا نا ہے میراج تلک چرخ برین پر دروہ وہی ہین جو حکم تو مین زمین پر</p>

۱۵۹
حق تعالیٰ کا
چک چک کر گئی
بہشت غوغا میں
تیرا قدم جم گئے

کشتی شوقی چار طاق شش تنگ
اصدا کا تنگ آتش جاگ آتش معاویہ
تنگی گری باز را جل و خجل آتش
آتش پوزی شوقی پوزی متصل آتش

اس تنگ کو منو فیض کیوں جاننا چاہیگا
سب کو تنگ جا قدر سنا دینا چاہیگا
تو شیش کو تنگ شمشیدہ پوزی چاہیگا
اس چاقو تنگ شمشیر شمشیر چاہیگا

تنگی شوقی اس تنگ کا پانی نیند
تنگی شوقی شوقی پوزی شوقی
تنگی شوقی شوقی چاقو شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی

ارزان جنین شمشیر اجل مے خرید
خود آگ کو مول او سکو چشم نے خرید

کنجشک کی کیا قدر رہ شمشیر کر آگے
جاو و کمین چل سکتا ہوا عجاز کر آگے

جنات کو ڈر ہے اسی تیغ و زبان کا
جو ہر نہ کوہ دام ہے یہ طائر جان کا

صفت جو یک کر تو بال کیا دے
اشکو کے انور بھی کر او بال کیا دے
کاس کو کر کے اسے پالا کیا دے
خود گرا گیا جیب سے پالا کیا دے

پھیل گئے تنگ پوزی شوقی
شاخو تنگ صفت کلیم پوزی
کیچو تنگ تنگ تنگ جان کر لے
پوزی تنگ کی جاخو تنگ پوزی

تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی

چار آئینہ کا مامولی حیرت کہو مہ کو
کردیاں نہ ملین کسا گئی اسطرح زہر کو

یہ رنگ لڑائی کا بدستے نہیں دیکھا
یوں تیغ خزانکو کہی چلتے نہیں دیکھا

علی تھا یہ بلا وہ ہے کہ مانی نہیں جاتی
گر پڑتی ہر جب برق تو خالی نہیں جاتی

تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی

تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی

تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی
تنگی شوقی شوقی شوقی شوقی

نیز فکا ہی سر خاک پہ دہشت ہو چکے تھے
کیا چلتین کرتاوارو کو دم آپ نہ کرتے

گردن پہ دم تیغ اجل دم لظ آیا
سور سے جو چو کے تو جہم نظر آیا

جہاں ساقی شوقی کہ شوقین کو میں امین آنا
موجود شوقی مرکز کی طرح سر پہ کمان آنا

<p>قصیدہ مجموعہ شہیدان کی شہادتوں پر اسلوب شجاعت کی سرشاری اور شہیدان عشق و شہادت کی شہادتوں پر کھجور کی مثل خطا باطل الصفت</p>	<p>قصیدہ بہار شہداء اگر کہ سب لطف خدایا دین کی یاد میں جلاوت شجاعت کی یاد نزدیکت کی خواہش نہ تھا و نہ بہ خیر بیابان کا شوق کلا جا</p>	<p>قصیدہ اب کیسے ہو گئی زینبین اور حبیبیہ نوفج نہ کیجیے اور بی بی کی یاد سورقین لکان باپ کو عاشق کی کھجور کی مثل خطا باطل الصفت</p>
<p>ثابت کسی کر کش کہ نہ کر کش کی سری شقی بوجہ کمان جو شقی وہ نہ توں نظری شقی</p>	<p>کچھ مونس سے نہ شکوہ غم جانگاہ میں گلو حسرت ہر کر دم سجدہ اللہ میں نکلے</p>	<p>نرغمر و ناخجای پر ہے اہل جفا کا یہ وقت ہر بن باپ کے بچوں کی دعا کا</p>
<p>قصیدہ اللہ ہی چاہے کہ جلاوت ہو گئے سیدار گروں کو تو جس دم دم غم شہیدان نیز ترانہ جہی جہی جہی جہی بہ شوق و سرگشتی کا نغمہ</p>	<p>قصیدہ تکلیف عینو کا چارہ شہیدان نوازا اب بیان دینا ہم کو شہیدان پیش کا ہنگام جہاں شہیدان چشم کے شہیدان کی یاد</p>	<p>قصیدہ لیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ حضرت پادشہ شہیدان کی یاد نیز ترانہ جہی جہی جہی جہی بہ شوق و سرگشتی کا نغمہ</p>
<p>سینے کی نہول کو نہ خبر دل کی جگر کو تلوار تہا چھوڑ گیا باپ پسر کو</p>	<p>گوار و زمین سجد ہو کے کہو کو دھڑکنے اکبر کی جوانی کی قسم اب نہ لڑنے</p>	<p>پانی کو بھی سائل نہ ہو ہر چہاں کما کے قبلہ کی طرف جھک گئے سجد ہوئے خدا کو</p>
<p>قصیدہ نہیں دین شہادت شہادت و عالم کے تہا سب بات خداوند و عالم آئی تہا شہادت کی صلا جہی جہی حسن و شرف و شہادت و عالم</p>	<p>قصیدہ نہیں دین شہادت شہادت و عالم چلائی لوار تہا بیوی بانو کے لاو صفت نام از زمین چہی جہی بہ شوق و سرگشتی کا نغمہ</p>	<p>قصیدہ راوی نو لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ جس وقت لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ نہیں دین شہادت شہادت و عالم حسن و شرف و شہادت و عالم</p>
<p>کیونکر نہ تو کس کا گل اندام ہر شہید اس پیاس میں بیچنگ تہا کام ہر شہید</p>	<p>عاید کو جگاد و مضرب کر توہن بھائی خود شہر سنگ کو طلب کر توہن بھائی</p>	<p>پیلو سے نہ پیش کے جدا ہوئی تھی زہرا سب خاک ہر پڑتے تھے جہی جہی</p>

<p>حلالہ میں کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح</p>	<p>حلالہ بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی</p>	<p>حلالہ اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح</p>
<p>بھولے بھولے مجھ کو یاد ہے بتلاؤ تو زینت ہے سب کی بتلاؤ تو زینت ہے سب کی بتلاؤ تو زینت ہے سب کی</p>	<p>ہم نیار کو لینے کر اس پر مظلوم کو لاشہ ہے گری مظلوم کو لاشہ ہے گری مظلوم کو لاشہ ہے گری</p>	<p>پاکیزہ و طاہر لحد پاک ہے پس من گھن اور مٹھون ہے پس من گھن اور مٹھون ہے پس من گھن اور مٹھون ہے</p>
<p>حلالہ وان شہر سے بدلا ہے جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی</p>	<p>حلالہ جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی</p>	<p>حلالہ جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی</p>
<p>بہتر ہے اگر جلد کلا تیغ سے کھائے زینت کین آکر ہر اور سو لیت جا زینت کین آکر ہر اور سو لیت جا زینت کین آکر ہر اور سو لیت جا</p>	<p>مرکز بھی بڑی ظلم و ستم ہے اوس کو جو بے دین و ایمان ہے اوس کو جو بے دین و ایمان ہے اوس کو جو بے دین و ایمان ہے</p>	<p>حلالہ جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی جس کو تو زینت ہے سب کی</p>
<p>حلالہ اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح</p>	<p>حلالہ بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی بیکر اقدس کو تو اس کی</p>	<p>حلالہ اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح</p>
<p>بیکس ہووے سب شیعہ امام و جہان کلا گیا بیٹے کا کلا سا ہے ان کے کلا گیا بیٹے کا کلا سا ہے ان کے کلا گیا بیٹے کا کلا سا ہے ان کے</p>	<p>شہین کا سر نہ زخوی کی اتنی ہر نصف و ہر پیر اور خاک ہر دنیا و دنی ہر نصف و ہر پیر اور خاک ہر دنیا و دنی ہر نصف و ہر پیر اور خاک ہر دنیا و دنی ہر</p>	<p>حلالہ اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح اگر کتنی ہی شہین کی طرح</p>

<p>عجب جان شاد و سبیل و سبیل عجب قتل و کرب و کرب و کرب عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن عجب کشتن و کشتن و کشتن</p>
<p>جاننا ز اپنی اپنی شجاعت دکھا گئے ستھارا دام نرغہ اعدا میں آ گئے</p>	<p>یہ ظلم نہایتی کے نواسے کے واسطے لکھنؤ میں تیر ہوئی تھیں پیاسی کو واسطے</p>	<p>تیر قتل شاہ وہ گمراہ کرتے تھے امت کی منفرت کی دعا شاہ کرتے تھے</p>
<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>
<p>پیاسے پو ابر شام کے لشکر کا چھا گیا مظلوم اہل ظلم کے نرغہ میں آ گیا</p>	<p>شہنائی پیر کی علی اشکبار تھے اور قبر میں رسول خدا پیر تھے</p>	<p>مرضی سوجھا کرتے گھوڑوں کی مال پر فاؤ تھا تین روز کا زہر اس کے لال پر</p>
<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>	<p>عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن عجب قتل و کشتن و کشتن</p>
<p>گھوڑوں سے مان کر ادو شہر سرفراز کو پانی نہ لینے پائے امام حجاز کو</p>	<p>نیز جو لگتا سینے پہ سب رسول کے اوتھنا تھا در و دل میں جناب قبول کے</p>	<p>سولہ پہر کی پیاس کلیجہ جلاتی تھی کچھ بات کر لیتے تو زبان نہیں جاتی تھی</p>

<p>علم اندر خاک و ترشہ سبب ناز و جفا اندر خاک و ترشہ سبب ناز و جفا اندر خاک و ترشہ سبب ناز و جفا اندر خاک و ترشہ سبب ناز و جفا</p>	<p>علم ایک نیند جو دین و دنیا کی ایک نیند جو دین و دنیا کی ایک نیند جو دین و دنیا کی ایک نیند جو دین و دنیا کی</p>	<p>علم راوی فرشتہ لکھا پر وقت و حال راوی فرشتہ لکھا پر وقت و حال راوی فرشتہ لکھا پر وقت و حال راوی فرشتہ لکھا پر وقت و حال</p>
<p>علم اس پانی کو ترس کو مزلال ہو گئے اصغر جهان ہو نقشہ و ہن کچ کر گئے</p>	<p>علم تسے بڑا عجیب مجھ پر بھائی جان ہے میری خبر ہو کچھ نہ سکینہ کا و حیان ہے</p>	<p>علم اس بات کا جواب بھی ظالم نہ دیتے تھے موندھ بیٹوں کی جا ہو کہ موندھ پھیر لیتے تھے</p>
<p>علم تو جگہ فاطمہ دین کو اور خوشنواں پوچھتے پانی کی لکھتے تھے بیوں صفات</p>	<p>علم اے بھائی بھائی بھائی بھائی اے بھائی بھائی بھائی بھائی</p>	<p>علم کیا چیکو دیکھتے ہو موندھ اس نقشہ کا سر کاٹو حسین علیہ السلام کا</p>
<p>علم فرزند فاطمہ کی مدد آنکر کرو بھائی پتیر پتیر تھے ہن سیدہ سیر کرو</p>	<p>علم گھوڑوں پر سوار کے اعدا گراؤ زمین ہاتھ لگوا کر تھسا سو کہ ہم دو لگاتے زمین</p>	<p>علم ہاتھ لگوا کر تھسا سو کہ ہم دو لگاتے زمین ہاتھ لگوا کر تھسا سو کہ ہم دو لگاتے زمین</p>

<p>۴۱۱</p> <p>کرتے تھے اٹھو لٹا کر کچھ جتن کئے تھے تو جب کہ ہم بنے غلام تو نہ ہوئے نہ ترا بڑھتی تھیں سب ترسناک دین ہوئے نہ ترا میتا جا گیا پیا پیا کٹا لایا ہوئے نہ ترا</p>	<p>۴۱۲</p> <p>حالِ حسین کا نہیں کیا گیا تین بیا پیا کچھ نہ تھے نہ کیا گیا تین کھلیا کیوں نہ تھے نہ کیا گیا تین خستہ نہ تھے نہ کیا گیا تین</p>	<p>۴۱۳</p> <p>اس وقت تک کہ نہ تھے نہ کیا گیا تین بیا پیا کچھ نہ تھے نہ کیا گیا تین کھلیا کیوں نہ تھے نہ کیا گیا تین خستہ نہ تھے نہ کیا گیا تین</p>
<p>پر یہ دعا قبول ہو مجھ دل مالوں کا امت کو بخش دے مرنے والا رسول کی</p>	<p>یک کیا سلوک کرتے ہو تم بیگناہ سو ماگلو بیگناہ فاطمہ زہرا کی آہ سو</p>	<p>کیوں صد تو ہو کہ آپ پر نہایت مہر لگی بھائی تھاری شکل تو سب نہیں مہر لگی</p>
<p>۴۱۴</p> <p>نہایت زور پر جاتی تھی جتنی سیل تو کہ آئے تھے تو دیکھی تھی وہ جمل تیار یکساں تھے کو کچھ نہ تھے نہ کیا گیا استغاثہ نہ تھے نہ کیا گیا</p>	<p>۴۱۵</p> <p>اوس قسم کے تھے نہ کیا گیا وہ شہید کو نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا</p>	<p>۴۱۶</p> <p>نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا</p>
<p>کوئی قریب آ کے ہے شمشیر مارنا اور جسم پاک پر ہے کوئی تیر مارنا</p>	<p>چلتے ہیں وار فاطمہ کو ناز زمین پر کیوں آسمان گرنے پر تار زمین پر</p>	<p>ناحق ہے ظالم فاطمہ کے نور عین پر ہر ستم یہ بھوکے بھوکے ستمین پر</p>
<p>۴۱۷</p> <p>نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا</p>	<p>۴۱۸</p> <p>نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا</p>	<p>۴۱۹</p> <p>نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا نہایت نہ تھے نہ کیا گیا</p>
<p>پانی کو تین روز سے محروم ہے حسین سیدِ بیگناہ ہو مظلوم ہے حسین</p>	<p>اس کیسی غریبی کو قربان جاؤ نہیں کچھ نہیں مرنے کو نہیں کیوں نہ کیا نہیں</p>	<p>تہنا سے سامنا جو ہر ساری خدائی کا چہ چار ہو جہان میں ہمارے لڑائی کا</p>

<p>۴۴۴ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۴۵ اچھا کچھ کہہ کر کہے کہ ان کو سننا جو دوست سے کہے کہ وہ دوست شونہن تو دور اور چہرہ تو دین شونہن تو کجی کہ ان کا کہہ کر شونہن خدا</p>	<p>۴۴۶ اعدائے تہذیب کا تہذیب چھپا کر خدا کا کہہ کر کہ وہ دوست پیر دل میں کہے کہ وہ دوست استوت تو کہہ کر کہ وہ دوست</p>
<p>خیر النساء برمان مری بہت رسول میر ستان سے تہذیب کچھ بھی حصول ہو دوست تم دین گرو فی خیر الامام کا پوچھو اسی سے مرتبہ مجھ پر شہنہ کام کا</p>	<p>۴۴۷ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۴۸ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>
<p>۴۴۹ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۰ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۱ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>
<p>پیر امین رسول کو کیوں نہیں بھر تو ہو بتلاؤ کس گنہ پر مجھے قتل کرتے ہو</p>	<p>۴۵۲ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۳ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>
<p>۴۵۴ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۵ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۶ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>
<p>۴۵۷ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۸ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>	<p>۴۵۹ چشمہ شہنشاہی کو چہرہ دل میں چھپا دے جس میں اس کو دیکھ کر ہر کلمہ کا نام پیر شاہ عالم کو تر کر کے کہے کہ کلام تو کیوں چھپا کر کرے تو ہوا کی گانگ</p>

<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>
<p>میں نے بہت ستایا ہے مجھ کو دل فگار کو جواب حسین کھینچتا ہے ذوالفقار کو</p>	<p>میں نے بہت ستایا ہے مجھ کو دل فگار کو جواب حسین کھینچتا ہے ذوالفقار کو</p>	<p>میں نے بہت ستایا ہے مجھ کو دل فگار کو جواب حسین کھینچتا ہے ذوالفقار کو</p>
<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>
<p>ایند اوٹھائی پیاس کی شکر خدا کیا مین نہ کہچہ زبان سو تھار گلا کیا</p>	<p>ایند اوٹھائی پیاس کی شکر خدا کیا مین نہ کہچہ زبان سو تھار گلا کیا</p>	<p>ایند اوٹھائی پیاس کی شکر خدا کیا مین نہ کہچہ زبان سو تھار گلا کیا</p>
<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>	<p>میں نے تجھے جیسا کہ شکر ہے تیرا کین زنجی ہوئی رام کی وہ چاندی جی جین چاندی زلف سے تیرے ہاتھ پر لکھ کر دیا میرا دل ہے تیرا دل ہے میرا دل ہے</p>
<p>کیون خاک مین ملاؤ تو ہو گھر لو تیرا بکا میرا مومو ہے رسالت تاب کا</p>	<p>کیون خاک مین ملاؤ تو ہو گھر لو تیرا بکا میرا مومو ہے رسالت تاب کا</p>	<p>کیون خاک مین ملاؤ تو ہو گھر لو تیرا بکا میرا مومو ہے رسالت تاب کا</p>

<p>۴۶ خداوندین شاد بکسب خلقت کرے گا سیکسین شکر شکر ایک مست نیرا گم گم گم گم گم گم گم گم گم گم</p>	<p>۴۷ کو شوقین جان چھوڑ کر غار غار کا چادر ہار ہے شے شے جان نادر دست امان او شوقین تلواریں ہار</p>	<p>۴۸ یری مدد کو کافی تو سر پر در ادا جزاات حق کسی کا نہیں کیا کو ادا حلال مشکلات پر جب تک ہو جیلا</p>
<p>۴۹ شہید باگ اوٹھا تھے جب نود مار کر لگتے تھے زمین پہ قدم راہوار کے</p>	<p>۵۰ خود صاحب کند اسیر کند تھے دم خور و کمر تیغ کی دہشت سربند تھے</p>	<p>۵۱ لٹوا کے اقر باکو نہ خاطر ملوں کی اولاد سے عزیز ہے امت رسول کی</p>
<p>۵۲ جس جیسے جیسے شام و شبنم گئی سب کچھ ہو کر صحرائی گرد گئی جس جیسے جیسے شام و شبنم گئی</p>	<p>۵۳ شوقین کو دھج دھج شبنم کا دیو دیا کہ پس غلو وریا ہادیو برجائین سوار و کمر اور دیو</p>	<p>۵۴ اور اس گم گم غم غم غم غم غم فیاد البیعت زلف غم غم غم غم کیکن فقط شہادت شہادت کا شہادت</p>
<p>۵۵ اکدم میں شہدے ہو گئے دریا ہادیو حیدر کی ذوالفقار کو جو ہر دکھا دیو</p>	<p>۵۶ الندری ضرب احت جان بول کی چلا تھے عدو کو دو ہائی رسول کی</p>	<p>۵۷ طاقت بھی دیکھ لی مری بت بھی دیکھ لو دیکھا غضب تو شہر شہادت بھی دیکھ لو</p>
<p>۵۸ بوصف چار آئینہ چوشتن اعداد و جرات فاعل کلت</p>	<p>۵۹ سب کچھ ہو کر صحرائی گرد گئی اور غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>۶۰ کیسا کڑا ہے جان چھوڑ کر غم غم ناگاہ آئی میرزا میرزا میرزا</p>
<p>۶۱ ہر صفت بہ صورت خطا باطل قلم ہوئی ایسی بھی جنگ صفحہ عالمین کہ ہوئی</p>	<p>۶۲ شہد کہتے تھے کہ گور اتن زخم دار ہے فرزند مرصفی کو مدونا گوار ہے</p>	<p>۶۳ پیرا حسین شہر میر بھی یاد ہے کچھ گلو اپنے خوشا محضر بھی یاد ہے</p>

<p>سب طرح کا دیہہ پر جسے غنہ اختیار تو چاہو کہ تو ہوں انجمن خاں شہ پر باچار پاکیا تو خلق پر کیش کین کی مصلح تو استغنی انہیں ہون تو کی اسلحہ</p>	<p>یکلے کلب شہ کے سلطان کی ماٹھے پر ہاتھ لپیٹ کر کھڑے ہو کر بہن تو قری سوار کا حق کیا چار نیز اسوار پر تیار بے حجب و عیار</p>	<p>۴۷ شہر و دربار پر شہر و دربار میں تو ہوں انجمن خاں شہ پر باچار تو قری سوار کا حق کیا چار نیز اسوار پر تیار بے حجب و عیار</p>
<p>۴۸ موقوف تیر مقل پر او کی نجات ہو حرمت گناہگاروں کی اب تیر ریاات ہو</p>	<p>۴۹ یہ بات کہ شاہ حجازی نے زو دیا حضرت کو موندہ کو دیکھ کے تازی زو دیا</p>	<p>۵۰ کھڑے ہو کر سنبھلے تھے کہ وہ لگا آتے غش آتا تھا تو ہر ذرہ پر سر جو چکا تو</p>
<p>۵۱ شکر صدیہ کا پتہ گم کر شاہ فداوار رکھ لی بیان میں تیر شمشیر آوار کی عرض کہ یہ سب بے اختیار تیر شمشیر پر رادین سون جان و شہار</p>	<p>۵۲ یکلے ظالموں کا راءام دین کیون جگہ گم ہو کر اور کراہ دین تیر چو لگاؤ تو شمشیر کی کین حاضر ہو کر کراؤ تو شہر اکا دین</p>	<p>۵۳ کھڑے ہو کر سنبھلے تھے کہ وہ لگا آتے غش آتا تھا تو ہر ذرہ پر سر جو چکا تو</p>
<p>۵۴ ہر امر میں تجھی سے عنایت ہوں چاہتا اور امت مٹی کی شفاعت ہوں چاہتا</p>	<p>۵۵ اب رحم بھی نہ مجھ کو فی مطلقا کرے قاتل کمان ہو آگے مرا سر جدا کرے</p>	<p>۵۶ صل خاک رخا کہ شاہ کو تو مکان گرا بہل بزمین اولٹ گئی اور آسمان گرا</p>
<p>۵۷ پتھر سے جرات سے تیر شمشیر دو دلی جو کہ پس کی لڑتے اور چھلچھل اولاد کا جی منہ پر چھلچھل ضلع ملک کو تو تیر انداز شمشیر</p>	<p>۵۸ تیر شمشیر سے تیر شمشیر تیر شمشیر سے تیر شمشیر</p>	<p>۵۹ اوس زخم میں بھی سیکرے تو نیر و کار ہر زخم نیر و میں کئی سوتیر باز</p>

<p>ع بہارِ حیاتِ حقیقی کی ایک کتاب ہے پس اسے نہ بننے سے نہ رہا کا نشان چلانی تھی سسکتی تھی کہ عین کی بینش یا کو زجاج کو تار کو بولان اور عدوت</p>	<p>ع پتھر شکر حسین کر عین کی کتاب نورانی جو یک سبب یا بنیاد کی نفا سداں سسکتی تھی کہ عین کی بینش اگر شکر شکار دوزخ عالم کی</p>	<p>ع باز عین کی ایک کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>
<p>ع خجریہ پیر خشک گلے پر تو رحم کر بابا کو چھوڑ دو مری پچھن پر رحم کر</p>	<p>ع فوج لعین تو فتح کے باجر بجاتی تھی فریاد فاطمہ کی صدارت سوائی تھی</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>
<p>ع نہ خجریہ پیر خشک گلے پر تو رحم کر بابا کو چھوڑ دو مری پچھن پر رحم کر</p>	<p>ع گل کی کتاب جو سبب اس کتاب کا غارت گروں کی کتاب کی کتاب کا سبب اس کتاب کی کتاب کی کتاب کا عین کی بینش کی کتاب ہے</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>
<p>ع سید پر تشنہ لب پر ستم اس قدر کر پوتی بیہوش فاطمہ کی محبوب پر نہ کر</p>	<p>ع خلقت کو درو و رنج و مصیبت کو درو کر آقا کو درو و مریے مولاد کو درو کر</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>
<p>ع رو کی بیان کی کتاب کی کتاب دیکھو ہائی بی بی بی بی بی بی بی بی</p>	<p>ع اوجی کا نور کی کتاب کی کتاب اوجی کی شان نظر کی کتاب کی کتاب</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>
<p>ع خجریہ پیر خشک گلے پر تو رحم کر بابا کو چھوڑ دو مری پچھن پر رحم کر</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>	<p>ع عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے عین کی بینش کی کتاب ہے</p>

[illegible][illegible][illegible]

۴۱
اوشا پوئی نایک مستور کھادو
اوشا پوئی نایک مستور کھادو
اوشا پوئی نایک مستور کھادو
اوشا پوئی نایک مستور کھادو

۴۲
بان بندو گلستان مستور کھادو
بان بندو گلستان مستور کھادو
بان بندو گلستان مستور کھادو
بان بندو گلستان مستور کھادو

۴۳
انسا کی پوری لالہ مستور کھادو
انسا کی پوری لالہ مستور کھادو
انسا کی پوری لالہ مستور کھادو
انسا کی پوری لالہ مستور کھادو

بزم غم شیرین وہ جلوہ گرمی ہو
خورشید جہان تاب چراغ سحری ہو

لہریز لطافت سی ہر گلین سخن ایسا
رضوان بھی پکار نہیں لکھا چین ایسا

آفاق مین یون فیض گلین عام نہوتا
ہو نامہ فروتن تو کسی نام نہوتا

۴۴
ایک ساجد گلزار کھادو
ایک ساجد گلزار کھادو
ایک ساجد گلزار کھادو
ایک ساجد گلزار کھادو

۴۵
سب تین غور اور دیر دیر نہیں چکا
سب تین غور اور دیر دیر نہیں چکا

۴۶
بیل بیل بیل بیل بیل بیل بیل
بیل بیل بیل بیل بیل بیل بیل

لرزان ہر قدم خامہ اعجاز رقم کا
بان قیغ زبان کام تو کراچ قلم کا

کم مایہ کمال اپنا جتا دیتا ہے اکثر
جو ظرف کہ خالی ہو صدا دیتا ہے اکثر

دعویٰ نہ سخن کا ہے نہ اعجاز بیان ہوتا
تو عالم دو انا ہے کہ مین تو چندان ہوتا

۴۷
بستا ہوا اک نور کا دریا نظر آو
الذکر قدس کا تھا نظر آو

۴۸
اعلیٰ اور اس کے نیچے کیا جانتا تھا
اعلیٰ اور اس کے نیچے کیا جانتا تھا

۴۹
ایک وقت کون دکان وقت دور ہو
ایک وقت کون دکان وقت دور ہو

مستاب تو کیا ہر خوشید بھی فقی ہو
جو بند ہو تصویر بجلی کا درق ہو

جو بد ہے سو بد ہے جو کو ہر وہ کو ہے
چھپنے کی نہیں آپ اگر عود مین ہو ہے

چلنا ہر دم قیغ دو دم پر کوئی نرم کو
یون ہاتھ پڑے کہ نہ لکھ مشق قد کو

۴۰
توفیق بھی نہیں ملتا

<p>تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایمانی دارین بابت کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے اور عین خدا نور بصیرت کی طلب ہے</p>	<p>بہن کی محبت صفت کل شریفین ممکن آئینہ سحر اوصاف کنندہ نونین ممکن نور شمع شمع شمع خاور نونین ممکن نور شمع شمع شمع خاور نونین ممکن</p>	<p>تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایمانی دارین بابت کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے اور عین خدا نور بصیرت کی طلب ہے</p>
<p>مقبول ہے وہ تو جسے منظور کر لگا اس ذرہ کو خورشید ترانہ کر لگا</p>	<p>مقدور کسے شیر الہی کی شاکا ہو سکتا ہو بندے سے کہیں شکر خدا کا</p>	<p>مرجاتا ہو کوئی تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے</p>
<p>اس کا شمع نور شمع نور شمع نور اس کا شمع نور شمع نور شمع نور</p>	<p>چلتا تو دل شمع نور شمع نور چلتا تو دل شمع نور شمع نور</p>	<p>مرجاتا ہو کوئی تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے</p>
<p>مستی مین فخر خود و ہوش کروین کیفیت دنیا کو فراموش کروین</p>	<p>روشن ہو مکان جاوہ نورانی ہے ہاں بزم علاء حسین ابن علی ہے</p>	<p>مرجاتا ہو کوئی تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے</p>
<p>انہی شمع نور شمع نور شمع نور انہی شمع نور شمع نور شمع نور</p>	<p>چلتا تو دل شمع نور شمع نور چلتا تو دل شمع نور شمع نور</p>	<p>مرجاتا ہو کوئی تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے</p>
<p>خامہ سخن کچھ طبع خدا واد سے ہوگا یہ مرحلے آپ کی امداد سے ہوگا</p>	<p>یہ ارج یہ رتبہ کسی محفل کو ملا ہے ان بچوں کو تو قربان عجب باغ کھلا ہے</p>	<p>مرجاتا ہو کوئی تو بیکہ کنوین صافست کی طلب ہے ایک جو خطا محبت و رحمت کی طلب ہے</p>

<p>۷۱۱ کیا شک نہ آرا کا تہ کی بجائے چہ کچھ کہہ چکے ہیں عین شہدائے کی نظر عین غایت شہدائے کھلیا کی کیا کیا شان شکر و آواز</p>	<p>۷۱۲ مہلت جو اجلی ہو غوغائے شہدائے آواز ہر دور و دور و دور و دور آنسو نکلیں تو عین شہدائے ایزاجی ہو مجلس شہدائے</p>	<p>۷۱۳ تجربہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو بہشت شہدائے شہدائے شہدائے سایہ حاکم کا تھا عین شہدائے گہر پیچیدگی پر تو تو تو تو تو تو</p>
<p>یہاں اسکا نہ عقدہ دل مضطرب کھلیگا یا قبر میں یا چشمہ کو شہر پہ کھلیگا</p>	<p>فاتح کیلے ہیں دھوپ میں لب تشہر پر ہزار آقا کی تمہاری کیلے کیا ظلم سے ہیں</p>	<p>تھی دھوپ گرمی و اطالیہ کے شک جہنم پر تھی گرم زبرہ جلتے تھے ہمتیار بدن پر</p>
<p>۷۱۴ یہاں شک کا نہ تو تو تو تو تو تو تو یہاں آج وہاں کہہ کر شہدائے شہدائے یہاں آنسو کا آواز وہاں شہدائے شہدائے یہاں غلام وہاں حاکم شہدائے شہدائے</p>	<p>۷۱۵ حکیم کیلے ہیں غوغائے شہدائے یہاں تو شک و غوغائے شہدائے کیلے ہیں حاکم کیلے ہیں شہدائے یہاں تو شک و غوغائے شہدائے</p>	<p>۷۱۶ تجربہ تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو بہشت شہدائے شہدائے شہدائے سایہ حاکم کا تھا عین شہدائے گہر پیچیدگی پر تو تو تو تو تو تو</p>
<p>قطرہ ہے مگر بھر کو بھی گرد کرے گی دو رخ کے شرار و نکو یہی سرور کرے گی</p>	<p>گذری ہو یا بائیں وہ گرمی شہدائے بھجن جاتا تھا وہاں شہدائے شہدائے</p>	<p>آہو کا دھواں کیوں آواز کوئی مکان کو فریاد کہ بانو صفا و خدیں خولی فرستائے</p>
<p>۷۱۷ جو کہ ہے شہدائے شہدائے شہدائے موت شہدائے شہدائے شہدائے جو کہ ہے شہدائے شہدائے شہدائے موت شہدائے شہدائے شہدائے</p>	<p>۷۱۸ وہ کہ ہے شہدائے شہدائے شہدائے موت شہدائے شہدائے شہدائے جو کہ ہے شہدائے شہدائے شہدائے موت شہدائے شہدائے شہدائے</p>	<p>۷۱۹ وہ چاندی شہدائے شہدائے شہدائے اندھیرا تو شہدائے شہدائے شہدائے جو کہ ہے شہدائے شہدائے شہدائے موت شہدائے شہدائے شہدائے</p>
<p>آکھوئی صبا کی صفاد کی جلاؤ سب ایک طرف ٹکھن فردوس بلا ہے</p>	<p>خاک و گرجی جاتی تھی زلفون پہ کھلیا اوس دھوپ میں سایہ بھی تھا نور خدا پر</p>	<p>آہو کو ستاؤ تمہیں ویدار حرم ملین آکھیں وہ امور و فی تحنین فرزند و غم ملین</p>

<p>۴۴۴ ان کا وہ جلیب پانی پیر پیر دست تری کی نیند میں پیر پیر گشت کنی زینت کی پیر پیر گیمیک جاکر صفت کی پیر پیر</p>	<p>۴۴۵ تیا کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ گامک دور پیر پیر پیر پیر کرسک دور نظر اونٹ جو سیر کچھ مازار اسب جو راز تیر افلاس</p>	<p>۴۴۶ دست تری کی گور اور تیر گشت باکس مال کچھ پیر پیر پیر سیر کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ</p>
<p>چھوڑو وہ تیر جسکو شردار کرے تو جس قطر کو چاہے ورتھوار کرے تو</p>	<p>یہ تخت سلیمان کو نہ تیر تاج ملا تھا بچپن میں مجھے رتبہ معراج ملا تھا</p>	<p>اشتر کو قطر کو کو ہر کیا تو نے وڑے تھا سو خورشید منور کیا تو نے</p>
<p>۴۴۷ چیت میں تیر زبان پر پیر پیر ایک ہی نیت میں داند نہ پیر پیر تو بیاں ہی اچھوٹا کر جانی جب دور وہ چھپا نہ تیر جانی</p>	<p>۴۴۸ جھٹکتی تیر خوشی فلک کی پیر پیر غیر تیر تیرا ہوئے تیرا تیر پیر روزہ جو کھاتین تو تو اس خالق پر دن تھا پیر لٹ چھپا تیر منور</p>	<p>۴۴۹ انصار دیندہ جو تیر پیر پیر احباب وہ تیر تیر تیر تیر پیر احباب وہ تیر تیر تیر تیر پیر لوگ تیر تیر تیر تیر تیر پیر</p>
<p>افلاک سو زمین کئی بار اترتے جبریل ڈوری مر جھوڑ کی ہلا جاتے تیر جبریل</p>	<p>منظور تھی خروید میں بزرگی مرہون کی دن ہو گیا وان شب کا تو یان شب کی تھی</p>	<p>تیر ولس نہ گوار دتے موخر تیر تھا اوکا خادم کے پسینے پہ لہو کر تیر تھا اوکا</p>
<p>۴۵۰ کیا تیر تیرا آٹھ پیر پیر گوروش تیر تیر تیر تیر پیر ان سا تیر تیر تیر تیر تیر پیر میں تیر تیر تیر تیر تیر پیر</p>	<p>۴۵۱ کیا تیر تیر تیر تیر تیر پیر دو جانی تیر تیر تیر تیر تیر پیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر پیر مان باپ کا تیر تیر تیر تیر پیر</p>	<p>۴۵۲ فرزند وہ ادا کر دیا جو تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر پیر فرزند تیر تیر تیر تیر تیر پیر پہلی تیر تیر تیر تیر تیر پیر</p>
<p>اس تیر تیر اعلیٰ کا سرفراز زمین کب تھا ہو لایہ تیری چشم عنایت کا سب تھا</p>	<p>رحمت سوتری خلق کو مختار ہو ہی ہم دیکھی جو تیری دوشہوار ہو ہی ہم</p>	<p>دولت یہ نہ ملتی جو خداوند نہ دیتا کیا کرتا اگر تو نہ مجھے فرزند نہ دیتا</p>

<p>۱۴۴ ان تر و منورین کے گھر کی منشا دنیا شاخ خزان کوئی نہ فرزند راجہ کشتی کا گولگین بین کہیں اور کچھ مودی اور مرد مراد آباد</p>	<p>۱۴۵ دربار عظیم شہنشاہان کی گونا خادم کی کڑکٹ گئی گیہا جانی باعث غفلت لا تشوچ جو تہمت پستی سولا مجھے یاد آئی بابا کی جوائی</p>	<p>۱۴۶ پیپلنگ شاہ و وزیر ناز و شکایت بر طرحت بر راضی سپر شاد و دولت بد بچی شہزاد عالم خفا بین جو غفلت الطاف کا بیان تر بہشت کے خلیفہ</p>
<p>مرستہ ہو سے دیکھا ہے برابر کہیں کو اس داغ کی قدر آج ہوئی میر جو جاکو</p>	<p>صدر سے نہ پھر ضبط کا یاد اہو اچکو پھر داغ بید اللہ دو بار اہو اچکو</p>	<p>وہ کو نشی دولت ہو جو موجود نہیں ہو ہاں ایک شہادت ہو سواں بھی تو رہی ہو</p>
<p>۱۴۷ شہر و شہر و شہر و شہر و شہر خادم کی گئی گئی گئی گئی گئی کاش کہ تیرے ہوتے تیرے ہوتے کاش کہ تیرے ہوتے تیرے ہوتے</p>	<p>۱۴۸ شہا ہون کی گئی گئی گئی گئی موجود ہو تو سر پہ لکھا گئی گئی اس کا نام لکھا گئی گئی گئی شہر گز جاتری یاد میں</p>	<p>۱۴۹ آج کل کے ہر وقت بہت ہی گئی تو چاہی تو ہو جاوے گی آسان ہو نا انصافی کے سبب ہو جو ہو وہ جو جاکو گئی گئی گئی</p>
<p>لیون تو وہ کیجئے تامل اور راجی تھا مین اس کیجئے تامل اور راجی تھا</p>	<p>والسٹہ شہر کے کھون بشتہ جان کو جب تک ہو رہن مین حرکت خشک باکو</p>	<p>سجدہ پتہ شمشیر نہ ناشادہ بھوسے سب محو ہون دل سپہ تری یاد بھوسے</p>
<p>۱۵۰ جب چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی چاہی</p>	<p>۱۵۱ کس کو اور نہ نہیں اور نہ نہیں کس کو اور نہ نہیں اور نہ نہیں</p>	<p>۱۵۲ غفلت تو کہ تری گئی گئی گئی بند ہوئے اور نہ نہیں اور نہ نہیں</p>
<p>اشک لکھتے تھے نہ نہیں تفتیق جاکو تو رسم کر ام خالق اکبر کہ بشیر ہون</p>	<p>آنکھیں تری جانب میں دل تری میں کہ تو اسے مقبول کر دین شرف ہو</p>	<p>یانتک خلاف شاہ نجف آئے نہ پاسے یہ شیر تراکی کی طرف جانے نہ پاسے</p>

<p>مع آوردہ خون چھپان توں ہر طرف سے رہا ہوا کھنکھانے لگا تھی ڈھال پر ڈھال ورنہ تھی تار تار</p>	<p>مع نہا ہوا کھنکھانے لگا رہا ہوا کھنکھانے لگا نہا ہوا کھنکھانے لگا</p>	<p>مع نہا ہوا کھنکھانے لگا رہا ہوا کھنکھانے لگا نہا ہوا کھنکھانے لگا</p>
<p>شکر کے جوان گزر گراں تو ہوتے ہر صفت میں علو ارشاد کھو ہوتے</p>	<p>انصاف سے کہہ دو کہ طلبگار ہوں کسکا جہ کسکا ہر تم سب کا مہر ہو جسکا</p>	<p>کس رخ کو تجلی صفت بدر عطا کی وینا میں کسے حق سے شب قدر عطا کی</p>
<p>مع وہ غل غل باجنگا وہ دینے والا وہ شور و میل سر جو کچھ دیکھو وہ کھنکھانے لگا</p>	<p>مع آباد کن کج خلق کا یہ رخصت آقا کی کسے حق الہی جو شام جہاں خلا سے تری کس کا جو دام</p>	<p>مع سب کو کہار اس کی حق و قدرت لا رہی ہیں عجیب خدا کیے کا روشن ہو شیب بادہ سنو راج کا جانا کافر چہ وہ اس بات کو جسے نہیں جانتا</p>
<p>پیدا تھی جلا جلا سواک فوسوس کی آواز جاتی تھی کمی کوس تلک کوس کی آواز</p>	<p>جبریل امین ہمدوم و ہراز ہے کسکا قرآن جسے کہتے ہو وہ اعجاز ہو کسکا</p>	<p>وہ قلب وین باعش ایجا و فلک سے آپ او کونوا سے ہن کچھ اسمیں نہیں شگ</p>
<p>مع اچھا نہیں سید کا دل خاک پر نہیں خانہ ازین اس سے جی نہیں نہیں وہ کھنکھانے لگا</p>	<p>مع نہا ہوا کھنکھانے لگا رہا ہوا کھنکھانے لگا نہا ہوا کھنکھانے لگا</p>	<p>مع نہا ہوا کھنکھانے لگا رہا ہوا کھنکھانے لگا نہا ہوا کھنکھانے لگا</p>
<p>دور و ز کے پیاسہ شہ مظلوم کمر ہو میں اس غم سے گلچین مر و جید پیر و بین</p>	<p>لبہل گئے جب نخل دعا میں شہر آیا انگشت شہادت کو اوٹھا کر شجر آیا</p>	<p>بھیجی ہے او حسین چادر لکھنے خدائے است کو گنہ و صاحب دیے جلی ار دانے</p>

<p>۷۶۰ کشتکے بڑے شکر کا روضہ خاصہ شریف فاہکی اور مین کی سیکھو نینین معلوم سب جانو پڑھو شکر کا روضہ شریف دوسیدہ مخصوص جو اور پچھلے</p>	<p>۷۶۱ وہ کون ہے اللہ تعالیٰ کو جو چاہے جو خوش کنی نہایت جو کون سا آواز فتنہ آواز فتنہ کس کا اشارہ اللہ کے کس لکھنیں ستاروں پر</p>	<p>۷۶۲ خدا کی ہر بات کو سیکھو پڑھو کافی شکر شکر شکر شکر شکر بہت شکر شکر شکر شکر شکر بہت شکر شکر شکر شکر شکر</p>
<p>۷۶۳ ہر ہر اکا پد پر محمد رسولان سلف ہو خدا کا یہ رتبہ ہے نہ ہر یکم کا شرف ہو</p>	<p>۷۶۴ اعلیٰ کسے فرمایا علیٰ کسکے کہا ہے اللہ نے قرآن مین ولی کسکے کہا ہے</p>	<p>۷۶۵ لوگو کہہ کر اند اور کونسی ایذا نہیں دیتا سہاں ہون اور پانی کا قطر انہیں دیتا</p>
<p>۷۶۶ اللہ کی محبت بدعا تو شرابا پچھلے من عجب نبی کون کی زمین کا مزار کس کا جو قبضہ شکر کا روضہ شریف اللہ کی محبت جو کس کے شکر کا</p>	<p>۷۶۷ حاجت جو افضل اور احسن ہے پوچھو گیکھا خدا جس کا فتنہ ہے پوچھا جو کون ہے چرنا فتنہ ہے جو جو رسالت جو مروت ہے</p>	<p>۷۶۸ جو مین نہیں سبب ہے جو کس کا فتنہ ہے خدا کی محبت مین کی کونسی راس اس نے کس کا فتنہ ہے جو کس کا فتنہ ہے شکر کا روضہ شکر کا روضہ شریف</p>
<p>۷۶۹ ہر جنگ مین کفار پہ ور کون رہا ہو محبوب الہی کی سپر کون رہا ہے</p>	<p>۷۷۰ انسان کا اس وقت ملدگار ہون نہ ہو ہے کون مراد آیا لا انسلگم سے</p>	<p>۷۷۱ لوگو کہہ ہو بدن یا تر شمشیر کا ہو اس کے عوض حشر مین کیو کا بھلا ہو</p>
<p>۷۷۲ ایا دعویٰ کس کی رعایت ہو گیا کس شاہ شہنشاہ کی رعایت ہو گیا کس کا کائنات کس کا فتنہ ہو گیا اللہ کی رعایت کس کا فتنہ ہو گیا</p>	<p>۷۷۳ جو ان کو نہیں ہو کون ملے ہو قرآن مین کس کے لیے وہ فتنہ ہو وہ کون ہے جو شکر کا نام ازل سے اللہ کی رعایت کس کا فتنہ ہو</p>	<p>۷۷۴ لوگو کہہ شکر کا روضہ شریف ظلم کن فریاد کی کس کا فتنہ ہو بولا سپر کس کا فتنہ ہو شکر کا روضہ شکر کا روضہ شریف</p>
<p>۷۷۵ یکساں وہاں کون ہر جرات مین سخا مین دو جہت ہے قرآن خدا اسکی شمایین</p>	<p>۷۷۶ برعکس مین جو کون ہی بانی شریفین سب پر ہر یہ آئینہ کہ آپ اور کس مین</p>	<p>۷۷۷ میدان سے ہٹائے نہیں اس فوج کے انگو ایسا ہر رعب کہ لگنت ہے زبانگو</p>

<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ شاہ کا راجہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>
<p>ہر تے نہیں کہ شوخ بیدار ہو گے کیا ہو گا جو اللہ سے فریاد کر گے</p>	<p>خانوس سو خود شمع بجلی نکل آئی محل سے تڑپتی ہوئی لیلی نکل آئی</p>	<p>تھنہ سے مرا خاک کے ہر گچ نہان جاری ہو مرا حکم روان آب روان پر</p>
<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ شاہ کا راجہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>
<p>اب آبی جرات کا بھی وہ طو نہیں ہو شاید کہ کی زمین کا پسر اونہیں ہو</p>	<p>شہباز اجل باز و نکو توڑ ہو ہے پیرا ج سعادت کو ہا کھوڑا ہو ہے</p>	<p>ہستی ہو نہ پستی نہ ملین تن مکان ہون آثار ازل از لیت الارض عیان ہون</p>
<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ شاہ کا راجہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>	<p>عجبت کہ جو بیکار بیچارہ کے پاس سے گزرتا ہے اس کی آنکھوں میں آنسو پڑتا ہے جیسے کہ حاکم کی طرف سے کسی کی تائید ہو</p>
<p>شہباز اجل باز و نکو توڑ ہو ہے پیرا ج سعادت کو ہا کھوڑا ہو ہے</p>	<p>کیا غم ہے اگر لاکھ سوار و کھیری ہیں روباہ کے لشکر سے کہیں شیر و غریں</p>	<p>شہباز اجل باز و نکو توڑ ہو ہے پیرا ج سعادت کو ہا کھوڑا ہو ہے</p>

<p>۴۴۴ تو کیا تو از عیب کی بار سنگین میں شہید شہید کا جگر آن روز تو جگر تو لشکر شہنشاہ اجل میں جو ترس</p>	<p>۴۴۵ جام تو شہید خاک ہو ورنہ کاموس کی لاش تو شہید شہید خباہت جو شہید دارا بر سر نیزہ شہید</p>	<p>۴۴۶ تو چنانچہ تیرے جہنم کا اوجھلی سے تو کو تو تو نظر نہ کر کے تو تو تو طیغ سے زینت کی لاش</p>
<p>باتو نہیں کروں بندھیں جان جہان کو یہ پیاس ہو لگتے ہر مری خشک بانگو</p>	<p>والتھے یہ کس طرح پھنسنے دام اجل میں کمر و حشید و کرن گہر گسری کر محل میں</p>	<p>فریاد جو میرے دل صد چاک ہو نکلا تا حشر نہ دانہ گھی اس خاک سے نکلا</p>
<p>۴۴۷ تازان نہوائی بانی ظلم مشہور اگر کہ در فلک میں تو جو عالم ہو تو تو تو کیا ہو تو تو تو تو</p>	<p>۴۴۸ شہید تو تو تو تو تو تو نہایت تو تو تو تو تو تو کیا ہو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>۴۴۹ تو</p>
<p>نہر و نہین حشمت ضحاک نہیں ہر دو جو نہ ہو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>لوٹا ہو وہ گلشن کہ نہ پھل یا گیا ظالم اب تو بھی نہ تو تو تو تو تو تو</p>	<p>چڑھ سکتا ہو دنیا میں کوئی شیر و کوسو تیری تری خون ہو شمشیر و کوسو</p>
<p>۴۵۰ غیر کاہانہ سر و سر و سر تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>۴۵۱ تو</p>	<p>۴۵۲ تو</p>
<p>سکھ اس کے جو چلتا ہو ہر اک راہ گزین سویاں شکستہ نہیں دان گسٹہ</p>	<p>بعض بھی شریک الم و یاس نہیں میری تو تو تو تو تو تو تو تو</p>	<p>پل بند ہو گئے لاشوں کے ناک پل ہوئی آخر نہایت نہواک صفت اول ہوا آخر</p>

<p>۱۹۱ جب برق چلی تیرا حال نہ علم کی اک برق سی سیران بلاخیز چلی انداز نہایت شہت منشاہم کی اعدا کو نظر آئے لگی راہ عدم کی</p>	<p>۱۹۲ حالی نہ کوئی وار گیا تیغ و سر کا ماخذ اور اگر کہ یوں چاک کر کے سید پر چکا اوس سر کی پانی چاک نئی غصہ کہنا کہ کوئی نہ کیا</p>	<p>۱۹۳ ظہر پہ چکا بل شہر چاک کر کے نہ کوئی وار گیا تیغ و سر کا ماخذ اور اگر کہ یوں چاک کر کے سید پر چکا اوس سر کی پانی چاک</p>
<p>گل رنگ لہو سے جو ہر اک جسم شقی تھا تمہی دو پہر اور دامن صحر اشفق تھا</p>	<p>تجہ اوس سپہ اوس زبرد اوس نہ چھوڑی دسل و گلید یونین ایک گراہ اوس نہ چھوڑی</p>	<p>ترخو نہیں ستر تا بہ قدم ہو گئے شہر بر جہی جو لگی پشت پہ خم ہو گئے شہر</p>
<p>۱۹۴ شہر شہر شہر شہر شہر شہر سردار کی صف کھنچ کو بلائی گئی تیرا ایک ہفت کی مثال گئی غیب غیب غیب غیب غیب غیب</p>	<p>۱۹۵ دہ کوئی تیغ چو شہر شہر شہر غل ہو تا تھا پیر یونین کو باغ غلام نہ کوئی تیغ چو شہر شہر شہر مسطح تر و کلاک تیرا شہر شہر</p>	<p>۱۹۶ جسٹا شہر شہر شہر شہر شہر قد و نہ کوئی تیغ چو شہر شہر جسٹا شہر شہر شہر شہر شہر جسٹا شہر شہر شہر شہر شہر</p>
<p>جل جل کو بدن نار یوں سو رہو تھے دور دور کہ سپہ کاروں کو مہر زہر ہو تھے</p>	<p>جب برق چمکتی تھی سرک جاؤ تھو جریں یا شیر خدا کیلے چمک جاؤ تھو جریں</p>	<p>کھیرا ہے عینون سے اکیلا اوسے پار گرتا ہے مرا لال مدھیجے آکر</p>
<p>۱۹۷ کشتہ کشتہ کشتہ کشتہ کشتہ جو جھپٹا لہو سیران نظر آئیں بوجہ کہانین سیران نظر آئیں ساری سپہ خوں شہر شہر شہر</p>	<p>۱۹۸ یاد گاہ حرم کی صد آئی کر شہر شہر اب حکم کا وقت کو دیان تیرا تیرا شہر شہر شہر شہر شہر تیرا شہر شہر شہر شہر شہر</p>	<p>۱۹۹ بہشتی شہر شہر شہر شہر شہر بہشتی شہر شہر شہر شہر شہر بہشتی شہر شہر شہر شہر شہر بہشتی شہر شہر شہر شہر شہر</p>
<p>جلال آتھے وہ ہوش مخا خون ہو چکو فریاد کہ شب خون گرا فوج پر دن کو</p>	<p>مٹا دھیان غلاموں کا جو اور خاص حق کو بس رو کا خود اولی ہو دیا کو ذوق کو</p>	<p>افراہ اجرت سون رشک چین خفا سب فوج کو حربے تھے اور ان کا تعلق</p>

<p>فصلہ چلتی تھی اور کہو یہ وہ جا آگیا صورتوں سے راز تو تر و تار و تار کس طرح لڑو کہ سب سے پیش ہر آواز اس جنگ کی قابلِ شنیدار</p>	<p>فصلہ نہایت گھٹل کر آ کر کھینچا کیونکہ گھر سے نکل آئے تھے ان کو تو نہ سوا مال چھوڑا خیر عین اب جاؤ کہ جو کراہ</p>	<p>فصلہ خون نہ ہوا جان کی گنتی سے خون کی جگہ پر سب سے اگلا تھا جس کو تو نہ سوا مال چھوڑا خیر عین اب جاؤ کہ جو کراہ</p>
<p>وہ کہتا تھا قربان شہنشاہ امین کیا ہم حال صغیر سے بھی کچھ عین کراہ</p>	<p>کتنی ہر گلا تھیں سہ سے کوئی دم گھر میں تھیں وہ تھیں کی ملاقات کراہ</p>	<p>غروس سے زہرا بعد افغان نکل لی خیمے سے اور صر خاک لبرمان نکل آئی کراہ</p>
<p>فصلہ روایتی تھی کہ تھی عباد جنگاہ میں جا پہنچا وہ خوش حال بہا کی تھیں عین اور جو کراہ بہا کی تھیں عین اور جو کراہ</p>	<p>فصلہ پتھر تھیں حضرت کی طواریک جا چا پڑا تو تھیں اسے حضرت پر کراہ ما نظر اور نہ کمان تھیں کراہ</p>	<p>فصلہ پتھر تھیں حضرت کی طواریک جا چا پڑا تو تھیں اسے حضرت پر کراہ ما نظر اور نہ کمان تھیں کراہ</p>
<p>کتنی تھا کہ سب خوشیوں لال ہوا او میر جو چچا جان یہ کیا حال ہوا کراہ</p>	<p>ریتی یہ وہ تھیں سے گرو تھیں چوٹ کر نہش ہو گیا شمشیر کی گرو تھیں چوٹ کر کراہ</p>	<p>نہ آیا لہو تہ زرخندان مبارک تھیں ہوئے دو گروہ و ندان مبارک کراہ</p>
<p>فصلہ کتنی تھی جو تھیں شاہزادہ خوش کے تھیں ایک جا تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصلہ کتنی تھی جو تھیں شاہزادہ خوش کے تھیں ایک جا تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>فصلہ کتنی تھی جو تھیں شاہزادہ خوش کے تھیں ایک جا تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں نہ تھا لہو تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>سب تو تھیں اس وقت تھیں ہوش کی پیشی تھیں یہ تھیں کراہ کراہ</p>	<p>لیٹا جو تھیں کراہ شہنشاہ کراہ تھیں تھیں سب تھیں کراہ کراہ</p>	<p>لہو اس وقت تھیں تھیں تھیں تھیں وم زک گیا تھیں تھیں تھیں تھیں کراہ</p>

۱۱۱ اک سیدہ علی در رخسار کعبہ باز تاراجیاد بر سر کعبہ کعبہ را کربلایک بخشید باز تاراجیاد بر سر کعبہ	۱۱۲ دشمنی و کینه و بغض و کینه و بغض و کینه و کینه و بغض و کینه و کینه و بغض و کینه	۱۱۳ چرا ز لعلین خون سہاقتہ لکھو نہ دھڑک لہذا طریم آتی مین بچاؤ کو کوسرے
۱۱۴ اوس سیدہ مین اکوہ شریفہ اوس سیدہ مین اکوہ شریفہ اوس سیدہ مین اکوہ شریفہ اوس سیدہ مین اکوہ شریفہ	۱۱۵ پادشاهی و پادشاهی پادشاهی و پادشاهی پادشاهی و پادشاهی پادشاهی و پادشاهی	۱۱۶ انسان پرستم یوں کہیں انسان نہیں کرتا حیوان کو بھی پیاسا کوئی بجان نہیں کرتا
۱۱۷ فدا دینا و فدا دینا فدا دینا و فدا دینا فدا دینا و فدا دینا فدا دینا و فدا دینا	۱۱۸ آفت مین چھنی آل رسول عربی کی آفت مین چھنی آل رسول عربی کی	۱۱۹ آخر تو سفر ہونا ہے اس دارمحن کو دوبائیں تو کر لیخہ و بر بھائی کو بہن کو

<p>۴۱ جب بوسہ دراز و جامہ بوسہ سب فوج خود در حق و جہت اک جاہ گری از کس جسم و جہت ہو کہ جو صفت فوج کس جہت</p>	<p>۴۲ اعجاز سواران سلفانندین جو چو آہن کو اچھی موسم کسین صورت اف آہن تو جہاں کس سبب شکر پہلین سبب جہاں رخسندی جہت</p>	<p>۴۳ تہائی کسین کسین تو زار نشان سوار کیا شکست و صولت تو جہت چارا کی توسن سے خجل بابعلی خج تو رخا کا سبب سوکر شکر زاری</p>
<p>غل تھا کہ حسین آج لڑائی چہرینکا یا صاحب مزاج لڑائی یہ چہرینکا</p>	<p>صدق کیا اگر بسا سپر راہ خدا میں نوش ہو گدا و پیر میں گدا راہ خدا میں</p>	<p>گھوڑ کو اور آؤ ہو یون آؤ یون جسطح کوئی سیر کو آتا ہے چین میں</p>
<p>۴۴ کیا وہ بوسہ جہاں شہاد شہر آکر کس جہاں شہاد ہو کہ جو صفت فوج کس جہت</p>	<p>۴۵ نور کا پیر میں کس جہاں شہاد نور کا پیر میں کس جہاں شہاد نور کا پیر میں کس جہاں شہاد</p>	<p>۴۶ پیشانی روشن کی ضیاء و شہاد اس نور کا پیر میں کس جہاں شہاد سپان شہادت کی زمین کس جہاں شہاد</p>
<p>حلقہ میں ملک سب صبا دم کو یون اور فرق یہ جہر بل امین سایہ کو یون</p>	<p>خوش پیر میں یہ اور خلع شہر خدا میں ضرب الی ز کو کیا کہ یہ شمشیر خدا میں</p>	<p>نسبت ہر نور شہد کو نہ بدر کی ضو کو شرما تے ہیں نقش ستم تو سن مہ نو کو</p>
<p>۴۷ جنگ خلع خلع خلع خلع خلع خال و خلع خلع خلع خلع خلع</p>	<p>۴۸ جنگ خلع خلع خلع خلع خلع جنگ خلع خلع خلع خلع خلع</p>	<p>۴۹ کیا وہ بوسہ جہاں شہاد اس نور کا پیر میں کس جہاں شہاد سپان شہادت کی زمین کس جہاں شہاد</p>
<p>حق کے کرم نامنا ہی سے بنو میں پہلچ بشر نورانی سے بنو میں</p>	<p>صابر کوئی آفاق میں ایسا نہیں دیکھا یہ دل نہیں دیکھا یہ گلچ نہیں دیکھا</p>	<p>ہے جلوہ گرمی نور کی پیشانی شہ میں عکس گل سوسن ہر یہ آئینہ مہ میں</p>

<p>۴۰ اے دل کو گھر نشتر آگ کی نذر نشان چوین و کمانیوں کا علی خدیجین پر نشان اگر شمشیر ابرو سوار شمشیر آج ویران ناجاہر مرا کعبہ دین قلب را ایمان</p>	<p>۴۱ چاہیے نہ نور خدا گردن انور چو صفا رسول عربی بڑے انور تھا تلک گو بیان نور و نور وان شہنشاہ جوئے رکھ حلقہ</p>	<p>۴۲ چینچین نہ جہنم نہ دوزخ میں اوشیحہ باد اللہ سے سدا کی کمر میں شہید نہ کوئی دین تاب نہ عجب فیاض اگر کہ جہان نور سے جو در جہان</p>
<p>جبریل کو یار نہ پہونچنے کا جہان تھا وان احمد و محمد دین فرق دو کمان</p>	<p>زہرا سے ڈرا وہ نہ علی سے نہ خدا کاٹا اوسے گردن کو شکر نہ قضا سے</p>	<p>یاد آؤ ہین حسابس تو کہ جاؤ ہین شہید گھوڑی پر کہ تمام کے جبک جاؤ ہین شہید</p>
<p>۴۳ اے دل کو گھر نشتر آگ کی نذر نشان چوین و کمانیوں کا علی خدیجین پر نشان اگر شمشیر ابرو سوار شمشیر آج ویران ناجاہر مرا کعبہ دین قلب را ایمان</p>	<p>۴۴ وہ دست نہ دیر سے شہنشاہ کا ما خطیہ تھا حصہ میں جہنم و دوزخ شہر دست لکھ چکے اور کہ شہنشاہ اوشیکہ کہ لکھو کمان کیا حال</p>	<p>۴۵ راہن و ستون کعبہ ایمان میں گھٹنے میں سدا سجدا کعبہ کی پیشانی فاقوس و کرک حلاقت اعضا میں مولای تو ثابت قدس شہر افغان</p>
<p>قربان ہوا ان آنکھوں پر اگر عین شرف ہو ہر مرد حق بین کی نظر انکی طرف ہو</p>	<p>خنجر سے گلا شہر بد افعال کے کاٹا پہونچو نہ سے ہر اک ہاتھ کو جمال کاٹا</p>	<p>پر و انہیں کٹا سے جو سر تیج جفا سے بڑھ کر نہیں ہشت بہین قدم راہ رضا سے</p>
<p>۴۶ خدا دہ شہنشاہ کی غور شہنشاہ اسجاہل شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ</p>	<p>۴۷ سب شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ</p>	<p>۴۸ اس شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ اک شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ شہنشاہ شہنشاہ کی شہنشاہ</p>
<p>پہلو میں شب قدر کی بان بدلیو ہے اور بد کو مار میں شب قدر لیو ہے</p>	<p>مقتل میں جو وہ شہر کرنا اوسو و با تھا محبوب آئی کا گریبان پھٹا تھا</p>	<p>اک دل ہو جو سب قتل شہنشاہ فوج کی کٹھا چھائی نہ ہرا کے قمر پر</p>

<p>۴۲ دل شہزادہ کی اس وقت سے وہاں کے خوش قسمت تو شہزادہ کی ہر قسم کی خوش قسمت باز اوپر سے اس سے اور خوش قسمت</p>	<p>۴۳ میں شہزادہ کی آواز صورت کی کسی کو جو وہاں کے خوش قسمت لکھنے میں شہزادہ کی خوش قسمت روشنی میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۴۴ میں شہزادہ کی خوش قسمت راستی وہ خدا سے بہت خوش قسمت یکایک کی خوش قسمت چاہے وہ کسی کی خوش قسمت</p>
<p>اواب بھی تم اس صابر و شاکر کو مظلوم کو سید کو مسافر کو امان و</p>	<p>صحرائیں جگہ خاک پر سوز کو بہت ہو اور کوہ کا دامن ہم پر رو کو بہت ہو</p>	<p>غشائے زمین پر حق کی عبادت نہیں جاتی خاتونین بھی قرآن کی تلاوت نہیں جاتی</p>
<p>۴۵ اس میں شہزادہ کی خوش قسمت مظلوم کو اس ظلم کے شکار اس میں شہزادہ کی خوش قسمت ظلم کے شکار کو اس میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۴۶ میں شہزادہ کی خوش قسمت عالم میں ہر ایک عالم کا روشنی میں شہزادہ کی خوش قسمت عالم میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۴۷ میں شہزادہ کی خوش قسمت خاتونین میں شہزادہ کی خوش قسمت خاتونین میں شہزادہ کی خوش قسمت خاتونین میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>
<p>۴۸ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۴۹ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۵۰ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>
<p>۵۱ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۵۲ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۵۳ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>
<p>۵۴ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۵۵ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>	<p>۵۶ میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت میں شہزادہ کی خوش قسمت</p>

نہیں

<p>۴۴۴ بنینت تار اسو زینت بنینت کم اک غیث خواجہ تارک ثانی مریم بعد چار و خنیں کی توبائی کا بچہ خیر کے لئے علی گلیا مشکل مراد</p>	<p>۴۴۵ کیا ہو گا اگر چار طر بنینت اپن کھجائیں در قمر فلک اگر اپنی چائیں مفتاح در علم بنینت اپن ہم دین کا جو خوف کو دین کو سکون</p>	<p>۴۴۶ دی تھی جو عبادا و ستارہ و از اک آگ کھجائیں لگادی تھی قضا سقا کوئی کو کھولے تھی شکوہ و از جلتا ہو لکھ جائزین جسطحی جبار</p>
<p>۴۴۷ گہرائی زو دین خیمہ ویرانین پرتگی سر پیتی لاشو پر مر مر آگے گریگی</p>	<p>۴۴۸ اکدم مین سراب تن سو جدا کرتا ہر شہیر عاجز نہیں حجت کو ادا کرتا ہر شہیر</p>	<p>۴۴۹ چلا تا تھا وہ پیاس مری آہ بجا و اب خاندن جلتا ہے لہ بجا و</p>
<p>۴۴۸ بولاد حصین بن نیم تر آرا زینت کی توبائی جو بنینت لگو آرا چکس کو ہے بیت حاکم کو آرا پیشہ زینت نا ہے نا لگیے آرا</p>	<p>۴۴۹ بڑھ کر صفت جگہ سے اک عالم آرا چلا یا کہ دیکھو تو ادھر پائیدار کراتی ہے کیا نہ شان شہر پیر اک قطرہ بجا بنینت لگو آرا</p>	<p>۴۵۰ تھے پیاس کی آری تیر جان آرا ساحل پر اگر چار زبان سے بجا عزت کو کھڑے کا پتھر تھے دیکھنے آرا جسبانی بیاد حق مین سو پوچھ چار</p>
<p>۴۵۱ شرمندہ ہوں گو احمد مختار کو آگے سر کاٹ کو کیجا سینکے سردار کو آگے</p>	<p>۴۵۲ دریا سے تو یہ شام کا لشکر ہٹ گیا پیاسا ہی گلا آپکا خیر سے گھٹ گیا</p>	<p>۴۵۳ ہر صبح کا خم اوسکے لیے ناگ ہو اختا پانی کا بھی لا سو وقت مزاج آگ ہو اختا</p>
<p>۴۵۲ ایسا کہ کمان جاوڑا تیر بن مسود اگر کو دین والا کھڑا تیر بن مسود خیرت کر کہادو رہو ظالم مسود چاہیوں تو اشارت تیر بن مسود</p>	<p>۴۵۳ حضرت کو کہ اسو و فلک تیرا حاکم اس وقت مزار دہرا سے ای خالق اکبر فرمان چکے تیرا بھی سب کا پیر اگلا کا دھو دھ پیاس کا خلیفہ ہوا پیر</p>	<p>۴۵۴ میں کو کھڑا نکال تیرے جبار کو تیرا حاکم میں کو کھڑا نکال تیرے جبار کو تیرا حاکم دریا اوڑھ کر کھڑا نکال تیرا حاکم میں کو کھڑا نکال تیرے جبار کو تیرا حاکم</p>
<p>۴۵۵ عاقل کو بھی فسق کی اطاعت نہیں کرتا سردیہ مین وینا رہے بیت نہیں کرتا</p>	<p>۴۵۶ پاس و سکر ہر اک شخص لہجہ جاتا تھا پانی کم ہوتی تھی پیاس پیر جاتا تھا پانی</p>	<p>۴۵۷ جسکے تھکا جو پیر کو تو ہٹ جاتا تھا پانی بڑھتا تھا وہ سفاک تو کٹ جاتا تھا پانی</p>

<p>غفلت کا سخن سنانے والا دیکھا انہی صفت لشکرین کیا چیز کے ہزار اشک انکے نہیں بھر چکا شہر جس پر تو طلب بیتا اور عالم غدار</p>	<p>لشکران سوارات بھی کچھ کڑے سارے تھلے لنگے گاؤں میں غفلت کا دار جبریل اس نے دے علی پر کچھ پکارے سچا ہوا کسی شخص سے نہیں پکارے</p>	<p>اللہ اللہ کچھ کچھ پکارے شہر عالم میت زخم آدہ ہونے لگا کون کا عالم سب لگے آگ سے تھوڑے سا کھینچے وہ بڑے زار و زور سے کچھ نہیں بولے</p>
<p>تو دوست تقدی کو نہ کوتاہ کریگا راڈ و نکی حمایت مرا اللہ کریگا</p>	<p>عالم کو دوعالم کا شہنشاہ ہے اس برق جہاں سوز سے اللہ پکارے</p>	<p>کھلیا بیگا احوال دم جنگ تھار اسین بھی مرا نام ہے اور رنگ تھار</p>
<p>لیکن کوسا کر فتنہ نہیں دیکھا روک کر فتنوں میں کچھ نہیں دیکھا میں تو فتنہ ہوں کہ کچھ نہیں دیکھا ظلم کو آواز فتنہ کچھ نہیں دیکھا</p>	<p>وہی آتش فتنہ نہیں دیکھا طاغوت کو کچھ نہیں دیکھا پلویا اور فتنہ میں کچھ نہیں دیکھا جہاں پر فتنہ کچھ نہیں دیکھا</p>	<p>فوزیہ اللہ کچھ نہیں دیکھا دولہ کچھ نہیں دیکھا دود کو کچھ نہیں دیکھا ظلم صفت کچھ نہیں دیکھا</p>
<p>مرد کو نہ تہی ہر مہر و سولہ طلب کچھ جب جا کر ملے خاک میں پھر خاک ہو سب کچھ</p>	<p>غل تحاکر نہ قلم میری برق اجل آؤ ساحل سوا و دھرم دم آبی کل آؤ</p>	<p>اکافر کو غور اپنی شجاعت پہ بڑا تھا اکثر صفت لشکرین اکیلا ہی لڑا تھا</p>
<p>اعلا سے فخر کا شہر کچھ نہیں دیکھا اور قول کچھ نہیں دیکھا کچھ نہیں دیکھا کچھ نہیں دیکھا</p>	<p>آؤ دیکھو چٹان غار کچھ نہیں دیکھا اور آؤ دیکھو کچھ نہیں دیکھا غلان کچھ نہیں دیکھا کچھ نہیں دیکھا</p>	<p>اللہ اللہ کچھ نہیں دیکھا اکثر صفت لشکرین اکیلا ہی لڑا تھا کچھ نہیں دیکھا کچھ نہیں دیکھا</p>
<p>حضرت کو تو اوس برق جہنم کو سنبھالا گرو پورن فرعش منظم کو سنبھالا</p>	<p>لڑان و طیان کون نہ تھا کون و مکا کون انار قیامت نظر آتے تھے جہانین</p>	<p>ہو نہ لو گیا تھا یہ غصہ میں بھر اٹھا پیچھے ستر آرا کے سوار و نگاہ اٹھا</p>

[illegible]

<p>جمع اگر صفت گویا در صفت چنان و اگر صفت گویا در صفت چنان و اگر صفت گویا در صفت چنان</p>	<p>جمع و چون قدم نشکر گویا و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا</p>	<p>جمع و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا</p>
<p>اک برق گرمی اوڑ کر جدھر آگیا گھوڑا جب باگ ملی بر حصیوں پھر آگیا گھوڑا</p>	<p>زند و ملک بھی مرد و زمین قلم بند کیا تھا اک تنخ نے دو لاکھ کا دم بند کیا تھا</p>	<p>است کو نہ ہر باد مر بجان کرو تم اب روح محمد کی طرف دھیان کرو تم</p>
<p>جمع جس کو سوار دغا بسبالا نظر آیا و میں دینا سبب نہ ببالا نظر آیا و میں دینا سبب نہ ببالا نظر آیا</p>	<p>جمع پہلے میں کو جانکے سے صفت چنان پہلے میں کو جانکے سے صفت چنان پہلے میں کو جانکے سے صفت چنان</p>	<p>جمع و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا</p>
<p>گھوڑے تو آلف ہو کر سوار و نہر گریختے اسوار پیادوں کی قطار و نہر گریختے</p>	<p>ہر سو تن بیس سر بر تن نظر آئے سید انہیں نہ اسوار نہ تو سن نظر آئے</p>	<p>یہ چاند سی گردن پہ خنجر بھی دکھا دو اللہ کو اب صبر کے جوہر بھی دکھا دو</p>
<p>جمع صفر سواروں کے سلاخوں کو چھوڑا ثابت صفت چنان گویا و میں دینا سبب نہ ببالا نظر آیا</p>	<p>جمع و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا</p>	<p>جمع و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا و چون صفت چنان گویا</p>
<p>کس کا کھینچا کہ جو لوک کے اڑتا کیا مٹھ تھا جو اک وار کوئی روک لیتا</p>	<p>جیتا نہ یہ چھوڑی کسی بیرو جوان کو لے لیس اب رو کی تیخ دوزبان کو</p>	<p>سرنذر کرو صادق الاقرار ہو تم تو است کی شفاعت کے طلبگار ہو تم تو</p>

<p>۹۱۶ خالی اور کیجا تو گئی چیتو زیب پان تیلہ عالم چین لوٹ پوٹ</p>	<p>۹۱۷ خود نہیں تامل مہر ہوا کہ اگر کسی جوتی تھے سر تا پیر ابرار</p>	<p>۹۱۸ بیک و پیکلمی پیتی تھی غریب غفلت کھلا کے اوستے تھے کانٹا اور</p>
<p>ترجی نہوائیسی نہ کوئی تن پہ جبکہ تھی ہاں خیر خوشخوار کی گردن پہ جبکہ تھی</p>	<p>سینہ جو رہا نیز وئی سریاں نکل آئین سر کھولو ہو رفات سر پر ہاں نکل آئین</p>	<p>شہ فرج ہو روز معیت دلگیر کے آگے بھائی کا کاکا کٹ گیا ہمشیر کے آگے</p>
<p>۹۱۹ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>	<p>۹۲۰ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>	<p>۹۲۱ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>
<p>قاتل کو تو کچھ مونس ہو فرماؤ تھجیدر فرزند سے ہر مار لپٹ جاؤ تھجیدر</p>	<p>بر پانہ کہین حشر ہو خیر کے چار پر امان لے گلا رکھ دیا ہر میر و گل پر</p>	<p>ہر خطہ فزون دولت و اقبال و حشر ہو غم ہو تو فقط فاطمہ کے لال کا غم ہو</p>
<p>۹۲۲ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>	<p>۹۲۳ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>	<p>۹۲۴ بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم بہتر اسے نہ کہ اسے جو خیر کو عالم</p>

<p>۴۴ کھڑی ہو کر تیرے لیے جی بھر کر کھینچ کر لے کر تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے کے تیرے لیے خدائے تعالیٰ کے لیے</p>	<p>۴۴ کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے</p>	<p>۴۴ کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے کھینچ کر لے کر تیرے لیے</p>
<p>سو کی ہر سی زبانی کسی کا گلہ نہ سو کہ پہر ہو مرنے کی پانی ملا نہ</p>	<p>چم کاو تھا گلاب کا اوس سر زمین پر گرتے تھے ٹوٹ ٹوٹ کر اخر زمین پر</p>	<p>لاریب نور چشم ہی و علی یہ ہے نص جلی ہوا کر خدا کا ولی یہ ہے</p>
<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>	<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>	<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>
<p>تم جاؤ تھے حسین جوتو ار تول کر حورین بلالین لیتی تھیں غزنو کو کول کر</p>	<p>پلکو تھے تیرے سب کے کیونکہ پارچے پہنچتی تھی یان کسان دوسرا ادا کار</p>	<p>باتو نہیں بند میں صفا کائنات کے صدقے میں بات بات پر کوز و نبات کو</p>
<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>	<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>	<p>۴۴ خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے خانہ دین کے لیے تیرے لیے</p>
<p>کیسوں تھے رخ خاندان تراب پر تھی جدول سیر ورق آفتاب پر</p>	<p>سجھ نہ دوسرا کسے ملاؤ کی دیر ہو تھی ہر چشم میں کترائی میں شیر ہو</p>	<p>ایسے کمر نہیں کہیں بحر عمیق میں گویا چمک رہی ہیں ستار و عمیق میں</p>

<p>۴۱۱ وہ علیٰ کبریا و سترہ شایع ہیں ایک جلال منسوب قدر و نور کیا خوشامیاد تو فرما کر سیاہ ہر صبح شام ایک جگہ جیسے</p>	<p>۴۱۲ ہو ارم و احوال و اخلاقیات عالم میں جسے جانی نہیں کیون جانی کو تو نہیں جانی ہیں اور جانی کو تو نہیں جانی</p>	<p>۴۱۳ آئینہ حجاب و نور و نور یہ صفتوں میں تو نور و نور ہیں لکھنا و نور و نور قرآن خلاف میں تو نور و نور</p>
<p>۴۱۴ ہے رہتے ہیں شب و نشان کھلا ہوا دیکھو وہ ہے رحل پہ قرآن کھلا ہوا</p>	<p>۴۱۵ وہ رکن جب ہوا و نور و نور اب میں فقط مختصر لکھنا میں ہوں</p>	<p>۴۱۶ کیا تھر ہے کسی نے پاس اوب کیا زانا و اوسے یہ شمرے رکھا غصب کیا</p>
<p>۴۱۷ کچھ کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے</p>	<p>۴۱۸ اختلاف میں کیا کرے دست کرے وہ کرے دست کرے وہ کرے دست کرے وہ کرے</p>	<p>۴۱۹ جس کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے جس کوئی ایک کوئی کیا کرے</p>
<p>۴۲۰ بخشا فرخ جسے یہ ایمان طور کو سرکٹ کر بجا دیا اوس سمع نور کو</p>	<p>۴۲۱ عقد مویہ اوسو کہتے ہیں جو مویہ نورین چودہ بزرگ خلق میں خالق کو نورین</p>	<p>۴۲۲ پھولوں کی بو خوش سوزین کپڑے بوسہ بوسہ است کی مغفرت پہ کمر میں کسے ہو</p>
<p>۴۲۳ وہ دیشپ ایک بادشاہ آسمان تار ہوئی کو عاصیوں کی شقاوت کا</p>	<p>۴۲۴ ہوئی کو عاصیوں کی شقاوت کا ہوئی کو عاصیوں کی شقاوت کا</p>	<p>۴۲۵ ہوئی کو عاصیوں کی شقاوت کا ہوئی کو عاصیوں کی شقاوت کا</p>
<p>۴۲۶ سب پر کھلی ہر عہدہ کشائی حیدر کی روشن ہوا و ملکیت نور میں حیدر کی</p>	<p>۴۲۷ سیدہ نہیں سفینہ طوفان لوح ہے ایمان کی سجدہ گاہ قرآن کی روح ہے</p>	<p>۴۲۸ سیدہ نہیں سفینہ طوفان لوح ہے ایمان کی سجدہ گاہ قرآن کی روح ہے</p>

<p>۴۴۴ شکرش کی عبادت کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۴۵ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۴۶ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>
<p>حیران لباسِ نور پہ سجلا ہوا اوریش میں جواں خوشی میں شین</p>	<p>سرکش کہان میں شکر کی عقل و فکر گوشہ نشین چھپتے ہوئے ہیں کیوں ہم</p>	<p>لشکرِ بڑی میں شاہِ پیدینِ مہر و مہر آتی ہے جس طرح سحر و جادو جہوم</p>
<p>۴۴۷ بلا و شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۴۸ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۴۹ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>
<p>اوسکو عروج کیوں نہ ملے قنارہ میں پشتِ پناہ خلق ہے جسکی پناہ میں</p>	<p>دستِ خدا کے لال جری میں لیرین اس ہاتھ سے جہاں نیر دستِ نیرین</p>	<p>چار و لطف سے نر جہاں نیر ابر کرم پہ بارشِ باران تیر ہے</p>
<p>۴۵۰ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۵۱ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>	<p>۴۵۲ شکرش کی شکر کی شکر کی شکر ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور ہر دین کی جگہ طوفانِ غبار کا نور</p>
<p>جو شکر نہ تھا شکرِ شکر و وفات نام نہ جگہ شکر شکر شکر شکر</p>	<p>لشکرِ جو و لو کا ہو تو دم میں ملا اسکی ہوا کے تو دینِ جل کر خاک</p>	<p>آفتِ جنابِ فاطمہ کے گھر پہ آتی ہے ٹاپو سے برکھوئی زمین تھر تھرائی ہے</p>

<p>۴۳۷ کوکین و تیزبین کی درویدین کی تیز تر و تیز تر سنانہ کی کوشش کی جو موت کی لالین کی</p>	<p>۴۳۸ کوکین کی تیز بین کی درویدین کی وصال کی تیز بین کی درویدین کی کوشش کی جو موت کی لالین کی</p>	<p>۴۳۹ کوکین کی تیز بین کی درویدین کی وصال کی تیز بین کی درویدین کی کوشش کی جو موت کی لالین کی</p>
<p>۴۴۰ سنگین لون و ہاتھوین تیز و تیز تیغ و کوسا تیز گزراں سرا و تیز</p>	<p>۴۴۱ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۴۲ پڑتی ہے خاک اوڑھ کے تن پاش پاش اتان روا نہیں علی اکبر کی لاش پر</p>
<p>۴۴۳ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۴۴ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۴۵ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>
<p>۴۴۶ گرمی ہجوم فوج سے وہ چند ہو گئی خاک اس قدر اوڑھی کہ ہوا بند ہو گئی</p>	<p>۴۴۷ لگتی تھی کچھ بدن کو ہوا آہ سرد گیسو اتر ہو کر تھے بیابان کی گرد</p>	<p>۴۴۸ فاقہ سے حال غیر ہے محتاج آب ہوں مین آب ہی مسافر یا در کا آب ہوں</p>
<p>۴۴۹ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۵۰ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۵۱ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>
<p>۴۵۲ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۵۳ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>	<p>۴۵۴ گویا کہ قوس میں تھا گزراں قباب کا عالم تھا ہر خدنگ پہ تیر شہاب کا</p>

<p>مرثیہ شکر کر تو کا سب از تو پناہ کا غم غم غم غم غم غم غم از تیرین جانیں غم غم غم غم غم غم واحد کر مر مر مر مر مر مر مر</p>	<p>مرثیہ ایو غم غم غم غم غم غم غم غم سب غم غم غم غم غم غم غم غم تو غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ بند تو تو تو تو تو تو تو تو جو تو تو تو تو تو تو تو تو کیا یہ غم غم غم غم غم غم غم از بندہ غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>مرثیہ دیکھیں پسر پر غم غم غم غم غم لاؤں کہا سنسراج جناب امیر کو</p>	<p>مرثیہ میں نے پکارے ہیں کہ حق کا ظہور ہے مٹوئی کا ہے یہ قول کہ خالق کا نور ہے</p>	<p>مرثیہ لب پر جو وہ بزرگ مرا ذکر لائے ہیں یہ سب شرف حضور کو صد سہو پائے ہیں</p>
<p>مرثیہ آئی تو سب سے صدا و شہ غم غم سب سے سب سے غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم راکھوں میں آ کر وہ غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ عجائب سے سب سے غم غم غم غم حاضر ہے کہ لائیں اس وقت غم غم نام لیں تو اس میں غم غم غم غم مان بیچارہ چلتی اور غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ سب سے غم غم غم غم غم غم غم بان ایک غم غم غم غم غم غم جب غم غم غم غم غم غم غم اب سب سے غم غم غم غم غم غم</p>
<p>مرثیہ دین ہے بلند کفر کی دنیا و پست ہو ہر طرح تیری فتح ہے ادنی شکست ہو</p>	<p>مرثیہ سچر شمار ہوئے کی کسکو ہوس نہیں تقدیر سے کسی کامی جان بس نہیں</p>	<p>مرثیہ سب گم لئے گروہ اسیر بلا نہ ہو میں بیکفن رہوں پہ میں واردا نہ ہو</p>
<p>مرثیہ کیسے چھوٹے روز سنا تو کار جو میں نے غم غم غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ کی غم غم غم غم غم غم غم غم مولائیں اس غم غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم کیسے غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ کیسے غم غم غم غم غم غم غم کو غم غم غم غم غم غم غم غم و غم غم غم غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم</p>
<p>مرثیہ جاہل ہے کہ ان جو میں تجھ کو ہر ہو میں نے غم غم غم غم غم غم غم</p>	<p>مرثیہ میں نے چاہیں لیو میں لاشاق پاک جان آئی غلام میں آؤ سے آپ کے</p>	<p>مرثیہ وہ تو تو تو تو تو تو تو تو میں نے غم غم غم غم غم غم غم میں نے غم غم غم غم غم غم غم</p>

<p>۱۰۳۳ خوشامد شکار از شکارستان جو کشتار شمشیر لاف تا بویین شمس انصاف علی شمشیر لاف تا بویین نیز آن گواہ جز زبان خدا بویین</p>	<p>۱۰۳۳ خوشامد شکار از شکارستان جو کشتار شمشیر لاف تا بویین شمس انصاف علی شمشیر لاف تا بویین نیز آن گواہ جز زبان خدا بویین</p>	<p>۱۰۳۳ خوشامد شکار از شکارستان جو کشتار شمشیر لاف تا بویین شمس انصاف علی شمشیر لاف تا بویین نیز آن گواہ جز زبان خدا بویین</p>
<p>کس آئید کریم مین ذکر علی نمین قرآن مین کیا خفی ہے کہ ہم پر علی نمین</p>	<p>لاکھوں موعظہ پیر موعظہ کیوں وہ دلیر مین مین بیشہ کش شجاعت و بہت کاشیر مین</p>	<p>یہ جس شوقی کو پسینہ سے گذرا وہ فوت ہو اسکی سنان نیز مر انگشت موت ہو</p>
<p>۱۰۳۳ جو توین کس کلام مین اور مین کلام جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>	<p>۱۰۳۳ جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>	<p>۱۰۳۳ جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>
<p>جو مخرن ہو اوہ مطیع خدا نمین قرآن و الہمیت ازل سو جہان مین</p>	<p>اولئون فلک کو یون ہو قصد انقلاب کا جس طرح لوٹ جاتا ہر ساغر جواب کا</p>	<p>طاقت اگر دکھاؤں رسالت تاب کی رکھ دوں زمین پر پیر کو ڈھال قباب کی</p>
<p>۱۰۳۳ جو توین کس کلام مین اور مین کلام جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>	<p>۱۰۳۳ جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>	<p>۱۰۳۳ جس طرح لاف مین و الف و الف مین کلام لاشعیر فیر کس و وہ بانی توین کلام است کو فرض عین و دو و دو کلام</p>
<p>کیوں موعظہ پیر الہام حدیث و کتاب ہے محشر مین کیا کہو گے رسالت تاب ہے</p>	<p>اولئون طبق زمین کیوں جھک کر زبر ہے جس طرح جہاز و تیر مین گرد آستین ہے</p>	<p>جس وقت ضرب شیر خدا یاد آتی ہے ماہی سمیت گاؤں مین تھر تھراتی ہے</p>

<p>۴۱۷</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۱۸</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۱۹</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>
<p>لوہ اسطر رسول خدا کا پناہ دو اب بھی کسی طرح مجھے جاؤ کی راہ دو</p>	<p>جل نسل بھڑو لو کہ نہ میرا کہ گھڑی لگی کیا ابر تھن تھا کہ سرو کی جھڑی لگی</p>	<p>مشق شناسوری تھی قیامت بڑھی ہوئی اوتری وہ تیغ خون کی ندی چڑھی ہوئی</p>
<p>۴۲۰</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۲۱</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۲۲</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>
<p>دہشت سر عافیت نامہ خط پناہ پیا کالی گھٹاڑا وصال کی جنگ کو چھپا لیا</p>	<p>یوں سر بڑیں گو یہ روانی تھی بارہین پڑتا ہر وہ مگر کبھی جیسے اسارہین</p>	<p>کیا جانے بلا ختم از کیا زبان کو کھا جاتی تھی ہاکی طرح استخوان کو</p>
<p>۴۲۳</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۲۴</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>	<p>۴۲۵</p> <p>میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اوصاف میرا لکھتا تو وہ میری فضا بھی علائے میری ساری سیرت پرست پانچ پر کیا کرتا کہ اس کے لئے میرا نام</p>
<p>سب فوج یوں بڑھی تھی دغا کو نام کو آزادی سیلہ آئی جو جہنم سے نہ آتا</p>	<p>اے یمن اوج تیغ کا وہ چند ہو گیا نکل کر ان تیرہ ہفتا ہفتا ہو گیا</p>	<p>چار آہن کے پار تھی اس آپ تاب کو جس طرح برقی کر کے نکلا سائے آپ کو</p>

مرثیہ

<p>شکستہ کاف زلفاں پر از تو شکستہ چو بوی خوش سے اپنے نشانوں سے نہیے سے تھی کھلے کمان از زہدین کو</p>	<p>دسیا تو تھی کی روانی کھائی شکستہ غصہ کی نشانیں کھائی جن جلی کو وہ شکستہ نشانیں کھائی کس کس کو وہ سبب بندہ کی کھائی</p>	<p>وہم خدا خاں سیارہ سے مجھ کو ہالہ کو جو بدون علی بن اسیر اور اس کو ہالہ کو جہاں درشت چاروں جہاں جہاں جہاں جہاں کو تھی کی دلیا میں آں جہاں</p>
<p>ترکش کمین پڑے تھے نشانیں کہیں بیگانہ کمین تھو شمسست کمین تھی سری</p>	<p>لب صورت شکاوت قلم بند کر دیے فقر و سکے ذوالفقار سے دم بند کر دیے</p>	<p>پھونکے زہم اس سحر ہمارے نکلتے ہیں از در کی طرح موندے سحر ہمارے نکلتے ہیں</p>
<p>مشتل میں خوش خلق کو اور اور گل کو تھی ایک کرن و سر سے اور اور پیر زور شاہ کو تھی ایک اور اور پیارو ایک دم میں سپر سے اور اور</p>	<p>وہم چو بوی خوش سے چو بوی خوش کچی اور زمین میں کچی اور ناری جہاں دھو وہ جہاں کچی اور صفت سے کس کس کچی اور</p>	<p>وہم مشتل میں خوش خلق کو کچی اور گل کو تھی ایک کرن و سر سے کچی اور پیر زور شاہ کو تھی ایک کچی اور پیارو ایک دم میں سپر سے کچی اور</p>
<p>جب دھال پر چمک کر رانی تھی خود سرکش کران پڑتا تھا سرکش کی گور میں</p>	<p>دکھلا کے اوج جاتی تھی ایون ہر مرد اور جنگل میں باز کرتا ہے جیسے شکار ہر</p>	<p>ذہم قدم کے فیض سے سارے چمک گئے جب پتلیاں اوٹھیں تو ستارے چمک گئے</p>
<p>وہم دعائے خاص تھی کبھی کبھی شمار کبھی وہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>وہم دعائے خاص تھی کبھی کبھی شمار کبھی وہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>	<p>وہم دعائے خاص تھی کبھی کبھی شمار کبھی وہ کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی کبھی</p>
<p>پہرے تھے جب زمین بیا و نہ روئی کھا کیتی تھی سرو کو دہن کھول کھولی</p>	<p>جب تک چلی وہ زور و سپاہ خود رہی اوسد نکمتر کہ میں وہی سر زور رہی</p>	<p>سیاہ تھا زمین پر فلک پر سیاح تھا دسیا یہ موج تھا تو ہوا پر عقاب تھا</p>

<p>۵۵۳ کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو گروں و تہیکے شرم سے ترس گون لال آہیں جیست شیش کی چٹون پر کی جان دل و دست و پاؤں کی سیو پال</p>	<p>۵۵۴ دو دین سوار ہاتھ سے دھکی اگر کر لے اور نہ فرس خنوب سے سوڑاں جال وہ ناز باندیان نہ دین کسے چہرے پر اس جھکے کی دم نہ وہ صدمہ کھینچو</p>	<p>۵۵۵ پہلے اگر کھینچ شرم بادا پادار آہیں گروں جلیق تو پہلے نہ جال سے کلام جہان کو جانچ دین سب جھکے مہینہ و ناز باندیان کی حاجت نہ کیا اور</p>
<p>ہر نفل پاک حسن یہ تھا اوس جلوس میں آئینہ جس طرح سر ہو دست غروب میں</p>	<p>تنگی سے آسمان کی خضایہ سمند ہے کیونکہ اوڑھ مری ہو کہ شیشے دین بند ہے</p>	<p>فتر اک گر ہو اسے کبھی اک ذری اوڑھی یوں اوڑھ گیا کہ سب تو یہ جانا پری اوڑھی</p>
<p>۵۵۶ کھینچو اعتقاد میں حکما آواز آواز اشراقی اس کو شعلوں سب میں راکب اگر اس کو سب سے دور اس کو اور آسمان پہ ساقی کی چوٹی پر</p>	<p>۵۵۷ کھینچو حاشا دین نہ بیاں جلیق جلیق سے جس طرح دم چار کھینچو کاوی میں لکھ کسند و دار کھینچو نظر سے کہ وہ صومٹ پر کھینچو</p>	<p>۵۵۸ صومٹ جلیق سے شمع سوڑ جہان چمکا اس سبب وانی صا ایک تیز باز نام نہ کیا جو تین سبب شمع کا وار نہ وہ ادھاک کہنے لگے شاہ مسرور</p>
<p>بجلی کی وہان چمک نہ فلک پر تمام ہو یاں کب سر غروب میں فرس تیز گام ہو</p>	<p>دوڑے بروے آب تو پتلی بھی تر نہ ہو آنکھوں میں یوں پھرے کہ نہ کو خبر نہ ہو</p>	<p>ہاں اسے اجل گرفتہ کر استوار کر تیز ہو کا ہے غور تو آ کوئی وار کر</p>
<p>۵۵۹ کس کی نوزی شباب میں کس کی چہرے صاف پتھل چہرے میں سکھن کا اور سو صومٹ کھینچو سکھن میں صومٹ سے شمع</p>	<p>۵۶۰ کھینچو ساجو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو</p>	<p>۵۶۱ کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو کھینچو</p>
<p>اوسکی شنا اگر کوئی لائے زبان پر ساکن جو حرف ہو وہ نہ اس کے زبان پر</p>	<p>سید انہیں ہمتا کسی کو نہ یاد استیز کا نام ہر ایک نفل میں تھا تیز کا</p>	<p>تھا کہ تیز ہ بازی یہ ظالم تھا ہوا یاں تھا سب اس کو عزم کا عقد کھلا ہوا</p>

<p>کمزورستان متوجہ تیرا جانچنے لگا خیر و شر شال شاخ و برگ کا جانچنے لگا پرسے لگا کشتی جو کجاہ کا جانچنے لگا کوئی کشتی نہ تھی تیرے پیر کا جانچنے لگا</p>	<p>کشتا تھا تیرے دربار کو یوں کوئی کشتی نہ لگا استوقت تیرے پیر کا جانچنے لگا میں قیامت کے جلال کو کجاہ کا جانچنے لگا صدوق علی کا راج کا جانچنے لگا</p>	<p>اوس غنیمتیں جو تیرے دربار کا جانچنے لگا صدوق علی کا راج کا جانچنے لگا گروں کے پیر کا جانچنے لگا شیجا اچک کو جانچنے لگا</p>
<p>پیر کے کلمے جو عالم پیر سے ہوئے گوشت سے خود او تر گئے چار چتر ہوئے</p>	<p>اکھین ہم اپنی دور سو قد مو نیچے ہوتے ہیں تلوار رو کیے کہ کبیل ب دم نکلتے ہیں</p>	<p>آنکھوں کو بند کر کے فرس ہانپنے لگا رو کی جیو ذوالفقار بدن کا ہنپنے لگا</p>
<p>اقتدری ناز و تازا تھا بنگار دیکھ کر سود سے نشہ اس شہر سے دیکھ کر کرتے تھے وہ واہ صدق و نبوت جانچ کر باز کو چوتھے تھے رسول جانچ کر</p>	<p>اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا</p>	<p>اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا</p>
<p>روح علی یہ کہتی تھی پاس آن آئے صدقے ہر ایک تیرے قربان کماں کماں</p>	<p>اے نوح عصر ممسح نہ تیرا انتقام سے امت کی ڈویتی ہوئی کشتی کو تو تمام سے</p>	<p>سبحا مقابین کہ اب مری امت تمام سے یہ جبر اختیار یہ تیرا ہی کام سے</p>
<p>منظر دین تھی ناگنا تھا آسمان لان منظر دین تھی ناگنا تھا آسمان لان منظر دین تھی ناگنا تھا آسمان لان منظر دین تھی ناگنا تھا آسمان لان</p>	<p>اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا</p>	<p>اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا اگر تیرے پیر کا جانچنے لگا</p>
<p>جہاں حکم کرتے تھے شیر خدا کی طرح اوانتو نہیں جس پیر تو تھے سب کہ بالیہ</p>	<p>مولا تجھے قسم ہے رسول کی کبری چکا نہ ذوالفقار جناب انیس کی</p>	<p>باطل شقاوت و حسد و کینہ ہو گیا ایسی جلا ہوئی کہ حق آئینہ ہو گیا</p>

<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>
<p>است کو ظلم ستم سے ہونا ہے جھوٹ کر کیا انکو پہل ملیگا مر ایاغ لوٹ کر</p>	<p>دشمن ہوا ہے سارا زما غلام کا است میں اب نہیں ہر شک کا غلام کا</p>	<p>یوں تو دل و جگر کو بھی جاں کاہ زخم تھی تن پر ہزار و ہند و بجاہ زخم تھے</p>
<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>
<p>میں جبکی فکر میں کہی سویا چین سے پانی او خنیں عزیز تو میر حسیں سے</p>	<p>پھیلا کو پاؤں خاک پر سونا نصیب ہو راحت دے جو قبر کا کونا نصیب ہو</p>	<p>جھلکتے ہیں زمین پر موندے سو ڈال ڈال گھوڑے و خنیں میں کون اوتا کر سناں</p>
<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>	<p>عزیز و عزیز و عزیز و عزیز خاک را اسمان شریف کا قریب سویلا جو کہ حق و نور و جود کا دریا پیدا اصل جس کو کاہون سکھانے کا</p>
<p>بچپن میں شام ہوں اس وقت میرا گلابی ساتھ لٹکا حسین کو</p>	<p>یاں گھر تھی کی کال کا بے نور ہو گیا نہ تو سو دان تن شہر میں چور ہو گیا</p>	<p>صدہ چو تھا بہن کی کٹنے کا شاہ کو گردن پھر اس کے دیتے تھے خیر گاہ کو</p>

<p>کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند</p>	<p>کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند</p>	<p>کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند کسی سنبھلے جسے جو نہ تھا قید و بند</p>
<p>آنکھیں کھین بن جلوه حق تھا گاہ میں گرستے ہی محو ہو گئے یاد از بین</p>	<p>روتا ہوں وہ غم میں شہ نامدار کو جیسے پسیر کو روتی زبان ڈال دین مار کو</p>	<p>زہر اقریب لاش پسیر خاک اور آبی ہو نیچے میں جاؤ ہوئے کو فوج آتی ہے</p>
<p>اعمال میں نکل کر ماری ہوئی گھر میں سے حسین گھر میں ہوئی</p>	<p>دنیا نظر میں لی ہوئی ہوئی سیاہ تجربہ سب اقل ہوئی ہوئی سیاہ</p>	<p>ایسی شہر میں کہ اس حال نہ تھا دن میں ہو گیا تین چار گھر میں ہوئی</p>
<p>ہوئے کوئی نہیں شہر والا کی لاش ایمان پسیر ب چلو مری بابا کی لاش</p>	<p>بتلا سوار و دوش پیہر کو کیا کیا ہے ہے مے غریب پر اور کو کیا کیا</p>	<p>زوالہ و ہوا چو سینے پہ ایذا سوا ہوئی نکل نکلا کو قیامت کبرا پہا ہوئی</p>
<p>سنت شہر کی شہر کی شہر کی شہر چلائی تھی کوئی شہر کی شہر کی شہر</p>	<p>دین تر و درویش کی شہر کی شہر دودن کی شہر کی شہر کی شہر</p>	<p>گھر میں شہر کی شہر کی شہر کی شہر دراختہ شہر کی شہر کی شہر کی شہر</p>
<p>نکل نکلا غلام خود فرود نیا اولت دیا منہ فرخ گاہ کا پر دہ اولت دیا</p>	<p>سیاہ ہو کر چہرہ کہ لاش ہو چلتی زمین کو نکھرے کسے خون کو زمین تیر زمین پر</p>	<p>مہرے ہو کر گونہ جو خنجر کی دھار کی چپ ہو کر گونہ جو خنجر کی دھار کی</p>

[illegible]

<p>۴۱ جس نے غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جس نے غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۲ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۳ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>
<p>پانی جو ملا تھا نہ کسی غم سے دہن کو کس پیاس سے لگے تھے حسین ابو جہن کو</p>	<p>یہ غم ہے جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا نخل چین فاطمہ تیغ سے کئے ہیں</p>	<p>یہو نچا نہیں دور و سر بانی جو ہا نہیں ہین پیاس سے کاتر گل نہ ہرا کی نہ با نہیں</p>
<p>۴۴ جس نے غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جس نے غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۵ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۶ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>
<p>لوٹا گیا گلشن چین آرا و جہان کا یہی فصل بہاری کہ ہوا دخل خزان کا</p>	<p>نہرو ہین روان خلق میں چشم بھی بھر دین حیدر کا چمن خشک ہو اقصیت سر دین</p>	<p>گرمی کی ہیرا کی ہیرا کہ چمکے جاوے رہو ہار کی گردن پہ چمکے جاتے تھے</p>
<p>۴۷ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۸ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>	<p>۴۹ جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا جو غم سے ہر شے کو بے رنگ کر دیا کھینچ کر لے گیا ہر شے کو بے رنگ کر دیا</p>
<p>قطر و اوصین شبنم کو میسر نہ ہو تھے دور و تلک خشک گل تر نہ ہو تھے</p>	<p>کہتی ہو یہ بلبل کسے دیکھ لیں گمان وہ سرور و ان خاک کو پر دین نمان</p>	<p>کرتے ہیں نظر پیاس سے شہنشاہ و لہر اک زخم تو بازو پہ ہر اک زخم جگر پر</p>

<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>
<p>اس وقت انشاؤ کو جو چو کو تو خطا کی تا کہ رہو چھاتی کو امام دوسرا کی</p>	<p>آہن کی بھی شے مجموعت نرم ہوئی ہے پتھر ہین چٹکتے یہ زمین گرم ہوئی ہو</p>	<p>لکھاؤ کی نہ پانی کی نہ راحت کی طلب ہو یارب مجھ رست کی شفاعت کی طلب ہے</p>
<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>
<p>دست شہیدین کاٹ کر شانوں سے گرا دو سب ملے اکیلے کو شانوں سے گرا دو</p>	<p>نہ دامن نہ ہزار نہ محمد کی عبادت ان سر پہ فقط بسایہ الطاف خدا ہو</p>	<p>جنگل کو چرند و سبھی جھیل کو مین پرورین اور رعبوبین میں پاس پر شہر مظلوم کو مرن</p>
<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>	<p>۴۴ شہیدین کو شہیدوں کی طرح شہید کیا جو شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا شہیدوں کو شہیدوں کی طرح شہید کیا</p>
<p>خورشید نہ بہ گام تازات نظر آیا بیناں فلک شیشہ ساعت نظر آیا</p>	<p>نرخ سے حسینوں کا امام ازلی پر تلواروں کی ہر چھاؤں حسین ابن علی پر</p>	<p>کیا بیکس مظلوم زور علی اقتدر ہو ورن امت میں محمد کی عجب خبر ہو ورن</p>

<p>۴۴</p> <p>آنو غنچ نیکی اگر از زار کا سبیلین رہا سوا دھشت شو کہ طوفان جو طوفان دور دور کو ہوا ز ندین چو ہوا چو ہوا ملا نہ ہوا دور دور کو ہوا چو ہوا</p>	<p>۴۵</p> <p>جب غنچ سچ دہ دہ دہ دہ دہ دہ شاخ شاخ شاخ شاخ شاخ شاخ شاخ سب سب سب سب سب سب سب سب اگر اگر اگر اگر اگر اگر اگر</p>	<p>۴۶</p> <p>آجا تا تھاجات کا نہ کو کہ چہ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ تھوٹ</p>
<p>ملتی تھی کسی کو نہ امان امن امان کی غل غل غل غل غل غل غل غل</p>	<p>مقتل ہو رہی وہ شہ ذیجاہ کھر دین کھر دین کھر دین کھر دین کھر دین</p>	<p>سب محنت و نگو کھولا ہے امام ازلی دی ہو تر تر آنے کی خبر کھولا ہے</p>
<p>۴۷</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>	<p>۴۸</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>	<p>۴۹</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>
<p>اسوقت کسی ذیہ کیا قصد ملک کا جنت کی ہو فوج کہ لشکر ہو ملک کا</p>	<p>عاشق او سر کچھ جو امام ام اپنا مولائے رکھا پشت پر دست کرم اپنا</p>	<p>اب بیکیس و پیر خلع شاہ عرب ہے تو پوچھنے آیا امین اسکا بھی عجب ہے</p>
<p>۵۰</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>	<p>۵۱</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>	<p>۵۲</p> <p>چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی چند چندی گھوڑی گھوڑی گھوڑی</p>
<p>کچھ فوج زمین پر ہے تو کچھ فوج ہوا پر لشکر ہو کہ دریا کی ہوا اک موج ہوا پر</p>	<p>جو دوست ہمارا ہو اور جو جانی دین ہم تو ز عمر جن ہو کچھ پیچا تہ دین ہم</p>	<p>انداز زمانے کی یہ گردش کو سنے دین جو میر و شناسا تہ وہی بھول گئے دین</p>

<p>۴۱ سنگین کنے لگا زعفر و زعفر سخت خیالت مجھ پر ایسا سنگار خاک سر آؤ تو تیرے تپ پر ایسا سنگار تو وار نہ نہ جو جب تک ایسا سنگار</p>	<p>۴۲ اک خوشنظر اداں تیرے چشم خوشنظر گتھی جو زار دیر تو خوشنظر کیا کیا بلا تیرے والے سے خوشنظر کیا کیا متہالی میں آقا کو مر کر کون کیا کیا</p>	<p>۴۳ زعفر سے زوار ظلم سے سنگار شہر پر عادل خلت خیر کار نہ کرے انہیں تیرے تپ کی سنگین سنگار نہ کرے کجیاں جبل شمع میں جا نہ سنگین</p>
<p>زندہ شہر و بیجاہ کے پیار و نگونہ دیکھا مستاب کو دیکھا پرستار و نگونہ دیکھا</p>	<p>سب کہہ کر حیدر و نسدا جکی مدد کی اون لوگوں کی کچھ اپنے نہ محسن کی مدد کی</p>	<p>جو حق ہے کے جاؤ لگا گوشہ وہاں ہوں اچھا کالو اسامی ہوں امام و دجوان ہوں</p>
<p>۴۴ شما دشمن تین شادی کی این تیرا کیا جو خاف میں ناگاہ تیرے پوچھتی خبر تیرے شہر و اطمینان میں صحت ہوئی ہر پرونی جانتے میں یہ پوچھ گیا</p>	<p>۴۵ اس باذن خدا تو جو مجھ پر کیا کیا سارام اس لشکر سے خدا ہو کر جو کیا بود و نہ بود اکی تیرے تپ کی بود اور کسے تیرے تپ کی خدا کو اس کی بود</p>	<p>۴۶ جو در شجاعت کر الیون انہیں کیا یاد دلاؤت نہیں کہ تیری ہے گوارا لازم ہے مجھ پر تیری کا بیوقوفین کیا نہیں تیری ہی حلقہ میں حسن کیا</p>
<p>ہو تیرے ہوتا رہا یک جہاں سب کی نظریں و قتا ہو ایک ایک کو چھوڑ آیا ہوں گھر میں</p>	<p>بڑھ کر ابھی بچہ میں و بالیتا ہر سب کو اک جن کو جوہر و حکم تو کھا لیتا ہر سب کو</p>	<p>ہر چند نہیں نیک عمل امت بد کا شرم آتی ہے پڑھتے ہیں یہ کلمہ مروجہ کا</p>
<p>۴۷ شکر ہے پہلے میں خند کی طرف آیا تھا اب الم و غصہ تیرے پہ چایا آئی صدا تو کہے تیرے در اجابا و بار شکر ہے تیری پانی نہی پایا</p>	<p>۴۸ چلیں گے تیرے شکر میں تیرا کیا شکر ہے تیرے تپ میں تیرا کیا شکر ہے تیرے تپ میں تیرا کیا شکر ہے تیرے تپ میں تیرا کیا</p>	<p>۴۹ کی سست اور جب غور کرنے غور کیا شہر و جہاں جنگ خدا کر میں یہ اخبار کی فتح جنگ نہ ورا خدا اختیار و کو بھی غور کرنے غور کیا</p>
<p>تیرا زمین محبوب خدا امت جد سے غل تھا کہ علی آج نکلتے زمین جد سے</p>	<p>ہو آج کون عہد فدا ہو کر کی انکو یہ وہ بین کہ بیماری نہیں جان آپ کو</p>	<p>کافر زمین یہ کچھ ترک مروت نہیں اس میں خادم بھی لڑا اگر تو قباہت نہیں اس میں</p>

<p>۴۴۴ فرمایا شہزادین فریاد گریز و زاری ارسلان ستمی ایسی مصلحت از بند زاری بھیجا تھا اذخنین حق از خوف حق سب زاری دوا یا دوا الفت سے سو دگر نہ باری</p>	<p>۴۴۵ تیرے غم جن لو لاکر یا سید ابرار یہ قتل کس کیلئے نصیبین بجا نیکو چار شہزادہ کامین ہوں خلعت حیدر کرار کونین میں شہرورین غم قاضی آچار</p>	<p>۴۴۶ رزاکا جو سپہ سالار تیرا چلے کیا بویا بویا کس سے کس کا چلے شہزادین درانی تو کیم کیم کا چلے اترتی جو جگہ سے تو کیم کیم کا چلے</p>
<p>انسان سو جنات کو گر حکم و غام و ن عا دل کوئی لو پھر تو جواب سکا میں گیا</p>	<p>دیکھی نہیں احمد کے نواس کی لڑائی ہاں دیکھ تو اب بھوکا پراس کی لڑائی</p>	<p>ٹھہری نہ کمر پر نہ رکھی خانہ زمین پر رہوار کو دو کر کے گری رو زمین پر</p>
<p>۴۴۷ لیا قادم شاہ سپہ کھڑوہ ز نشان آقا تر قربان تر عدل از قربان کہ پورے شہر کی جوتی صولت انسان مہج کو بونہی کسین ہم از خونین بجان</p>	<p>۴۴۸ یہ کیلئے سپہ جہر و فاسور عالی نظر خنین نظر شہزادے شہر و عالی پھر باد علی پر کے جو تلو ارغمال بجلی سی اچھلنے لگی شمشیر پلائی</p>	<p>۴۴۹ ہاگاہ صد اجنبی سے پیدا ہوں تیرے ابد رک تو تلوار کو اور سپہ عالم کون ایسیا ہو جو سنا تیرا کس کی اسلم اگر سے تیری جگہ لگیا شکر اعظم</p>
<p>سب کو بویا جسرت پر زمین راہ خدا ہے گرم رکے ہو جائینگے داخل شہدائے</p>	<p>حیدر کی طرح آراصف لشکر کینا ہے بجلی سی گرمی تیج ہر اک دشمن دینا ہے</p>	<p>بس خوب لڑ سے تیج شر بار کو رو کو سب فوج جلی جاتی ہے تلوار کو رو کو</p>
<p>۴۵۰ شہزادہ کو در تاج و خاں اقلی کہ تو چاہتا ہوں قتل نہ تو سب سید پیر لیکن نہ چاہیے کسی کو شہر کہ نہ چاہیے کسی کو شہر</p>	<p>۴۵۱ ہم شہزادہ کو در تاج و خاں اقلی کہ وہ ہم کو در تاج و خاں اقلی کہ شہزادہ کے ساتھ چلتے ہو وہ کیجا شہزادہ کے ساتھ چلتے ہو وہ کیجا</p>	<p>۴۵۲ آواز کا آنا شاہ کو تلوار کو رو کو فرمایا کہ جو حکم کروں تو کا ادا کیا دخل جو اب بدین کروں تو کا ادا بدین تیج ناخیز تو کو نیت کا آقا</p>
<p>معلوم ہے مجھ کو نہ اجل آج علیگی اللہ کے سجدہ میں چھری بھی چلیگی</p>	<p>اوس تیج شر بار سے بیتاب تھواری تلوار جو تھی آگ تو سیاب تھواری</p>	<p>سرتیج سے حیدر اکین کشا کی خوشی ہو در بار بدین تیرے مجھے آنے کی خوشی ہو</p>

<p>۴۴۴ چنگیز کی بیگم تین شہر کی کیونکہ وہ تیرے جتن سے کلا بادل بھٹک کیونکہ وہ تیرے جتن سے کلا بادل بھٹک</p>	<p>۴۴۵ اس کی کلا بادل بھٹک اس کی کلا بادل بھٹک اس کی کلا بادل بھٹک</p>	<p>۴۴۶ اس کی کلا بادل بھٹک اس کی کلا بادل بھٹک اس کی کلا بادل بھٹک</p>
<p>۴۴۷ امت مروتان کی ہو گیا الگو سزا و ن اب بھی یہ اگر مانیں تو دوزخ سے بچاؤ</p>	<p>۴۴۸ روبرو میں تجھے اجر شہادت کا ملیگا مہربان میں مزا میری محبت کا ملیگا</p>	<p>۴۴۹ کہتا ہوں کہ نصرت وہ جہاں ہوتا ہر مہربان یہ لشکر جن میں میری روتا ہر مہربان</p>
<p>۴۵۰ اس کی بیگم تین شہر کی اس کی بیگم تین شہر کی</p>	<p>۴۵۱ اس کی بیگم تین شہر کی اس کی بیگم تین شہر کی</p>	<p>۴۵۲ اس کی بیگم تین شہر کی اس کی بیگم تین شہر کی</p>
<p>۴۵۳ جب پیاس میں تویا بھائی کیجیو بھائی تب تشنگی تویا دمری کیجیو بھائی</p>	<p>۴۵۴ سستی زہون جہاں ہر حسینا کی صدا دنیا میں قیامت نہیں آئی تو یہ کیا کر</p>	<p>۴۵۵ اعدا کو نہ اب قمر الہی سے بچاؤ کشتی کو غریبوں کی تباہی سے بچاؤ</p>
<p>۴۵۶ تودین کے لئے خدا کی عفتی تودین کے لئے خدا کی عفتی</p>	<p>۴۵۷ تودین کے لئے خدا کی عفتی تودین کے لئے خدا کی عفتی</p>	<p>۴۵۸ تودین کے لئے خدا کی عفتی تودین کے لئے خدا کی عفتی</p>
<p>۴۵۹ جواب تو کہ جلد ہی ہوں میں تیرے ہوا و نہ یہ بارامت مری گردن سے اوتر جائے</p>	<p>۴۶۰ سیدانی ہے واجب بخدا اسکا ادب سرنگ کسی نے اس کو کیا تو غضب</p>	<p>۴۶۱ کیونکہ نور سے شہ مردان کی زبان انیس پر بھی تو احسان مری والد کی زبان</p>

<p>مرثیہ سیرت کران و نظرت کی سیرت تو نے فیروز فاطمہ جان نزاری واجب تھی تجھے سید کوہین کی باری غزلت منور جا کے تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ دور کر مار غفر نے تین تھانوں کی تیار فریاد و دین علی اکوہین دربار حکم کشم کوہین میں کوہین کا باری وہ منور تھی تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ تو نے شوق میں سب کا جو کھیل باری کچھ تھی دریا و طبیعت کی دانی پیشک میں ہر چیز کا لفظ و صافی تو نے لکھ کر سب کوہین اپنی زبانی</p>
<p>اب محکمہ حشر میں جاوگی میں کیونکر مومنہ فاطمہ کو جا لکھا کوہی میں کیونکر</p>	<p>میں کیا کروں سر محکمہ کوہی میں دیتے است بہ تو وہ ہاتھ اوٹھا کوہی میں دیتے</p>	<p>داجی حضرت تو کسے مومنہ ترا کیا ہو امداد محمد ہے یہ الطاف خدا ہے</p>
<p>مرثیہ سیرت کران و نظرت کی سیرت تو نے فیروز فاطمہ جان نزاری واجب تھی تجھے سید کوہین کی باری غزلت منور جا کے تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ دور کر مار غفر نے تین تھانوں کی تیار فریاد و دین علی اکوہین دربار حکم کشم کوہین میں کوہین کا باری وہ منور تھی تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ تو نے شوق میں سب کا جو کھیل باری کچھ تھی دریا و طبیعت کی دانی پیشک میں ہر چیز کا لفظ و صافی تو نے لکھ کر سب کوہین اپنی زبانی</p>
<p>فرزند تیرا ج او سکڑا وقت پڑا ہے تو سا کوہین بیٹھا ہو وہ میدان میں کھڑا ہے</p>	<p>چلتی ہے چھری شیر الہی کے پس پردہ میں نے تجھے صدقے کیا نہ ترا کوہین پر</p>	<p>داجی حضرت تو کسے مومنہ ترا کیا ہو امداد محمد ہے یہ الطاف خدا ہے</p>
<p>مرثیہ سیرت کران و نظرت کی سیرت تو نے فیروز فاطمہ جان نزاری واجب تھی تجھے سید کوہین کی باری غزلت منور جا کے تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ دور کر مار غفر نے تین تھانوں کی تیار فریاد و دین علی اکوہین دربار حکم کشم کوہین میں کوہین کا باری وہ منور تھی تھو کے باری</p>	<p>مرثیہ تو نے شوق میں سب کا جو کھیل باری کچھ تھی دریا و طبیعت کی دانی پیشک میں ہر چیز کا لفظ و صافی تو نے لکھ کر سب کوہین اپنی زبانی</p>
<p>جو اہل وفا ہو تو میں مرجاؤں میں بیٹا یوں چھوڑ کر آقا کو چلے آؤں میں بیٹا</p>	<p>سر کاٹ کینز ہو چڑھا تو تھے سنگ سید انیس کو تو مٹی جاتا تھے سنگ</p>	<p>داجی حضرت تو کسے مومنہ ترا کیا ہو امداد محمد ہے یہ الطاف خدا ہے</p>

۴۱ چشمہ شمع از لعل شمع کے برقع غنچہ کونکے کچھ چھوڑ کر بھارت اور کراچی اصولین ہوا غل کیلے مرقہ خواہین	۴۲ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا	۴۳ اگرچہ شمع و شمع و شمع خاک عالم و شمع و شمع چشمہ شمع و شمع و شمع چشمہ شمع و شمع و شمع
سایہ جو ہر پرتغ درویش کا زمین پر جبریل امین کا پتھر عرش برین پر سر چرخ پہ اکھینچا ہے شمشیر دوسر کا شوق ہو کر مسدود ہے کعبہ پھر آج قمر کا	۴۴ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا	۴۵ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا
غل تھا کاروانا سے زمانہ کوئید تم چھپتا تھا قلم لوح میں در لوح قائم تاریک تھا دل تاب کیسے جل کوئین تھی پروانہ کہن جلتا تھا اور شمع کہن تھی	۴۶ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا	۴۷ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا
کوئین سے ضرب شہ عالم نہ لگی یہ تیغ وہ بجلی ہے کہ اکدم نہ لگی ناحق گل زہر پر اپنا چھاموئی ہو گل باعی نہیں برائیاں اس تیغ کی پھل تو	۴۸ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا	۴۹ نہایت سے جو طبع پر سیر لارک تیرا دھڑکتا ہے شکار کیلے گل کے گلزار میں تیرے چھوٹے دوستوں کے ساتھ جا کر کھینچا

<p>۴۱۱ ہر روز زندانِ جی سناغ سجدہ و تپش و غنم اسیرِ خدا نیست نہ فی خاطرِ کرم مگر در جوارِ شمعِ جا جانِ ہر خدا</p>	<p>۴۱۲ جس کو گئی از درِ تیر و تار تیر و تار و تیر و تار است کہ جو کجاست تیر و تار و تیر و تار</p>	<p>۴۱۳ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>
<p>باقی حقائقِ مینِ غریب و نسیمِ چشما ہوں پانی کو ترستا ہوں غریبِ مینِ لاشا ہوں</p>	<p>کھو کر مجھے دھو دو گو تو فریاد کرو گے جب مینِ سلوک کا تو بہت یاد کرو گے</p>	<p>یوں بھول کر بھی ذکر نہیں کر تو مینِ مسکا مرجاتا ہوں جب کوئی تو دم بھر تو مینِ مسکا</p>
<p>۴۱۴ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>	<p>۴۱۵ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>	<p>۴۱۶ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>
<p>تو رکامالک ہوں لی بی بی ہوں جرات مرا حصہ ہو کر فرزندِ علی ہوں</p>	<p>رو تو او سے کیا جو شکلی تو او سے کیا تقریب اگر بعدِ فنا کی تو او سے کیا</p>	<p>برخوف ہوں وہ جنگو تو لا علی سے مان زاو سفر دوستی آل بھی ہے</p>
<p>۴۱۷ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>	<p>۴۱۸ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>	<p>۴۱۹ ہر روز زندانِ جی سناغ تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار تیر و تار و تیر و تار</p>
<p>خیر اپنے سر و لبی ہو جو منظور تو سر کو دیکھو ابھی رو کا ہو ہی ہوں تیر و تار کو</p>	<p>پیر و انہیں پیوند ہو کر خشتِ بدین مر تو مین بس انہیں کہ کھٹ ہو کھٹ</p>	<p>اعمال و عقائد مین نہ ہرگز خلل آ کر کیا جائیے کہ سوت پیام اجل آئے</p>

<p>۴۱۱ ہستی زان لشکر سپہ سالار شہر کو جلایا جاسی تھا اجل نے نہایت زور سے کھینچا نہ ہلنے کا شکر کہ اس فتح کو کھیلنے</p>	<p>۴۱۲ بوجان کو خانہ زینت کو نہیں چھوڑی بوجان کو فریخت کو نہیں چھوڑی کچھ تو نہ چھوڑا جانت کو نہیں چھوڑی کچھ تو نہ چھوڑا جانت کو نہیں چھوڑی</p>	<p>۴۱۳ اعلیٰ سر نہ چھوڑا وہ شہر کو نہیں چھوڑی اعلیٰ سر نہ چھوڑا وہ شہر کو نہیں چھوڑی جلیبی جلیبی کھانے کو نہیں چھوڑی جلیبی جلیبی کھانے کو نہیں چھوڑی</p>
<p>گر پاس نہ تو تاپہر جبریل امین کا لسانہ پتازیر زمین گاوزمین کا</p>	<p>موضع خود وزیر کو بھی موڑا نہیں اسنو دشمن کو بھی جنگ میں چھوڑا نہیں اسنو</p>	<p>دستاویزین یون کاٹ لگی دست ستم کو جس طرح تراش کر کوئی جلدی بین قلم کو</p>
<p>۴۱۴ جس وقت سر چاہی اور قدم کے بنات ہزاروں تھے دو دم کے فریاد کائنات سنا کر عالم کے ہاں شہید خادین محمدین کے</p>	<p>۴۱۵ چھٹی کو تو شہر کو کر دیا شہر کو تو شہر کو کر دیا کافر کو سزا کو کر دیا کافر کو سزا کو کر دیا</p>	<p>۴۱۶ خود اور ہر کوئی کو کر دیا خود اور ہر کوئی کو کر دیا شہر کو تو شہر کو کر دیا شہر کو تو شہر کو کر دیا</p>
<p>مہنگا سزا پھر اگر اس راہ سونگین یوسف کی قسم روجو بھی چاہے نکلیں</p>	<p>چکی پر یہ جسم تو صفین جاٹ لگی اک ہاتھ میں سوسو کو کر کاٹ لگی</p>	<p>اوس تیغ سے فولاد کا دل نرم ہوا تھا تن سرو تھے بازار اجل گرم ہوا تھا</p>
<p>۴۱۷ اس آتش میں دوزخ کی سنان کو چاہو دوزخ میں دوزخ کی سنان کو چاہو شہر کو تو شہر کو کر دیا شہر کو تو شہر کو کر دیا</p>	<p>۴۱۸ بوجان کو تو شہر کو کر دیا بوجان کو تو شہر کو کر دیا کافر کو سزا کو کر دیا کافر کو سزا کو کر دیا</p>	<p>۴۱۹ چار آتش میں دوزخ کی سنان کو چاہو چار آتش میں دوزخ کی سنان کو چاہو شہر کو تو شہر کو کر دیا شہر کو تو شہر کو کر دیا</p>
<p>اک لکھی ہے نہ جوشن پہ نہ تہمتی ہو کر پیر یہ مرگ مفاجات سو جلد آئی ہر سر پیر</p>	<p>نظر کیا میدان کہ ہر تر اعدا یا لشکر میں پڑا شور کہ بھاگوا سدا یا</p>	<p>جوشن کو سنا تھا کہ حفاظت کا محل ہے اسکی نہ خبر تھی کہ یہی دام اجل ہے</p>

<p>عقل شاکر نہ دھالے نہ سوز نہ تپاؤں کی دیکھ سے نہ بیوقوف شرم باز کی سوار گریگی پر نہ اکابر کی بیوقوف غصیب نہ دشوار کی</p>	<p>ہیون کے لیے نو سو کا فخر نہ بہ رنگ نہا کا سین آتش کدین کا اعجاز تو دیکھو کدین آتش کدین کا قدرت کا نشانہ کدین گانہ کدین کا</p>	<p>دور کے سر و صدر و شان کی توفیق دل صاحب انصاف کی جلی سی جو چہاڑ اپنے صفت کی یہ فاضل غیب کی صداقت کی</p>
<p>انگشت تضا کتر ہیں اس تیغ کو پھیل کو سر پر کبھی آ کر نہیں دیکھا ہر اجل کو</p>	<p>دم بند تھے و ہشت سوشجاعان جہاں کو مسدود تھو سب ستروان امن امان کو</p>	<p>چلجا تا تھاجب وار امام مدنی کا غل ہوتا تھا افلاک پر اللہ غنی کا</p>
<p>دہر ایسا کہ شکر کو بہر نشان کی آب سی کہ خشکی میں بہر نشان کی دہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ جھلک کو گھٹان کی</p>	<p>ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی</p>	<p>جہنم کی چلی حال غم و غم کی جس صفت کی خستہ باغ کی کشتہ کی خستہ باغ کی دیکھ کی خستہ باغ کی</p>
<p>سر سیکڑوں کا ٹوٹے پر رنگ سکا ہوا ہر نابینا کی طرح نہر بھر اٹھا</p>	<p>غل تھا کبھی یوں تیغ کو چاہے نہیں دیکھا افعی کو بھی نہ زہر اوگلے نہیں دیکھا</p>	<p>سب گھاٹ سوزنا تلک خونین ترخی توار نہ تھی ماہی دریا سے طفر تھی</p>
<p>ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی</p>	<p>ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی ہر ایسا کہ سب کی جان کی</p>	<p>وہ سبیل جہاں کی تلاطم کی آنکھوں کی تلاطم کی پہلے میں سوز و غم کی چو تھکا میر زینت وہ شہر کی</p>
<p>بارہو ایسی مقابل کبھی دریا نہیں جس سے گھاٹ ایسا کہ جیتا کوئی اور نہیں جس سے</p>	<p>موندھ کیا تھا کہ اک قہر شاخ شاخ غصہ تھا لشکر کا لہو کی دم تھا کہ غصہ تھا</p>	<p>موندھ کھول کے اثر و زور نے لولا کیا سب کو بجلی کی تڑپ لے تہو بالاکیا سب کو</p>

[illegible]

<p>صلح اک غریب بے کس اور اس کا دل بے کس روشن چو سب کا نور و شمع اور کس اس کی چو سب کی شمع و نور و شمع کے موت و حیات اور کس کی</p>	<p>صلح اچھو کی دنیا کو کس کی دنیا باتی جو امان سب کو خود و کس کی بجھد کس کی کیا است غار و جہاں پان اچھو کا دار و کس کی</p>	<p>صلح نقصان کر کیا ہے اگر کس کی دنیا جگہ شہادت و جہاں کس کی دنیا الکھ سے دھند کیا جاوے پھر دنیا پان انیس سے موت و کس کی</p>
<p>گرمی میں لڑا ہوا شہد و لکیر و دونوں ٹھنڈا ہو ہو و آب دم شمشیر و دونوں</p>	<p>یان رحم تھا اور امت عاصی کی دعا وان صلح میں تھا لڑائی میں غامضی</p>	<p>سر دینے میں جہت نہیں تکرار نہیں ہے ہم لوگوں کے اقرار میں انکار نہیں ہے</p>
<p>صلح اک اچھو کی جان و ہر دوں و کس کی حضرت اکبر کا اور کس کی اور دعویٰ ہو تو دیکھو کس کی اور کس کی اور کس کی اور</p>	<p>صلح وان ظلم و کس کی اور بطل ہو دے کس کی اور دھاک کر دے کس کی اور وان اکھ کس کی اور</p>	<p>صلح فرانک سے یہ تفسیر کس کی اور کھا دیا ہے کس کی اور پا پنا تھا جو کس کی اور سب کس کی اور</p>
<p>دو نو نکو اجل لائی نچ شمشیر کے ہونے پر صید آہو جانا ہر کوئی شیر کے ہونے پر</p>	<p>وان قتل کا غل فوج مخالف میں لڑا تھا سو کچھ ہو ہو ہو ہو پھر اور شکر خدا تھا</p>	<p>لشکر کی سیاہی تھی کہ گھر اس کے شمشیر سب فوج کی تیغوں کے آگے شمشیر</p>
<p>صلح نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور</p>	<p>صلح سب کس کی اور جلدی سے فرزند کی کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور</p>	<p>صلح ان کو کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور نہایت کی دنیا کس کی اور</p>
<p>دیو تھے دو ہائی جو ہر و اہل جفا کے آنسو نکل آتے تھے امام دوسرا کے</p>	<p>طوفان کس کی اور سرتن کر جہاں ہو تو ہر اہل اور جہاں</p>	<p>کشتی تھیں رگین ظلم کا دروازہ کھلا تھا اجرا سوتن پاک کا شیرازہ کھلا تھا</p>

<p>۱۹۱ کچھ تیرے گناہیں ہیں تو تیرا نہ ہر کسی عدالتی بار سے دور شہنشاہ کے تخلص کیلئے ہیں تیرے سنگال زرا تو کوئی نہیں ہے تیرا</p>	<p>۱۹۲ آقا تیرے گناہ گلوں کے تصدق سپوت تیرے ہیں غریبوں کے تصدق اون غنیمتوں کے تصدق تیری پیرائے قدسوں کے تصدق</p>	<p>۱۹۳ آقا تیرے زبان خدا حافظ نام اگر شیعوں کو مسلمان خدا حافظ نام او خدا طمہ کی جان خدا حافظ نام ای دنیا کو سلطان خدا حافظ نام</p>
<p>ظالم جگر شیر خدا کاٹ کاوٹا خنجر سے مسافر کا گلا کاٹ کے اوٹا</p>	<p>خنجر کے تلسخہ رب کرنے کے صدقے سرور تری بانی کے طلب کرنے کے صدقے</p>	<p>مجبور دین گھر دین ہم ہو گئے مولا جیسے ہیں تو پھر اگلے برس رو گئے مولا</p>
<p>۱۹۴ کیسی تھی تیری سی جو چاہی تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۱۹۵ بان اہل غار و درویش ہوا آخر اگر چاہیے تو یہ کہ یہ غم ہوا آخر سامان غار و درویش ہوا آخر کیا جمع احباب شام ہوا آخر</p>	<p>۱۹۶ خاموشی نہیں کیا کہ تیرے چہرے حق ہے تیرا حاجی سبب ہے لوگوں حاصل ہے تیرے غنیمتوں کی نافع ہے تیرے چاندی و زر کی</p>
<p>ماور کوثر پتا ہوا اجنگاہ دین و دیکھا آگے جو طبعی بھائی کا سر راہ دین دیکھا</p>	<p>یہ مجلس آخر ہے جگر بند نبی کی تم لوگوں کو نصرت ہو حسین ابن علی کی</p>	<p>سبب مل کر بن نظم کا یہ نظم و نسق ہو باطل ہو سو باطل ہو جو حق ہو سو وہ حق ہو</p>
<p>۱۹۷ بان اہل غار و درویش ہوا آخر پیرا و درویش ہوا آخر نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر</p>	<p>۱۹۸ کیا خوب تر آٹھ دن اور دینے نیز ہوا آخر کوتاہ کیا ہوا آخر نیز ہوا آخر</p>	<p>۱۹۹ سلام نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر</p>
<p>نورالضیاء وہ تری خاک دین سنا لیں ہر تو تری خیر سے رگین کٹ لیں آقا</p>	<p>دل روتا ہوا صد مسرور عجیب طرح کا جان دیکھو تو کہ کیا آج او اسی ہو مکان پر</p>	<p>نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر نیز ہوا آخر</p>

<p>۴۸ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۴۹ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۰ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>کیا شاہ تھے سب بار کی ہمشکل نبی کو اب روگو کوئی سبط رسول عربی کو</p>	<p>۵۱ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>تب تک مجھے آرام نہ ہو گیا جہان میں پڑ جائے کسکین فقر و جلدی تن و جان میں</p>
<p>۵۲ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۳ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>	<p>۵۴ جس کی گت میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اعدا میں نہ تھی نہ تھی نہ تھی اس نے چوڑی تھی نہ تھی نہ تھی ایک لکڑی تھی نہ تھی نہ تھی</p>
<p>۵۵ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۵۶ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۵۷ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>
<p>۵۸ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۵۹ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>	<p>۶۰ کسکین نظر آتی ہیں جو رخ ابن علی کی رویا ہو بہت لاش پہ ہمشکل نبی کی</p>
<p>سجھو نہ کیلئے ہزار و سہ لاکھ اکبر نہ جیگانہ اسے چین پڑ گیا</p>	<p>۶۱ پیر یار و نکاز و زو سب لیکر عیاسر بھائی کو نقطہ اپنا الم دہی گھر عیاسر</p>	<p>۶۲ گو جسم کا تیغ سے ہر اک بند جدا ہو پر باپ کے سینے سے نہ فرزند جدا ہو</p>

<p>مرثیہ میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس</p>	<p>مرثیہ میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس</p>	<p>مرثیہ میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس چرخ تاج تین تیز تیز لہو میر انیس</p>
<p>کچھ غم نہ تھا پامال جو کرتے مرہون کو گھوڑو نئے کچھ نہ مگر ابن حستن کو</p>	<p>پر غم نہیں کچھ پاس نہو نہو کسی کو اللہ لوہر سر پر حسین ابن علی کے</p>	<p>تمنائی دین بھی تان مرختی خدا ہون مانا تھے خدا مجھ پہین است بہ فراہون</p>
<p>مرثیہ میر انیس کیا حال کہ جو تاج و اس کی جگہ شکر شاہی سید رسول عربی کا اب کیوں نہیں دین ابن علی کا</p>	<p>مرثیہ میر انیس بندہ جہ و کام تو خالق کی خوشتر پہم جاؤ اگر اسرا جہان سبیبی تر نویں نہون ذات جالب صوفی سے</p>	<p>مرثیہ میر انیس اب بھی دین کی جگہ کو نہو نہو جو کچھ کیا ظلم خدا اس کی جگہ انہی کی خصوصیت مجھ کو نہو نہو</p>
<p>اک جان ہر سو محبوب غم و رنج و بلا ہو اک دل ہر سو دوا غم و رنج و بلا ہو</p>	<p>تہنمیری ہو زمین کچھ اسرار زمان ہو وہ خوب سمجھتا ہر مجھے فہم کمان ہے</p>	<p>اکبر کا نہ اصغر کا نہ عباس کا غم ہے ناموس محمد کی تباہی کا الم ہے</p>
<p>مرثیہ میر انیس کیا کیا سوچو جو کس کی جگہ اب کیوں نہیں دین ابن علی کا سب کو نہو نہو نہو نہو نہو نہو</p>	<p>مرثیہ میر انیس سب کو نہو نہو نہو نہو نہو نہو بیاکھڑے تھیں ہی ہر دوری است اکتائیں کہ چاہوں کہ دون تھیں</p>	<p>مرثیہ میر انیس مظلم کو سیکو نہو نہو نہو نہو میں جاؤں کسی کی جگہ کو نہو نہو لہو نہو نہو نہو نہو نہو نہو</p>
<p>تمنائی دین جیسے کامز آہ نہیں ہو دینا سہی کو کج اور کوئی ہر آہ نہیں ہو</p>	<p>آج اس کے کرم سے سبھی مغدور ہو پراو سکی جو مرضی وہی منظور ہو</p>	<p>بیجان کرو گے کج جو فرزند علی کو کیا سہی نہو نہو نہو نہو نہو نہو</p>

<p>۴۱ گراخی جو اسل میں رہا تو پھر نہ بچا تو اتنا اجازت کا بھی نہ مل سکا یہ وقت تو زمین جو غریب اور مریض تو بہت کھانڈا اور کھنڈا</p>	<p>۴۲ شہیدوں اور اقل ہی کو نظر نہ تو یہاں کو کیا پانی پلانٹوں میں پہنسا ہوا وہ جو ساقی کو شکر کا پیم اضافہ کر دے دینے اور حیات کو</p>	<p>۴۳ شب شمس گنگر نہ پھر کر کیا کہو پانی نہ لگا تھیں سول میں کھو شہر کو کھانا تھرا تھا نہ دینے مقدور شہر پر فوجی محبوب بھی ہے تو دین مجبور</p>
<p>مارو گئے جو یان میں رہا تھہر کر وطن کیونکہ اور نصیرین محروم رہے وطن روغن سے</p>	<p>مرا تو ہو کر موصفہ میں چھاو تیرہین پانی جیوان کو دم فوج پلا دیتے ہیں پانی</p>	<p>سوسو جیتم اگر ساسنے پانی کے ہینگے صابر بھی ہم ایسے ہیں کہ پیاسہ ہی تھینگے</p>
<p>۴۴ مٹوئی بھی مہلت اگر تھیں نہ پائی تو خاک میں ان چاند کو نہ چھو پائی آتش محبت علی کہ کوشا آدن اک شمع بھی نہ تھیں اصفیٰ بنیاد</p>	<p>۴۵ جہنم میں پڑا ہوا گلاب گلشن اوپر سے غلبہ خلیفہ خاں گلاب مختار شرافت کا گلاب ہے کوثر ہوا گلاب کوئی میر میر سوسا ساقی کو</p>	<p>۴۶ لب لطف بجائی آتی کوثر میں نہ پائی سب گلاب سوسو ہی کال جان جانی کچھ روز زمین چٹنے کوثر بھی نہ پائی جو دم کر ابابا سوسو دم نہ پائی</p>
<p>پہنان کروں کشت دل شہیر کو زمین میں گاڑوں تن عباس ولا اور کو زمین میں</p>	<p>بیکس جیج اوسدن میں کی کم اونگا والہ جنت میں جسے چاہو نکالیں اونگا والہ</p>	<p>کیا غم ہے جو یان ہو کیسے نہیں پانی کوثر کے یہ پانی سے تو بہتر نہیں پانی</p>
<p>۴۷ اعل شمس جو شہیدوں کو نہ پائی پہن کر کے کھنڈا اور وہ بدلات چاند کو نہ پائی چاند کو نہ پائی پہن کر کے کھنڈا اور وہ بدلات</p>	<p>۴۸ کھنڈا کو نہ پائی چاند کو نہ پائی مظہر کی شہیدوں کو نہ پائی افغان شمس جو شہیدوں کو نہ پائی اور انکھن کو نہ پائی</p>	<p>۴۹ سب گلاب کو نہ پائی چاند کو نہ پائی پہن کر کے کھنڈا اور وہ بدلات چاند کو نہ پائی چاند کو نہ پائی پہن کر کے کھنڈا اور وہ بدلات</p>
<p>کس طرح بھلا گاڑو کہ مٹا دو دوتن کو محتاج رہو کہ تھیں جب گور و کفن کو</p>	<p>رو بہتر تھے سرور جو لب خشاک کھا کر نزدیک تھا پانی جو پلا دے کوئی لا کر</p>	<p>ہر داغ غم اگر وہ عباس جس گریں قوت ہو نہ تھا تھیں نہ سقاقت ہو گریں</p>

<p>۴۴۴ مستور و سرور و سرور و سرور الاضافہ کو دینا اور ایک ہی وقت میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۴۵ حضرت سے کہا اور سرور و سرور تو ایک ہی وقت میں اور ایک ہی وقت میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۴۶ جب داروغہ نے سرور و سرور و سرور اور سرور و سرور و سرور و سرور میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>
<p>۴۴۷ تھا کہ جو مارا تو بڑا کام نہیں ہے مردوں کے لیے سنگ ہر یہ نام نہیں ہے</p>	<p>۴۴۸ تھا کہ جو مارا تو بڑا کام نہیں ہے لیکن بھلا کچھ مجھے دسواں نہیں ہے</p>	<p>۴۴۹ کس طرح ہو سکتا کروں گوشت نہ جگر ہوں میں بھی تو اسی شیرانی کا پیسر ہوں</p>
<p>۴۴۸ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۴۹ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۵۰ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>
<p>۴۵۱ فاقد نہیں تھی تھافس تیز قدم میں بجلی سا لگاؤ نہ دیر میں ستم میں</p>	<p>۴۵۲ زخمی ہوں پیہقت مجھ منظر نہیں ہے حیدر رکھو گھرانے کا یہ دستور نہیں ہے</p>	<p>۴۵۳ ہر آنہ سکا سب بڑا رسول مدنی سے نیز کو اور اے لیکے نیز کی اتنی سے</p>
<p>۴۵۳ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۵۴ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>	<p>۴۵۵ میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں میں ہر دو کو ایک ہی وقت میں</p>
<p>۴۵۶ سزا تہم آہن میں مسلح وہ جوان تھا اکہیل سا اس پر کاہ پھیان تھا</p>	<p>۴۵۷ تھا علم اوحین محرم اسرار خدا تھا جو چاہے سو کرے یہ راضی برضا تھا</p>	<p>۴۵۸ بجلی سی چلی شاہ کی تیغ و زبان بھی دو ٹکڑی ہوا تیر بھی چلہ بھی کمان بھی</p>

کے ہوتے

<p>۴۳ از منور کائنات و انوار و نور حکایت نامور سے کہ جو نور رکھ کر چکر چسب دار کی غمت و کھلائی اوسو خاطر کسے دور و دھن</p>	<p>۴۴ یہاں ایک کونو ایک کونو منورن و نور سے نظر آتا ہے جب پہنچے از ارباب کس کو یک جہان شکرین ہوا شکر توئی فوج و جہان</p>	<p>۴۵ اور شکرین کونو کونو دولت خود و سر عالم کسے دور و دھن اللہ زوی ملک سے خجور کی شجاعت یہ جوی کائنات کی کائنات کی جہان</p>
<p>و عجب ہی لگاؤ کا شمشیر دوم پر اک وارین سر چا پر اچالیں قدم پر</p>	<p>۴۶ اس سیمو نین تھر آئے جنگ شہنشاہ تکبیر کی آتی تھی صد الشکر کین سے</p>	<p>۴۷ گرج سے منظور تو تیر سے لڑ تو اب چار صفین باندھ کر شمشیر سے لڑ تو</p>
<p>۴۸ بلند ہو کر زار اچا اور کس بالا قدر زور اور چالاک و فوری تر تجربین و دانش و فہم و شجاعت چھینے سوراخ کس کو نہیں چھینے</p>	<p>۴۹ کشت و شکار کس کس کا کشتے کسے کسے کسے کسے بڑے جہاز و جہنم کس کس کا اب ایک کس کو نہیں چھینے چھینے</p>	<p>۵۰ و چار صفین گرج و کس کا کس کس کا کس کس کا کس کس کا کس کس کا اور کس کس کا کس کس کا</p>
<p>اس پھر قی سے گرتی پہ کیا وارین پر وہ ہو کس کے گزر گار و سے زمین پر</p>	<p>۵۱ سید انہیں بڑھا پاؤں کس سر تن و جہاں یہ ضربت شمشیر نہیں قمر خدا سے</p>	<p>۵۲ غش طاری ہو جب صفین اس و زمین پر تبہ و کز تو وارین گرا دیوین زمین پر</p>
<p>۵۳ ایک ایک کی طرح لگاؤ تجربین و دانش و فہم و شجاعت چھینے سوراخ کس کو نہیں چھینے</p>	<p>۵۴ ایک ایک کی طرح لگاؤ تجربین و دانش و فہم و شجاعت چھینے سوراخ کس کو نہیں چھینے</p>	<p>۵۵ ایک ایک کی طرح لگاؤ تجربین و دانش و فہم و شجاعت چھینے سوراخ کس کو نہیں چھینے</p>
<p>۵۶ و ہشت سو قدم اگر شہنشاہ کس کا تھا فوج میں غل ضربت شمشیر علی کا</p>	<p>۵۷ ایک ایک کی طرح لگاؤ تجربین و دانش و فہم و شجاعت چھینے سوراخ کس کو نہیں چھینے</p>	<p>۵۸ تین تین لیر اک غول پس پشت کھڑا تھا اور چھین تینا پس شمشیر خدا تھا</p>

<p>۱۴۴ اوزیر عزت کا ترشہ ترشہ اور کدو کدو تھی سنگت نان فحش کدو کدو شاہ شہیدار اور کدو کدو</p>	<p>۱۴۵ کیا ہو گیا چار صغیرین درہم درہم اور کدو کدو اور کدو کدو اور کدو کدو اور کدو کدو</p>	<p>۱۴۶ لاکھ نوین کدو کدو دہن تیغ کدو جگہ شہد والاکہ مگر چار طرف تھے</p>
<p>۱۴۷ سلطان کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>	<p>۱۴۸ اس غم میں اڑو لاکھ نوے کدو کدو اور قاطعہ کدو لال یہ تیرا ہی جگر ہے</p>	<p>۱۴۹ کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>
<p>۱۵۰ اہن میں نہان سا سناورس تیغ کدو یہ فرق تلک پہنچی کدو فرق وہ دوتا</p>	<p>۱۵۱ اور کدو کدو کدو کدو کدو کدو میں کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>	<p>۱۵۲ غل تھا کہ نہیں کدو کدو کدو کدو اس کدو کدو کدو کدو کدو کدو</p>

<p>۱۳۸ چند روز نہیں کر آرا جاز قیامت میدان شمع ہو گیا حور و قیامت یونان آج ہر جنگ نہ فرما قیامت اللہ اس طرح کی کھلا اور قیامت</p>	<p>۱۳۷ خدا کرے کہ اس کو صد لخت غور الیہ سر پہلے دین بیان میں کھنڈے لگا اسے شہادت خدا لگتے عالم ہر جا تو اس کا سری پہنچیں</p>	<p>۱۳۶ خدا کرے کہ اس کو صد لخت غور الیہ سر پہلے دین بیان میں کھنڈے لگا اسے شہادت خدا لگتے عالم ہر جا تو اس کا سری پہنچیں</p>
<p>غصے میں لو اس پر رسول دوسرا کا اب خاتمہ ہے امت محبوب خدا کا</p>	<p>ناچار ہوا تھا کہ بہت بے ادبی کی اڑتا میں نہ امت پر رسول عربی کی</p>	<p>بیتاب ہوں امت کی شفاعت کی خوشی بچیں سر مجھے اپنی شہادت کی خوشی</p>
<p>۱۳۵ اعلیٰ علیٰ قاف زنجی شاہ کی تلواریں جواز ہے الفت کی نہ اچھے سر کیا اوسب پیر خلیفہ تہمت سرکار وہ دیکھ کر کہیں میں کیا تھا جو چھپو</p>	<p>۱۳۴ اب تک کی زندگی نہیں رہا بند کو وہ منظور جو جرحہ منظور تیرا نہ تیرا چینی کہیں تیرا نہ تیرا دم اردن تو کہیں اس کا نہیں</p>	<p>۱۳۳ کشت کی خون سے سر زنجی چھپو تیرا نہ تیرا چینی کہیں تیرا نہ تیرا لاشعہ جو کہیں تیرا نہ تیرا ہاں میں سر زنجی چھپو</p>
<p>غصہ تو اگر آج یہی لشکر کہیں پر جیتا نہیں کہ کالو فی روی زمین پر</p>	<p>تلوار میں ہی اب کھا دھکا کرو نہ جھکا کر دیکھو گناہ قبضے کی طرف آنکھ دھکا کر</p>	<p>بلو دین سر زنجی و کشتوں کھلا ہو یہ سب ہو مگر امت عاصی کا بھلا ہو</p>
<p>۱۳۲ خندہ عیسیٰ کی جو تخت و تخت بہشتی مقابل کیسی دین میں طاقت پہنچے نہ ہوگی اگر تیری شہادت یہی کہیں ہے صاف حق کی شہادت</p>	<p>۱۳۱ ایسا کہ جتنا ہوں تری اور میں پس لکھ میں نہ تو میری لکھ جا میں ہی کہیں جو جان کی نہ جان میں ہی کہیں جو جان کی نہ جان</p>	<p>۱۳۰ یک لکھ عین کو صدی کا اب بہشتی مقابل کیسی دین میں طاقت خون شہادت کا خاکہ کہیں نہ جان تیرا نہ تیرا چینی کہیں تیرا نہ تیرا</p>
<p>اگر جان ہی پیاری تو عین تو کو بچا دو بخشنا ہی ہے است تو گنا جلد گنا دو</p>	<p>کچھ سچ نہیں رہی اگر تو نہ ہو گنا بوسہ لب ہر زخم سے سو مار نہ گنا</p>	<p>صبر پس شاہ ولایت کو بھی در کھو جرات کو تو دیکھا مری عزت کو بھی دیکھو</p>

<p>مثنوی خداوند تو سب کو پیدا کرے نہایت تیرا عالم کی جان کرے تو ہر شے کو کھول کر تیار کرے کس نے فرما کر کہ تو خدا جان کرے</p>	<p>مثنوی ہیکو چوہا اگر کسی کو کھینچا سنبھلا دیا کہ وہ نہ کھینچا ظلم و کالم کی جو شاخاں توں والا گھوڑی سے لگا کر اٹھا کر لے گا</p>	<p>مثنوی چاندنی کی چوٹی پر تیرا سبب ظالم نے نہ دیکھا کہ تیرا سبب چاندنی پر تیرا سبب جو کچھ کس نے فرما کر کہ تو خدا جان کرے</p>
<p>گوار مری ڈوب چکی خون غدوین ارمان تیرے کا ہے اب اپنہ لہوین</p>	<p>سب چھاتی جو مچھتی اوس تشنگی نہ توں سو اوڑھیں دور تلک جھینڈیں لہو کی</p>	<p>بس اگر امینس اب کسویا رای بیان ہو یہ مرثیہ مقبول امام و وجہان ہے</p>
<p>مثنوی جس کو توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>	<p>مثنوی خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>	<p>مثنوی خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>
<p>زخم تیرو تیرے گلے سیدہ ڈوسرے سب لوٹ پڑے زخمی زخمی زخمی زخمی</p>	<p>تیرے کی طرف خاک پہ حضرت توں سے پہنچے ہوئے زخمی زخمی زخمی زخمی</p>	<p>تیرے کی طرف خاک پہ حضرت توں سے پہنچے ہوئے زخمی زخمی زخمی زخمی</p>
<p>مثنوی خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>	<p>مثنوی خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>	<p>مثنوی خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>
<p>سرتاب قدم جوڑے تیغ و سنانس جو شکر کھانا کوئی حرف نہ بانس</p>	<p>حاجی ہے مسافر ہے گرفتار بلا ہے یہ ظلم محمد کے نواسے پر روا ہے</p>	<p>خداوند توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے تو نے نہ دیکھا کہ توں سے کچھ نہ لگا چکا ہے</p>

<p>بیدار ہو و دلدار دل جان علی کر خاشق منور و نور کشف علی کر لب لعل غنچ گلستان علی کر</p>	<p>بہارِ بیکو سپر داغ جوانی و دلور کیا دودن نہلا ہون سو پانی و دلور کیا</p>	<p>عجب با چو خورشید ز آوارستانی لب لالش فیروز کونکھن نے پانی اور عجب کرم بن خیر سے باہر علی کر غصہ زہیندہ دیکھنی غنچ منور کیا</p>
<p>خاک اوڑنے لگی بختن پاک کو گھر مین لوٹا گیا زہرا کا چمن تین پر مین</p>	<p>چند روز پیر آنکھوں سے روپوش رہا تھا یقیناً کس داغ مین کب ہوش ہا تھا</p>	<p>بڑیرہ ہروز مینب سی بہن شرم کی جاہر فرزند کے مر جائے سے یہ داغ بیوا ہے</p>
<p>باقی تھا جسود زبا و شہر دین کا بیٹا بیٹا بیٹا نہ بار شہر دین کا خانی ہوا ناظر چاکر شہر دین کا شہر شہر کو بان کا شہر لایا شہر دین کا</p>	<p>دین سر قلم کلام و در کی تصویف اللہ کو چاہئے زمین جاوین شہر دین یہ خوشتر ہے خوشتر ہے جو لائی کی کیا یقیناً کس داغ مین کب ہوش ہا تھا</p>	<p>عجاق دیوانہ لاکھ و کھو کھو کھو کھو اوس لال کر سینے پر لگا ظلم کا جلا کیا سنچھو وہ جسکا مو کھو کھو کھو پا کر کی خوشی نے اوسے کھو کھو کھو</p>
<p>عباس نہیں مین علم و فوج نہیں ہر اب فاطمہ کے لال کا وہ اوج نہیں ہر</p>	<p>ختم ہو گیا کھو کھو کھو کھو کھو کھو تھی ریش مین اتنی تو سیدی می نہ سحر کو</p>	<p>ور نہ کبھی باہر قدم انکا نہیں نکلا دیکھو کسی بی بی کا جنازہ نہیں نکلا</p>
<p>اب تھک سہن بے جان کی غنچ منور کیا کب کھینچ مین فیروز مین کھینچ مین کھینچ مین کھینچ مین کھینچ مین کھینچ مین</p>	<p>بازو شکستہ سر کر ضعف سر خرم مدد مہر سر خرم کھینچ مین کھینچ مین پیر مین جان کھینچ مین کھینچ مین کھینچ مین</p>	<p>بہن عجب شہر جا کھینچ مین کھینچ مین مین صوبہ مین لوب مین کھینچ مین کھینچ مین گودی مین کھینچ مین کھینچ مین کھینچ مین بول تو بول کر کھینچ مین کھینچ مین</p>
<p>اس غم مین کمان جنگ کا یاد اشہر مین اکبر کے جواں مرنے نے ارادہ مین کو</p>	<p>مٹھی سا مین لاش اکبر مین مین مین حضور مین مین مین مین مین مین</p>	<p>لیکن غم فرزند کچھ آسان نہیں ہے خاموش تو مین تمہیں گرا نہیں ہے</p>

<p>۴۸ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۴۹ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۵۰ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>
<p>بجھتے ہوں دیکھو گا چراغ اور کسی کا کیا ہر ابھی تقدیر میں داغ اور کسی کا</p>	<p>زحمت یہ اوٹے تار کا تشدہن ہم اب تاب تو ان فرہی کنار کیا تنہا</p>	<p>عظا آگیا اگر اس شہنشاہ عوب کو خیمہ کی لڑائی نظر آجائے گی سب کو</p>
<p>۵۱ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۵۲ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۵۳ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>
<p>فرزند برابر کا نہ دشمن سو جدا ہو اب نہ نیست کسی میں ہر کہ سترن سو جدا</p>	<p>ترجیب کی روا چھین لو شیعہ کے آگے کاٹو شیعہ کو ہر شیعہ کے آگے</p>	<p>ہر سب سے فزون حضرت شیعہ کی طاقت اس شیعہ میں ہر فاطمہ کے شیعہ کی طاقت</p>
<p>۵۴ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۵۵ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>	<p>۵۶ خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال خداوند چنانچه چاہد جان و مال و جان و مال</p>
<p>روح تو جو ناموس پیغمبر میں گم رہا اگر کہ گئی جاخیزہ اطرین کے رہا</p>	<p>تا بہت کہ کی قید سے آزاد ہوئے نٹ جائیہ گویوں کہ پھر آباد ہوئے</p>	<p>گیتی جو اولٹ جائے تو کچھ دیر نہیں رہے اور زور راست کا تو مذکور نہیں ہے</p>

<p>۱۴۱ جیلانجی اجھا احمد خاں کا پلدار ناموس کا نشانہ اس سے ہو گا گوارا نمدار کا کیا کر چکا دروغ انشارا ہر مہینہ شرف سے ہو رہا شکر اسارا</p>	<p>۱۴۲ جس وقت شہنشاہ جلیہ سے تفرقت پڑ پڑا ہوا جو کر نہیں جازگرا جو میں سے ہو گیا جسے جھانک کر کون سے شہر کی کوئی جگہ کون</p>	<p>۱۴۳ پڑ پڑا ہوا جو کر نہیں جازگرا جس وقت شہنشاہ جلیہ سے تفرقت پڑ پڑا ہوا جو کر نہیں جازگرا جس وقت شہنشاہ جلیہ سے تفرقت</p>
<p>جلدی نہ کرو مہینے کی کچھ نہ پڑ جائے ایسا نہ ہو عجلت میں بنا کام بگڑ جائے</p>	<p>اشک بھینسا ہی توں نہ ایکا ایک شوق کا دیکھنے لگا کہ آج حسین ابن علی کا</p>	<p>نانا علی گو نہ رسول عربی کو دنیا کے لیے دیکھ کیا آل غبی کو</p>
<p>۱۴۴ کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے</p>	<p>۱۴۵ دلا کھڑا تھا قتل سے غلام کر کے خون نہ پڑا نہ فرشتے شان کر کے پیر و دیوان و جہانگیر کے دوست کو دولت زاری زانو کھڑے</p>	<p>۱۴۶ کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے کچھ نہ پڑ جائے</p>
<p>نیار ہے سچا و کا کیا زور چلیگا ناموس بھی لٹ جائیگا خیمہ بھی چلیگا</p>	<p>قرآن سو وقت نہ پڑا تو کو خبر سے الفٹ بھی تو دنیا سے جنت بھی تو زور سے</p>	<p>یہ فکر تھی اک بیگم پر یار کے خاطر حرف تھے یہ سب ایک تن زار کے خاطر</p>
<p>۱۴۷ نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا</p>	<p>۱۴۸ خاک و کھجور کا کھجور کا کھجور خاک و کھجور کا کھجور کا کھجور خاک و کھجور کا کھجور کا کھجور خاک و کھجور کا کھجور کا کھجور</p>	<p>۱۴۹ نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا نہ پڑا</p>
<p>دم بھر ملین و رفیع و ظہر کھول کر سونا اب رات کو راحت ہو کر کھول کر سونا</p>	<p>برام ہوں جو روز ہم نمود ستار کو اندر دینار جو دیکھیں تو گرین مار کو اندر</p>	<p>جو خضر بن سید والا پیر لگی چوٹ ارسکی دل احمد و ہزار لگی</p>

<p>۱۴۴ آواز تیش شہر دینا ہی سپہ شام خیزین کباب و خوشی شہر خوشان جاہ سید نیکو و دل کا سخن دین گم کیہ کر اتھی بانو کو در آن کیسین چاہم</p>	<p>۱۴۴ جیل خالف کی صلاتی تھی نہ دل سپیکر سیمین دین جاوے تھی نہ پڑ پڑ جاوے تھی سلطان سن ہے کوی تھی بہن بھائی اور بھائی نہ</p>	<p>۱۴۴ حضرت کو سوار تو تان پانی چھوڑا پھر کن کو تندی جی جو نہ تھی نہ اک کے جوان مرو کا نام نہیں چھوڑا مراونگی بھائی مطلب جیسے گھوڑا</p>
<p>مقصوم کی خاک پہ بیوش پڑ گئے شاہ شہد ارانڈہ کو حلقے دین کھڑ گئے</p>	<p>چلائی تھی ہے مرو باجی و برادر بن بھائی کی ہوئی تو بہن باہر برادر</p>	<p>آفت ہے یہ سایہ جو مرو سر تو ٹھیک داغ آپکے مرنے کا نہ خواہر سے اٹھیک</p>
<p>۱۴۴ جھاڑی کوئی دامن فروغ نہ دینا جھاڑی کوئی دامن فروغ نہ دینا جھاڑی کوئی دامن فروغ نہ دینا جھاڑی کوئی دامن فروغ نہ دینا</p>	<p>۱۴۴ جھپٹ جھپٹ دین تھم چھوڑ کر چکا سیا کی کھافت کو اسیر کی کی چکا نکلے ارمن سے تو پڑ چھوڑ کر چکا بن سب جو مروی تو پڑ چھوڑ کر چکا</p>	<p>۱۴۴ عادل بوعداوت کو مروی تو پڑ چھوڑ کر کیا کہنے دل مار کو تو پڑ چھوڑ کر نیپا بن کوئی اور تو پڑ چھوڑ کر قربان گئی صبر بھر تو پڑ چھوڑ کر</p>
<p>میتاب تھے شہر بے بیوی کی انور گری پر پر دئے گئے پڑتے تھے شمع سحری پر</p>	<p>کیا کم تھا مروی واسطے مان باپک مرنا اللہ نہ دیکھائے مجھے آپکا مرنا</p>	<p>مسند کو محمد کی اولتے ہوئی دیکھوں ہے یہ یہ گلاتیخ سے کھٹے ہوئے دیکھوں</p>
<p>۱۴۴ جھپٹ جھپٹ دین تھم چھوڑ کر چکا سیا کی کھافت کو اسیر کی کی چکا نکلے ارمن سے تو پڑ چھوڑ کر چکا بن سب جو مروی تو پڑ چھوڑ کر چکا</p>	<p>۱۴۴ جھپٹ جھپٹ دین تھم چھوڑ کر چکا سیا کی کھافت کو اسیر کی کی چکا نکلے ارمن سے تو پڑ چھوڑ کر چکا بن سب جو مروی تو پڑ چھوڑ کر چکا</p>	<p>۱۴۴ جھپٹ جھپٹ دین تھم چھوڑ کر چکا سیا کی کھافت کو اسیر کی کی چکا نکلے ارمن سے تو پڑ چھوڑ کر چکا بن سب جو مروی تو پڑ چھوڑ کر چکا</p>
<p>ہر کون غریبوں کا اسل و جڑ مروی بن بانہ حسین گل آل محمد کے رسن ملین</p>	<p>حضرت دین تو زندہ مروان باہرین بھائی زیرینے توجہ کو چہرین سوا آب پڑین بھائی</p>	<p>پروسمین رشی سے بند حسین ہاتھ ہر مناجی کو رہنے دین مگر ساتھ بہن کے</p>

<p>۴۳۳ بے جا ہونے کی وجہ سے بے جا ہونے کی وجہ سے بے جا ہونے کی وجہ سے بے جا ہونے کی وجہ سے</p>	<p>۴۳۴ عالم میں غنیمت کی چیز جو خوشی اور مسرت کا عالم میں غنیمت کی چیز جو خوشی اور مسرت کا</p>	<p>۴۳۵ کیا کیا کر کے اس عورت کو کیا کیا کر کے اس عورت کو کیا کیا کر کے اس عورت کو کیا کیا کر کے اس عورت کو</p>
<p>یہی ہو پھر بھر علی اکبر کے امین کیا جان گنواؤ گی بہن بھائی کو غمین</p>	<p>جو زندہ ہے وہ موت کی حکایت کیا جب احمد مرسل نہ رہے کون ہیگا</p>	<p>تکلیف زیادہ ہے تو سبھی سوا امین تہیز ترین تباہی میں جو خاصان خدا امین</p>
<p>۴۳۶ گھر گھر کی گونج رہی ہے گھر گھر کی گونج رہی ہے گھر گھر کی گونج رہی ہے گھر گھر کی گونج رہی ہے</p>	<p>۴۳۷ کیا ہو کر اس کی تہ تیغ کیا ہو کر اس کی تہ تیغ کیا ہو کر اس کی تہ تیغ کیا ہو کر اس کی تہ تیغ</p>	<p>۴۳۸ چٹائی کی آغوش بات آ رہی ہے چٹائی کی آغوش بات آ رہی ہے چٹائی کی آغوش بات آ رہی ہے چٹائی کی آغوش بات آ رہی ہے</p>
<p>ایسا تو کسی کو غم تنہائی نہ ہوگا اللہ تو سر پر ہے اگر بھائی نہ ہوگا</p>	<p>دشمن بہن کبھی دست کبھی دست نہ دین ہم لوگ زمانہ میں جاب لب جو بہن</p>	<p>بڑا ذوق چلا آوے یہ قدر تھا کس میں راج وہی گھر ہے کہ خاک اور تہی ہے حسین</p>
<p>۴۳۹ وہ جو کہ لائق ہے سزاوار شاہ وہ جو کہ لائق ہے سزاوار شاہ وہ جو کہ لائق ہے سزاوار شاہ وہ جو کہ لائق ہے سزاوار شاہ</p>	<p>۴۴۰ یہ درویش خاندان اس قدر آرام یہ درویش خاندان اس قدر آرام یہ درویش خاندان اس قدر آرام یہ درویش خاندان اس قدر آرام</p>	<p>۴۴۱ کیا گوشت اور خون جو چھوڑ دین چھالے کیا گوشت اور خون جو چھوڑ دین چھالے کیا گوشت اور خون جو چھوڑ دین چھالے کیا گوشت اور خون جو چھوڑ دین چھالے</p>
<p>ہے کوئی بزرگوں میں کرو دھیان لسی کو دنیا میں نیچہ ٹہکی بھر موت کسے کہ</p>	<p>ایسا نہیں کوئی جسے دل ریش نہ دیکھا دنیا کسے کہ نہ ریش نہ دیکھا</p>	<p>گروش نہ رہی ہے نہ سدا اور رہا ہے دنیا کا ہمیشہ سے یہ رہا ہے</p>

<p>۴۴۴ اگر خاک و خشت کل سپید تیرا سب یلا یک سون کر شوقی ہوئی باب د وقت و آرام و دور و احباب ساحل و ہوا کر و کچیا کجا جی باب</p>	<p>۴۴۵ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۴۶ پیارا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا پیارا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا پیارا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا پیارا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>
<p>۴۴۷ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۴۸ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۴۹ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>
<p>۴۵۰ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۵۱ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۵۲ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>
<p>۴۵۳ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۵۴ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>	<p>۴۵۵ کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا کیا کچیا کچیا کچیا کچیا کچیا</p>

<p>۷۷۷ گنج گنج چرخ عالم کا مال چرخ چرخ سیدانیاں کی گنجواں جلالتی تھی با نور ز تابہ اقبال غل شاہ کا تھا کاجین تو ہوا بادل</p>	<p>۷۷۸ پوچھا جو درخشاں زمین کس قدم پر غم کو چھکا سر زمین تو سن افلاک گھوڑی پر چرخا چھٹل سید لاک جیہاں زمین ساتھ ہو کر شاہ کمر</p>	<p>۷۷۹ کسب چہاں سے کہ اک تلخ سر سبز چہر کی غنیا سی جو زمین آئینہ نور اگر سنگ تیاں ہر کر شہر سندھ پر سبز دھلتا ندین دن ہو پتی جانی اور</p>
<p>ماہین جو بلکی تھین تو غم کھاتے تھے لیڈ ہو حضرت سر چاہا جاتے تھے</p>	<p>کس مہر سے کہوں حسن نشست شہر کو معلوم ہوا جزو یا خاتم پر نگین کو</p>	<p>جیران مہن خبر نور خدا کی نہیں جنگ ہر شور کر کو کھیت کیا چاند سے دن کو</p>
<p>۷۸۰ ارمونک وہ فدا ویتو تھی وہ داری غل شاہ اگر غی خاک پر زینت کی باری حضرت لکھتے تھے اراک ریل کی جس کا غل شاہ از زمین تھی</p>	<p>۷۸۱ تھان زمین من جل تو تار شاہ دال وہ تخت مہر اٹھا تو سلیمان شاہ دال وہ دوش صبا ہو کر گلستان شاہ دال وہ منج شرف تیر تابان شاہ دال</p>	<p>۷۸۲ وہ زینت تھک وہ نہج سید دال جو چاند نور کو شام کو روز و سحر دال وہ گیسو تھک تھی کاشی ایک پیر دال تھاک چہاں درشن شب مہر دال</p>
<p>شعیر برآمد ہو دیون خیمو کو در سو جس طرح نکلتا ہر جنازہ کسی گھر سو</p>	<p>بوگل کی نسیم سحری لیکے چلی ہے غل شاہ سلیمان کو پری لیکر چلی ہے</p>	<p>رخسارہ نیچے زلف بھی لہرائی ہوئی تھی خوشیہ پر ہزار اک گشتا چھائی ہوئی تھی</p>
<p>۷۸۳ کبھی شہر زمین جو خوب فریاد کوئی نہ سہی عجز پہنچا بیدار زمین بیکار کہ تھوڑی ہو خواہر تیرا کی صدا لائی کہ جو بیدار</p>	<p>۷۸۴ زمین کی تھی تھوڑی تو اوجھڑا ہر آنکھ کو تھی تھوڑی تھجارت چہاں غل شاہ کو تھی تھوڑی تھجارت چہاں اوجھڑا تھی تھوڑی تھجارت چہاں</p>	<p>۷۸۵ اوس سرور تھی تھوڑی تھجارت چہاں کھار گلابی تھا عاصی سہجہاں زمین کو تھی تھوڑی تھجارت چہاں زمین کو تھی تھوڑی تھجارت چہاں</p>
<p>کیا رعبہ عالی تھا کہ بٹہ دین کا اک فاطمہ کا ہاتھ تھا اک روح امین کا</p>	<p>ہو رشک نہ کیوں نہ فلک ماہ جبین کو نقش شمع تو سن سر لگے چاند زمین کو</p>	<p>جیسا تیر نور تھا ویسی ہی عبا تھی پیرا ہن لیسٹ پہ محمد کی قسب تھی</p>

<p>۴۴۲ مشتاق تیرے نور کو نہ کر سکا زیب جسمیک جاگو گشت تیرا بنادیکر کہ نہ ہو غصہ نہ دل کی پیرا نہ رہا جس گنگناں دلکشا پیرا</p>	<p>۴۴۳ بند و بند غنیمت غنیمت غنیمت تا جگہ نہ ملے کھجما تو اگر پتہ نہ ملے میں سناں غنیمتیں لے کر فرزند تیرے غصہ لگا آتا غنیمت کیا غصہ لگا پیرا</p>	<p>۴۴۴ میرن جی دھپلا جو چوڑی پانی بڑھ کر کھجما تو سناں سناں پانی شیشہ چوڑی ہے سید اللہ کا جانی وہ جو پیرا زار خستہ میں حکم کرانی</p>
<p>کلیان وہ جنہیں غنچہ دل دیکھ کر کھل جائے وہ خلد میں ہے سائیہ دامن جس پر لجاؤ</p>	<p>ہر دست قوی تیغ شہنشاہ حرب پر مولا کے مگر رحم کی سبقت ہو غضب پر</p>	<p>جنگل کو برن خوف سے موندھوڑ موندھوڑ وریا کی ترائی کو اسد چھوڑی ہو ہون</p>
<p>۴۴۵ جس کا گم نہ تھا شفاعت سے پہلے جس کا گریہ نہ تھا چوڑی طاقت سے پہلے وہ جس کا گریہ نہ تھا تیرے جوت سے پہلے وہ جس کا گریہ نہ تھا تیرے جوت سے پہلے</p>	<p>۴۴۶ میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں جس کا گم نہ تھا غنیمت میں کینا میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں</p>	<p>۴۴۷ میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں</p>
<p>ہے بہر نگین اسم نگین اسم کی خاطر بس قطع وہ جامہ تھا اوی جسم کی خاطر</p>	<p>کچھ غنیمت جو آیا ہے شہر عرش نشین کو مرد و پیر تزلزل میں یہ لرزہ ہر زمین کو</p>	<p>نگنی ہے زمین او سکودہ مکتا ہے زمین کو وہ قرآن ہے گرد و نگو وہ سکتے ہے زمین کو</p>
<p>۴۴۸ دستا کر گیا باغ میں پختہ شہنشاہ جس کا گریہ نہ تھا غنیمت سے پہلے چاپا زمین کی نور خدا کو غنیمت سے پہلے چاپا زمین کی نور خدا کو غنیمت سے پہلے</p>	<p>۴۴۹ جس کا گریہ نہ تھا غنیمت سے پہلے جس کا گریہ نہ تھا غنیمت سے پہلے جس کا گریہ نہ تھا غنیمت سے پہلے جس کا گریہ نہ تھا غنیمت سے پہلے</p>	<p>۴۵۰ میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں میں نے غنیمتیں تو تو نے غنیمتیں</p>
<p>کچھ دھمال کی حاجت بھی مہجک نہیں تیرا خود پشت پناہ و حجاب وہ شہر میں تیرا</p>	<p>ہے خوف کہ کرسی نہ کر مر فتنہ کا ویر پیر صحر میں ملک ناو علی عرش کا ویر</p>	<p>بیت الشرف سید لولاک میں میں ہوں باقی فقط اب پنجتن پاک میں میں ہوں</p>

<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>
<p>پرنور کیا نور سے ایمان کی زمین کو تغ اور کی جلاو گی کی آئینہ زمین کو</p>	<p>مرد و جدا ہو کے کہ قبول جلالین دیکھو تھیں کا تھیں جدا بھول جلالین</p>	<p>تاب او کی لڑائی کی جی جان نہ لاسے بکھیتی نہ کبھی جان جوارحی نہ لاسے</p>
<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>
<p>میدار و کی بستی ہوئی میرانہ جہان تھا وان خاندان حق نگیا تھا جہان تھا</p>	<p>اک شور تھا کبیر کے نور و کاحرم میں کیا سخت ہم تھی جسے سر کر دیا دہن میں</p>	<p>جن کیا دین ملائک کا بھل حسان کو لگا میں وہ ہوں کہ خود آئینے اور اون نہ لگا</p>
<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>	<p>عجیب جوارحی دین خلق خیر داوودی شیر خدا قاتل غم سلاطین قضا میر قدر حیدر غم</p>
<p>آتش کا بھی وہ گرمی باز زمین ہو ابہ و رہے تہیہ کا ز تار زمین ہے</p>	<p>متر و تہیہ جن زور و شہوت کے تہیہ مرحب کی زہرہ کیا جہر و تہیہ کے تہیہ</p>	<p>گو ضعف ہے اور شدت نشہ و تہیہ ہا تہیہ نہیں مگر قوت خیر شکنی ہے</p>

<p>۴۴ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>	<p>۴۵ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>	<p>۴۶ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>
<p>بچپن میں کسی کو یہ یاد آج کمان تھا میں ہوں کہ میں دوش نبی جس کا مکان تھا</p>	<p>بہتر ہے تم سے جو یہ خشک گلا ہو راضی ہو نہیں جس بات میں تم سب کا بھلا ہو</p>	<p>امت کا محمد کی ہوا خواہ تو ہو نہیں یہ بھی نہیں اگ بندہ اللہ تو ہو نہیں</p>
<p>۴۷ اللہ تعالیٰ تو نہیں کوئی شادی جس قوم پر چاہتا ہے آج آج تباہی آج جنت اللہ میں ہم سب کی تو نہیں وہ سب کا سکون پای</p>	<p>۴۸ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>	<p>۴۹ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>
<p>اللہ ہے ساتھ اس کے جو ساتھ ہمارا کوئی نہیں ہر دست خدا ہا ہمارا</p>	<p>پیارا ہوں جگر گوشہ محروم و جہاں کا دل بند ہو نہیں سید قوسین کاں کا</p>	<p>مشتاق دین کی حکومت کا نہیں میں رخصت کرو اب بھی تو نکلیاؤں کہیں میں</p>
<p>۵۰ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>	<p>۵۱ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>	<p>۵۲ میں نے اپنے دل میں جو کچھ چاہا میں نے اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی کہا تھا کہ میں اس کو سب سے پہلے ہی</p>
<p>نہ گھر کی باتیں نہ دنیا جانتا ہو نہیں تم سب کو عزیز و غریب سوا جانتا ہو نہیں</p>	<p>لہ کر و پاس رسول عربی کا زہرا امی مادر ہے نواسا ہوں نبی کا</p>	<p>مختی بھی اوٹھا لو گا مصیبت بھی ہو گا رازق ہے خدا جا کے پڑا ہو نہیں ہو گا</p>

<p>۱۰۱ سب سے پہلے تو یہ دیکھ لو کہ کیا چاہیے اسباب ہی رہے تو کوئی عیب نہ ہوگا اگر کسی کو یہ سب دیکھ لے</p>	<p>۱۰۲ حاکم سے کہہ دو کہ جو بجا لیا گیا وہ یاد رہے وہ کام کرو جس میں اس کا منہ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو کہ اس کا منہ نہ ہو</p>	<p>۱۰۳ حاکم سے کہہ دو کہ جو بجا لیا گیا وہ یاد رہے وہ کام کرو جس میں اس کا منہ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو کہ اس کا منہ نہ ہو</p>
<p>۱۰۴ ممکن نہیں جیسے کام از سرخ و المین سن لیجئے کہ مر جاؤ گا فرزند کی غم میں</p>	<p>۱۰۵ وعدہ ہے جو کچھ وہ بھی نہ پائے گی یارو دیکھو ماسر کاٹ کے پچتاؤ مے یارو</p>	<p>۱۰۶ وعدہ ہے جو کچھ وہ بھی نہ پائے گی یارو دیکھو ماسر کاٹ کے پچتاؤ مے یارو</p>
<p>۱۰۷ زبان نشان کہ فضلالت کا نثار نہ سستوں کے غیب دین کا نثار و کھار خالق کی بنائی ہوئی صورت نہ بگاڑو عادل کی لیسائی ہوئی سب سے نوازاؤ</p>	<p>۱۰۸ اگر دشمن تم کو گندہ گندہ کر دے یا موس خدائی کی شانیں نہ بگاڑو ان میں سے زیادہ مہربانی ہو تو بھلاؤ مگر اس سے زیادہ مہربانی ہو تو بھلاؤ</p>	<p>۱۰۹ اگر دشمن تم کو گندہ گندہ کر دے یا موس خدائی کی شانیں نہ بگاڑو ان میں سے زیادہ مہربانی ہو تو بھلاؤ مگر اس سے زیادہ مہربانی ہو تو بھلاؤ</p>
<p>۱۱۰ گویا آج زبردست ہو یا صاحب زہر مرنا بھی تو اک دن ہے مقرر کہ بشیر ہو</p>	<p>۱۱۱ لازم ہے کہ مساوات کی ادا کرو تم اور ظالمو اس گھر کو نہ برباد کرو تم</p>	<p>۱۱۲ لازم ہے کہ مساوات کی ادا کرو تم اور ظالمو اس گھر کو نہ برباد کرو تم</p>
<p>۱۱۳ چاہیے کہ سب سے پہلے اس کا منہ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو کہ اس کا منہ نہ ہو</p>	<p>۱۱۴ چاہیے کہ سب سے پہلے اس کا منہ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو کہ اس کا منہ نہ ہو</p>	<p>۱۱۵ چاہیے کہ سب سے پہلے اس کا منہ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو کہ اس کا منہ نہ ہو</p>
<p>۱۱۶ حاکم سے کہہ دو کہ جو بجا لیا گیا وہ یاد رہے وہ کام کرو جس میں اس کا منہ نہ ہو</p>	<p>۱۱۷ حاکم سے کہہ دو کہ جو بجا لیا گیا وہ یاد رہے وہ کام کرو جس میں اس کا منہ نہ ہو</p>	<p>۱۱۸ حاکم سے کہہ دو کہ جو بجا لیا گیا وہ یاد رہے وہ کام کرو جس میں اس کا منہ نہ ہو</p>

<p>۱۵۳ میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر مستاز تو غمزدار</p>	<p>۱۵۴ شکر</p>	<p>۱۵۵ میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر مستاز تو غمزدار</p>
<p>۱۵۶ اعدای صفین خون سر و منہ موڑ کر روحین نفس جسم جڑی جھوڑ کر جھوڑ کر جھوڑ کر جھوڑ کر</p>	<p>۱۵۷ پال</p>	<p>۱۵۸ وہ تیرا خوش تر جو لڑنے پہ تیار لو کہ اسکی نہ پہونچتی کسب بند کھڑی</p>
<p>۱۵۹ اک غریب بین درویش کیا ہے میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر</p>	<p>۱۶۰ شکر</p>	<p>۱۶۱ میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر مستاز تو غمزدار</p>
<p>۱۶۲ مطلب تھا چکنے سے یہ تیغ ووزان کا وہ راہ ہر دوزخ کی یہ جادہ ہر جہان کا</p>	<p>۱۶۳ نفل شکر کہ دہن کو اور ہر صورت لارہ لو کہ اگلی گھوڑی کو بھی ہونہ ہر کہ بلاست</p>	<p>۱۶۴ بالا لاتی وہ شمشیر ستمگار فروغ دیکھا تو فرس بھی اویں اک ضرب میں وضا</p>
<p>۱۶۵ میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر مستاز تو غمزدار</p>	<p>۱۶۶ شکر</p>	<p>۱۶۷ میرا دل تو غمزدار اور غمزدار شاہ تو غمزدار صالین زینت چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر مستاز تو غمزدار</p>
<p>۱۶۸ کیا موند تھا جو آنا کوئی اوشیں کو لائی تھی تضا کھینچے شمشیر کو موند</p>	<p>۱۶۹ جس وقت ہو الاک گئی اوشیں تو وودم سب کو لکھیں شافین شہزادہ مستم کی</p>	<p>۱۷۰ کفار سے میدان و غاصات کیا تھا کیا تیغ یہ اللہ کے انصاف کیا تھا</p>

۱۷۱
میرا دل تو غمزدار اور غمزدار
شاہ تو غمزدار صالین زینت
چل چھوڑ کر اگر چھوڑ کر
مستاز تو غمزدار

[illegible]

۱۵۱
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

۱۵۲
 با بچہ نینک کون در در آواز
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 آتش شہدین پیائش کی کون چلائی

۱۵۳
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا

فریاد بہن شہر سے جواہری ہر لوگو
 دودھ کوئی سید پہ جواہری ہر لوگو

ویرانے میں فریاد سننے کون کسی کی
 بستی بھی نہیں کوئی محبتان علی کی

وہ حلقہ شہر شہر کا اور وہ دہلی
 وہ حلقہ شہر شہر کا اور وہ دہلی

۱۵۴
 علی زائد و نہایت شہادت و شہادت
 علی زائد و نہایت شہادت و شہادت
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

۱۵۵
 اس شہر میں کیا بستی شہادت و شہادت
 اس شہر میں کیا بستی شہادت و شہادت
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

خاموش انیس اب کہ جاہلستہ میں شہر
 سرور کی شہادت کا دودھ عالم کو قلعہ ہر

کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا

لہتی ہوئی آمان کی کمانی کو بچائے
 کوئی ترابندہ مراد بھائی کو بچائے

۱۵۶
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا

۱۵۷
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

۱۵۸
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

۱۵۹
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 چلائی تھی جو دروازہ بھائی مراد بھائی

۱۶۰
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا

کونین کے دفتر کو آگے تہو دیگیا
 پہونچ تو گلا بھائی کا گئے تہو دیگیا

۱۶۱
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا
 کس نے نہ دیکھا نہ سنا نہ پہنچا نہ پایا

<p>۴۴ ششادستان حسنین نقح باب حسنین ابو حطاب حسنین نقش نگین منوب حسنین</p>	<p>۴۴ ابو حطاب حسنین نقح باب حسنین ابو حطاب حسنین نقش نگین منوب حسنین</p>	<p>۴۴ ابو حطاب حسنین نقح باب حسنین ابو حطاب حسنین نقش نگین منوب حسنین</p>
<p>عزت جو دین زمین کو تو گردون شکوہ ہو طاقت جو بخشدین تو پر گاہ کوہ ہبہ</p>	<p>مالک ہے کارخانہ رب جلیل کا مختار ہے بہشت کا اور سلسبیل کا</p>	<p>ہر جانمور حق ہے انھیں کو ظہور سے سب خاک سر جو زمین یہ خالق کو نور سے</p>
<p>۴۴ عزت جو دین زمین کو تو گردون شکوہ ہو طاقت جو بخشدین تو پر گاہ کوہ ہبہ</p>	<p>۴۴ عزت جو دین زمین کو تو گردون شکوہ ہو طاقت جو بخشدین تو پر گاہ کوہ ہبہ</p>	<p>۴۴ عزت جو دین زمین کو تو گردون شکوہ ہو طاقت جو بخشدین تو پر گاہ کوہ ہبہ</p>
<p>چشم غضب سر و یکسین جبریل کا خانہ ہو جس پر کرم کرین وہ گناہوں سے پاک ہو</p>	<p>جانین خدا ہیں نام پر اور دل تبارین یوسف ہر ایک چاہند والی ہزارین</p>	<p>قربان رہتا رہتا شد عرشا حشام کے بیٹے امام دین کے پدر و امام کے</p>
<p>۴۴ چشم غضب سر و یکسین جبریل کا خانہ ہو جس پر کرم کرین وہ گناہوں سے پاک ہو</p>	<p>۴۴ چشم غضب سر و یکسین جبریل کا خانہ ہو جس پر کرم کرین وہ گناہوں سے پاک ہو</p>	<p>۴۴ چشم غضب سر و یکسین جبریل کا خانہ ہو جس پر کرم کرین وہ گناہوں سے پاک ہو</p>
<p>حافظ اگر ہو لطف و کرم اوس کریم کا خالق ہر شمع ہو دامن نسیم کا</p>	<p>حق اوس سر پر قریبہ حق سر جدا نہیں جو کچھ کہو وہ سچ ہے مگر خدا نہیں</p>	<p>چھوٹے سر دین عرش سر پہ سوا ملا لیکن نگین بھی مہر نبوت کو کیا ملا</p>

مرتبہ برائے
مرتبہ برائے
مرتبہ برائے

<p>۱۰ اک جاوے تاشاں غصہ و شایبہ آہو کے آگے شکر چاکے لے کر پیش کیا کہ تو نہ بار</p>	<p>۱۱ سوا کی ذات خلق میں جو سیالیاں است کا ساز و دو عالم کا موجود ہو سکے اس میں تو</p>	<p>۱۲ انہی نے تو سکر صفت میں جو خلق افس کرے جسے جسے جو فضل اوسکی کتاب صفت اگر خبر نہ</p>
<p>کر وہ قوی ضعیف سے کار جال رو باہ جا کے شیر کی آنکھیں نکال</p>	<p>گر حشر میں وہ حامی امت سپر نہو تیغ عذاب حق سے کسی کو نہو</p>	<p>اوس میں بھی سب صفات نہ ہو بہترین فقر میں مبتلا کے خبر نہین</p>
<p>۱۳ ان زبان خوش اور سب کا پیغام کہ تو سے منور ہو تو راہ دریاں اوسکی سے خوش و وقار ہو</p>	<p>۱۴ دارالشرع صطفوی امتا خلق خضر اولادین مبین شیدا فیش خطا و شفقت و رحمت</p>	<p>۱۵ خدا شریفین بہتری سے لا امام مذہب سے کس طرح غرضان کا کام قدسی درود و تحفہ میں</p>
<p>پچھے زبان سے وصف شہنشاہین اشکو سے پہلے مردم دیدہ و شوکرین</p>	<p>بھیجیں درو کو یوں نہ ملک و جا سجدہ کا حکم دیوے خدا جسکی خاک</p>	<p>دوڑ سے وصف میر تابان ہو کس طرح اک نور سے شام سلیمان ہو کس طرح</p>
<p>۱۶ جس میں آ کر تو نور شرفین بیکے پرستے کیا چیز و خدین ناتوان کی جان محمد کر دل کا چین</p>	<p>۱۷ بیت السلام علم ہی آسمان سے نور سراج دین شرف خاندان سے دیباچہ لطف معین شمس جہان سے</p>	<p>۱۸ راحت ندین دل مضطر کو کیا نفس نالان ہون تیری راہ دین میں ذرات قافا چلے جا توین میں پس</p>
<p>اوسکی نہ کوئی آس نہ کوئی مرا دھی خیر گاہ پہ تھا تو تھاری ہی یاد دھی</p>	<p>اوس کو کرم سے گلشن دین تازہ ہو گیا شیونہ پہ واہشت کا دروازہ ہو گیا</p>	<p>اس سال ہے دعا کہ نہ دوری نصیب ہو مولا طلب کرو تو حضور نصیب ہو</p>

<p>۴۴۴ گلزار دین تہذیب خزان جنین جلیلی یعنی قلم مود چمن اسر قشعہ علی وقت نماز ظہر موداد پود واصلی نہار مود حضرت عبود کا ولی</p>	<p>۴۴۴ کشتا نہیں کوئی در غریب الدیاریا ششہ شہرہ بار بار سر چہار بار تیرنگی تن پود و سر جو شہار مار نیز کو شہار اٹھا کر کین سب وار</p>	<p>۴۴۴ علی خان خوجا جنین کی شہرہ علی روشن جبین عجمیہ شہرہ کی شال اک آسمان حسن اک اور دین و دیال اور غلطی کی آنکھ کا لکڑا پر خیال</p>
<p>بھائی کے غم سے خم شہرہ لکیر ہو گئے بیٹا جوان جو قتل ہو اسیر ہو گئے</p>	<p>آگ سے تیغ و تیغ و تیر و سان چلا پوچھے سے فرق پاک پر گزر کر ان چلا</p>	<p>کیا داخل راستے نظر بد سے بند ہون مجر ہون آفتاب تو اختر سمیہ ہون</p>
<p>۴۴۴ کلیں نظر جلیلی تر شہرہ و ان بانی شہر نیز شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ نیز شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ کس جاو کی شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ</p>	<p>۴۴۴ بان غازی تو قریب و رب شہرہ شہرہ بانیں اور اس کے جلیک کو اس کو کم بیتا کر کوئی انین نقارہ نظر حانی کے باختر بانو اکرب کو پوچھو</p>	<p>۴۴۴ کج کتاب جنین اور شہرہ شہرہ شہرہ جس خجلیں شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ معج بین و شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ قوتان کی طرح جب غلط خلسہ لا جواب</p>
<p>چادر کوئی اور صاوتن پاش پاش پر روڑ کوڑ مینا تی ہوا کبر کی لاش پر</p>	<p>راحت دلو کوڑ ہو مکی قتل حسین سو سیدانیو کوڑ لوٹ کر سو مینگ چین سے</p>	<p>شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ والقیل اذ انجی اسی کیس کو کا وصف ہو</p>
<p>۴۴۴ موتی شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ چھائی شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ کشتا شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ موتا شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ</p>	<p>۴۴۴ پروگر شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ دور شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ پوچھو شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ پوچھو شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ</p>	<p>۴۴۴ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ پوچھو شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ وکیا شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ شہرہ</p>
<p>حلقہ مین لیلو آؤتی یون اوسن لکیر کو جنگل مین کیر شہرہ مین جسطی شہرہ کو</p>	<p>پیر تو سے رشک طور ہر اک سید نہ ہو گیا نخنہ زمین کا غیرت آئینہ ہو گیا</p>	<p>ظلمت مین نور نور کو ظلمت مین راہ ہو ہے سنبلیہ مین مہر کہ ہالہ مین ماہ ہو</p>

<p>۴۳۴ سب کو شک و گمان نہ ہو کہ ان کے ہر قول و کردار میں حقیقت و سچائی ہے جو ہر جہاں و زمانہ میں سچا و درست ہے</p>	<p>۴۳۵ اے میرا دل نہ ہو کہ تجھے کبھی شک و گمان نہ ہو کہ میں تجھ سے کبھی دور ہوں گا میری ہر بات میں سچائی ہے</p>	<p>۴۳۶ اے میرا دل نہ ہو کہ تجھے کبھی شک و گمان نہ ہو کہ میں تجھ سے کبھی دور ہوں گا میری ہر بات میں سچائی ہے</p>
<p>سجدہ کی جاسے زہر جبینہ کو واسطہ گوشہ ہے خوب چاند نشینہ کو واسطہ</p>	<p>ابوہریرہ اس طرح رخ پر آب و تاب پر ہو جس طرح سے مدائف آفتاب پر</p>	<p>ہر بات کچھ نہ دست خدا کا ادب کیا ہو نہ جو نکو ساربان کا ناخشب کیا</p>
<p>۴۳۷ وہ دن کہ جو کچھ میں نے کہا ہے سب سچا ہے جس طرح کہ میں نے کہا ہے سب سچا ہے</p>	<p>۴۳۸ صدق و سچائی کا یہ ہے جو کچھ میں نے کہا ہے سب سچا ہے جس طرح کہ میں نے کہا ہے سب سچا ہے</p>	<p>۴۳۹ وہ دن کہ جو کچھ میں نے کہا ہے سب سچا ہے جس طرح کہ میں نے کہا ہے سب سچا ہے جس طرح کہ میں نے کہا ہے سب سچا ہے</p>
<p>جلوے خدا کے نور کا ہے اس نگاہ میں پتلی نہیں ہر چشم میں یہ سب سے چاہ میں</p>	<p>ہیرے کے نہیں گلین تجل انکھنور میں دندان نہیں یہ گوہر دریا نور میں</p>	<p>ہر دم میں مثل ابر کرم پرست ہو میں ناخنو نہ عقدہ مشکل کھلے ہو</p>
<p>۴۴۰ اے میرا دل نہ ہو کہ تجھے کبھی شک و گمان نہ ہو کہ میں تجھ سے کبھی دور ہوں گا میری ہر بات میں سچائی ہے</p>	<p>۴۴۱ اے میرا دل نہ ہو کہ تجھے کبھی شک و گمان نہ ہو کہ میں تجھ سے کبھی دور ہوں گا میری ہر بات میں سچائی ہے</p>	<p>۴۴۲ اے میرا دل نہ ہو کہ تجھے کبھی شک و گمان نہ ہو کہ میں تجھ سے کبھی دور ہوں گا میری ہر بات میں سچائی ہے</p>
<p>قربان فاطمہ کا دل غم رسیدہ ہے چشم کشودہ صاف کمان کشیدہ ہے</p>	<p>پانی انھیں پر فاطمہ بی بی تھیں وارک بتیس درہن دو دو کی تھیں ہارک</p>	<p>عاجز و غماشہ عالم نہ ہوتے تھے ٹوٹی ہوئی گرتی گرتی نہ ہوتے تھے</p>

<p>۴۴۴ محبوب حق از سبب اللہ جان کس کیا نویا دنیا جسم کس کے کیا داندہ قاتل قرآن کس کے کیا نور و دلیل و جوش و زبان کس کے کیا</p>	<p>۴۴۵ سب کا فو کو بد و سرور میں کیا پیش اس موعود کس کے کیا جنگ خنجرین و خندق کس کے کیا ختر کو سہ سے تاب و قیوم کس کے کیا</p>	<p>۴۴۶ کشفات شگفت عالم کس کے کیا کون سا کین کون از فو کائنات کس کے کیا عظیم کس کے کسے تختا و سرایہ جلات کس کے کیا نور کس کے کسے طبع کس کے کسے کس کے کیا</p>
<p>۴۴۷ کہتے ہیں سب ہی خدا کس جناب کو رجعت ہوئی ہر کس کے لیے آفتاب کو</p>	<p>۴۴۸ مارا جو ایک ضرب دین رجب کو جاسو آتی تھی رجب کی صدا آسمان سے</p>	<p>۴۴۹ گل گردیا ہے ناکو کسے خلیل پر لکھا ہے کسا نام پر جبرئیل پر</p>
<p>۴۴۸ کسے تختا و سرور میں کیا پیش اس موعود کس کے کیا جنگ خنجرین و خندق کس کے کیا ختر کو سہ سے تاب و قیوم کس کے کیا</p>	<p>۴۴۹ سب کا فو کو بد و سرور میں کیا پیش اس موعود کس کے کیا جنگ خنجرین و خندق کس کے کیا ختر کو سہ سے تاب و قیوم کس کے کیا</p>	<p>۴۵۰ کشفات شگفت عالم کس کے کیا کون سا کین کون از فو کائنات کس کے کیا عظیم کس کے کسے تختا و سرایہ جلات کس کے کیا نور کس کے کسے طبع کس کے کسے کس کے کیا</p>
<p>۴۵۱ قائل ملک ہیں ضرب امام جلیل کو کاؤر ہیں کسکی تیغ و زہر جبرئیل کے</p>	<p>۴۵۲ کیونکر نجات چاہے یوسف و یاقوب کو طوفان کسے نوح کی کشتی بچائی ہو</p>	<p>۴۵۳ حامی ہر کون سب کا حیات و مہمان ہیں کسکی شناسے سورہ و العادیات ہیں</p>
<p>۴۵۳ شہر و چہا ندین جو عالم کا حال آتش میں جا کے کو دیر و زور کا حال دیر و چہا ندین جو عالم کا حال سب کی طرح کو دیر و زور کا حال</p>	<p>۴۵۴ آدم سے پہلے عرش کس کا تخت کا حال حق تو سب کیوں تھا اور کون کا حال آدم سے پہلے عرش کس کا تخت کا حال حق تو سب کیوں تھا اور کون کا حال</p>	<p>۴۵۵ کشفات شگفت عالم کس کے کیا کون سا کین کون از فو کائنات کس کے کیا عظیم کس کے کسے تختا و سرایہ جلات کس کے کیا نور کس کے کسے طبع کس کے کسے کس کے کیا</p>
<p>۴۵۶ نویا دنیا جسم کس کے کیا داندہ قاتل قرآن کس کے کیا نور و دلیل و جوش و زبان کس کے کیا</p>	<p>۴۵۷ سب کا فو کو بد و سرور میں کیا پیش اس موعود کس کے کیا جنگ خنجرین و خندق کس کے کیا ختر کو سہ سے تاب و قیوم کس کے کیا</p>	<p>۴۵۸ کشفات شگفت عالم کس کے کیا کون سا کین کون از فو کائنات کس کے کیا عظیم کس کے کسے تختا و سرایہ جلات کس کے کیا نور کس کے کسے طبع کس کے کسے کس کے کیا</p>

<p>۴۶۲ سپہا خلیج تین لاکھ تاقاب باب علو منہ منہ بول فلک خباب یوحنا لب لبو احسنین الیہ تراب نہر مرقع طاهر و قیو و دیو و طباب</p>	<p>۴۶۳ واللہ تعالیٰ اعلم بہ مزار زل شہ شوق اسب پر لایہ عالمی نسب لہ نسب جو لایہ اچا آسمان کا سب جو لایہ</p>	<p>۴۶۴ اسمہ شہ کمال سب سب شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ شہ</p>
<p>قرآن میں کون نور سلمات و افق طاعت وہ کسی ہر جو نام پر فرض ہر</p>	<p>ہے حکم مثل کعبہ مرے احترام کا فرزند ہونے میں مشعر و رکن و مقام کا</p>	<p>مانینگے فاطمہ کو نہ شیر الہ کو کاٹینگے بوسہ گاہ رسالت پناہ کو</p>
<p>۴۶۵ شہ</p>	<p>۴۶۶ دیندار و غفارت و مہربانیت میرا ادب کا رخصت و رضا بنیت حق میں و کلام بیان خدائیت مشکل شاہ کالان ہون مشکل آیت</p>	<p>۴۶۷ شہ</p>
<p>ہر فریحات اونسے طلبہ کا خون ہر جسکے یہ مرتب ہرین جسدین اوسکا کوہ</p>	<p>میزان مغفرت میں گناہ کو کوہ تولد عقد ہر جو لاکھ ہرین اشار ہرین کھولد</p>	<p>حملہ منو سکیگا ہزار آپ کو کہرت عباس اب نہیں ہرین جو اکروہ کرت</p>
<p>۴۶۸ میں پادشاہ جبر ہرین میں نور ہرین جبر ہرین میں نور ہرین جبر ہرین میں نور ہرین جبر ہرین</p>	<p>۴۶۹ کیسی والدہ جو جو جو جو جو جو نور ہرین جبر ہرین جبر ہرین نور ہرین جبر ہرین جبر ہرین نور ہرین جبر ہرین جبر ہرین</p>	<p>۴۷۰ پیلو سکر اورو سکر اورو سکر اعدایہ کی نظر خفت شہ شہ شہ ساتون فلک لہر لہر لہر لہر و کجا جو سکر لہر لہر لہر</p>
<p>۴۷۱ اسمیں کی مصلحت ہر جو مظلوم آج ہر شاہرہ کا شاہ ہرین سر عالم کالج ہر</p>	<p>۴۷۲ عزت یہ فاطمہ کی کینہی میں پائی اوسکے لیے بھی نعمت فردوس کی ہر</p>	<p>۴۷۳ چکی جو فو الفقار خلک غلاف سے پر بیان بچا کے جان اورین کوہ قاف سے</p>

<p>مرثیہ خود کیا کہ اور کس سہل کیا کہیں تین دن کیسے کیا آپا علی کا شہر خیر دار کیچن تو توڑ دین کیسے</p>	<p>مرثیہ خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے</p>	<p>مرثیہ خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے خود توڑ دین کیسے</p>
<p>مجھے کسے جہانمیں مجال ستیز ہے برمان قاطع ایک مری تیغ تیز ہے</p>	<p>پیکان بہم تھے جیسے ہون گل و گلے ہو گوشوں سر تھے کمانوں کا گوشے ملے ہو</p>	<p>میں نے موعظ اپنا چھپایا تھا خوف ہو سینے کو آسان نے چڑایا تھا خوف ہو</p>
<p>مرثیہ افاق بین زمین مری شمشیر کی راہ جو کھیلین تو نہ ہو اس کا شان کاہ توت وہ ہو کہ کو کاٹوں شان کاہ جہاں آسمان جو دن کیسے شان کاہ</p>	<p>مرثیہ افاق بین زمین مری شمشیر کی راہ جو کھیلین تو نہ ہو اس کا شان کاہ توت وہ ہو کہ کو کاٹوں شان کاہ جہاں آسمان جو دن کیسے شان کاہ</p>	<p>مرثیہ افاق بین زمین مری شمشیر کی راہ جو کھیلین تو نہ ہو اس کا شان کاہ توت وہ ہو کہ کو کاٹوں شان کاہ جہاں آسمان جو دن کیسے شان کاہ</p>
<p>دریا سمنوم قمر سے میر و سر آب ہو نفرہ کروں تو زہر ہر دمچ آب ہو</p>	<p>دو دو تیر تیر پاس ہر اک خود پسند کر حلقو نہ تھے چھچھے ہو مری حلقے کند کر</p>	<p>اک شور تھا بچائے خدا اسکے کاٹ ہو طوفان اٹھا ہے تیغ حسین کی گھاٹ ہو</p>
<p>مرثیہ نقادہ وفا پی لگی چو یک یک اڑھا غور کو کس کیسے لکے فلک شہسوار کی صلا سر اسان کیسے وہاں لگی گریخت دوش کیسے</p>	<p>مرثیہ نقادہ وفا پی لگی چو یک یک اڑھا غور کو کس کیسے لکے فلک شہسوار کی صلا سر اسان کیسے وہاں لگی گریخت دوش کیسے</p>	<p>مرثیہ نقادہ وفا پی لگی چو یک یک اڑھا غور کو کس کیسے لکے فلک شہسوار کی صلا سر اسان کیسے وہاں لگی گریخت دوش کیسے</p>
<p>شور و بل سے حشر تھا افلاک کہنے مرد بھی ڈر کے چونک پڑو خاک کہنے</p>	<p>تلوار تھی کہ قہر خدا چلا گو یا زبان نکالو ہو اثر دیا چلا</p>	<p>شیطان تھا او سطرف تو اودھو گردا تھا میدان زمین مقابلہ لڑو نار تھا</p>

<p>۹۱ تراشا شکر لکھو اور ان کا بندوبست کے متعلق غرضی خط قدیر میں نیز تو تھے بلند گام و تہمتیں اگر نہ پاؤں و سر اور طالع</p>	<p>۹۲ جس نے تیری تہمتیں دیں وہ کیوں کر آج سے سزاوار ہے یا خدا مالک چکی وہ جب تو کا نیپ لگے</p>	<p>۹۳ جس نے تہمتیں دیں وہ کیوں کر جس نے تہمتیں دیں وہ کیوں کر جس نے تہمتیں دیں وہ کیوں کر سویں سو تہمتیں تھے</p>
<p>سر تیغ سے مثال قلم کتبہ جا رہے تھے بیچھے ہی ظالموں کے قدم ہستے جا رہے تھے</p>	<p>ہر شے تھی خوف جانسخت خضوع و خشوع میں سجد و بین تھی زمین تو فدا تھا کوہ میں</p>	<p>دم بند خوہ و نوہ بھی تھے اوس صاف تین تین چھپی تھیں خوف کراہی غلامان</p>
<p>۹۴ اک دن سچا چکی تھی بالاسر حال کلیہ سو سو مسکندہ بھی چلی جوشن تو بار پادشاہ اور جوشن دلی تھی نہ تیرے درگاہ و شہ</p>	<p>۹۵ جانو چھوڑی تھی تو تھی نہ تھی تھی اس کی ناب جاوہر شہزادہ برجہ اور سا دیدنیہ سے تھی اگر تو تھی تو تھی تو تھی</p>	<p>۹۶ نہیں لہو کی دشت میں پیش گاہ کشتوں کی کشتیاں شط خونین تباہ تھی شہر مسکندہ بھی چلی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۹۷ اسپہ پرونی فکر تھی روح الامید عشہ تھا چرخ پیر کو سکتہ زمین کو</p>	<p>تھی موج بحر قر خداوار و گیرین سیل فنا کا جال تھا اوس کے خیرین</p>	<p>نہیں لہو کی دشت میں پیش گاہ کشتوں کی کشتیاں شط خونین تباہ تھی شہر مسکندہ بھی چلی تھیں تھیں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>۹۸ بے عیب چار کر زار شہ سلطان اوتار تھی کھڑک صورت کا خدا چھپی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۹۹ جلی کی کوئی کوئی کوئی کوئی دہن چرخ راہ نہ لکھتے تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۱۰۰ ہوتا جو جسطرح سے مسکندہ بھی جائز تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>یہ تھے قدم گریز کے کو جو بھی بند تھے شعاع و تیغ تھی سر آمد اسپند تھے</p>	<p>جوشن کو کاٹ جاتی تھی یوں کر آج پیر اک جسطرح نکل آتا ہوج</p>	<p>ہو جاتی تھی دو چند برش ذوالفقار ہو تو تھو سب کا ہاتھ قدر ایک وار</p>

<p>چنگیز کی طرح کھڑی ہوئی جس نے دنیا کو اپنے پاؤں سے چھین کر رکھا تھا ابھی تو وہ دنیا کی کھال پہ لٹا ہوا تھا</p>	<p>چنگیز کی طرح کھڑی ہوئی جس نے دنیا کو اپنے پاؤں سے چھین کر رکھا تھا ابھی تو وہ دنیا کی کھال پہ لٹا ہوا تھا</p>	<p>چنگیز کی طرح کھڑی ہوئی جس نے دنیا کو اپنے پاؤں سے چھین کر رکھا تھا ابھی تو وہ دنیا کی کھال پہ لٹا ہوا تھا</p>
<p>ضربت پہ پھل دیکھنے والو کی نگاہ تھی اغلی کسی جا پہ تو کسی جانمگ تھی</p>	<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>	<p>پاپو سے سرکشو کی حصین پائمال تھیں زین آفتاب تھا تو کامین ہلال تھیں</p>
<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>	<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>	<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>
<p>زخموں سے جسم ڈیسے کیے نگاہ میں جو زمین میں تھے تین دندان تیرین</p>	<p>غل تھا سین میں باد شہ شرق و غرب ہر سکہ ہے اس کے نام کا جس کی ہر ضرب ہر</p>	<p>عزت میں تھا ہر تلو و غا میں ہر تیر تھا پستی میں سبیل تھا تو باندی میں ہر تھا</p>
<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>	<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>	<p>کشتو کی شکل خوشے جو رویش گوی گنتی اجل کو او کی فراموش گوی</p>
<p>دو آفتوں فرشتوں دین کو دیا سرتیج سے لیا تو اجل کو کلا لیا</p>	<p>غل طائر زمین تھا کہ جب اہوار ہے تخت ہوا پہ آج سلیمان سوار ہے</p>	<p>فر فروان ادھر سے دم جہت و ہر تھا اوتھا پھر ادھر سے تو رزق سیر تھا</p>

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

کیا جنگ سوچو جو ہم کو جلا کر کھو کر لے گا
ہاں کچھ لڑا تو سب ہر روز صد ترخصو کا

رحم او نہ آجکا نہ جنوں کو ادب کیا
تیغ علی کو روک لیا کیا غضب کیا

بھائی سپر کی جنگ شہناز کا
بابائے سر فراز کیا ہے غلام نو

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

سرو کی حق کی راہ میں قلع حسیرو
میر و حرم لٹیں مگر است کو چین ہو

رو کی چل کر کر تو سنبھالی چائیگی
بے آپ کے کسی سے یہ پالی چائیگی

ہاں چھوڑی نہ قلاطمہ کے نورین کو
لیہاؤ چھوڑا نہ تخت میں حسین کو

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

مطلع
کے لئے تیار کیا گیا ہے
میں کیا گیا ہے
عین کیا گیا ہے
وہ کیا گیا ہے

میر و الفکار حسیرو
کسے کا کہ لڑا لڑا اسے ہتھ مارا

حضرت نیر کو نہی صورت حیات کی
راوند آج ہو گا ہے وطن ایک نیا

ونکو تو کر بلا کے شہید و نکر و نیک
راوند کو کر و آج کی تربت کے سو نیک

<p>۱۶۸ شہزادہ کا حق زمین کا کلام دربار شہر و عقدہ کشائی با کام حیدر شاہی ابن سکوت میں انبیاء زینب بی بی دین و نور و قتل کا قاتل</p>	<p>۱۶۷ کبیر شاہ کی شہریت شہریت گون جھانگن جھانگن کھانگن جبر کی ناز اور اس شاہ شہریت غنیمت قبا رسول کی تو مورو کی</p>	<p>۱۶۶ تاجدار جھانگن جھانگن شہریت شہریت شہریت شہریت شہریت شہریت شہریت شہریت شہریت</p>
<p>خیر قریب زانو سے قاتل قریب ہو آج امتحان صبر حسین غروب ہے</p>	<p>یہ زمین علی کے لال کشانہ چل گیا جھانگن کر پانہ وکی لوکین نکل گئیں</p>	<p>تھیں تھیں ستر کی شہریت شہریت چلتے تھے سنگ فالہ زہر کے لال پر</p>
<p>۱۶۹ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>	<p>۱۶۸ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>	<p>۱۶۷ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>
<p>جو لطف رحم میں ہر زمین و عتاب میں ہر عاجزی پسند خدا کی جناب میں</p>	<p>و اعونہ خود نکرت بدن لا زار تھا شکل خرم سیدہ اقدس نگار تھا</p>	<p>سنبھلا نجا بیگا خلت بو تراب سر لو وہ قدم حسین کے نکار کا ب سر</p>
<p>۱۶۹ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>	<p>۱۶۸ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>	<p>۱۶۷ شہزادہ کا کلام زمین غلام و قاتل لیکن کیا جو زمین غلام و قاتل ظالم و کرار و شہریت و قاتل مہربانیاں است عجیب کرار</p>
<p>دور و دور کوثر و جنت قریب ہو میں فوج ہوں ہواں نصیب است نصیب ہو</p>	<p>سیپارہ تھا نہ صد رفتار و جنت کا پیر و ورق و ورق تھا خدا کی کتاب کا</p>	<p>پہو پھی فلک پہ آہ شہر مشرقین کی آئی صد ازمین سرور ہر حسین کی</p>

<p>مثنوی دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار</p>	<p>مثنوی دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار</p>	<p>مثنوی دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار دور و سرسبز گاہ ابلانش ز کجا چو دار دامن زین یک پر کج جگہ شاہ نامدار</p>
<p>نیچین تچہ کر کے نہیہ دروندو اے ارض کر بلا سے معلیٰ بلند ہو</p>	<p>بیکس پر کھینچ کھینچ کے خنجر بندو ہاتھ کو ٹیک کر شہ دین قبلہ و جھک</p>	<p>خنجر کو ایک دم کے لیے آہ روک سے یہ خون بھری عبا میری بھر روک لے</p>
<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>	<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>	<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>
<p>دولت نبی و خاطر و مرقضائی ہو دامن ملین و اسے یہ امانت خدا کی ہو</p>	<p>آیا نرم سیدہ شاہ شہید پر ز انور کھا شقی نے کلام مجید پر</p>	<p>عصے سے آستین کو چڑھائی لگا عین خنجر گلو و شہ پہ پھرنے لگا عین</p>
<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>	<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>	<p>مثنوی اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین اے کجیچہ جہان کو سنو ارا پر نرین یہ درجہ جہاں خاص کا پیا ارا پر نرین</p>
<p>ز جہان کو نہیں درو نہ کہین میر مال کر لے گیوا و بازو گھوڑی بازو سنبھال کر</p>	<p>بولا وہ منہل مید ز بین تہم تھائی ہو کوئی تو پیتی بیوی خیر سوا کی ہے</p>	<p>کہتا ہے شرف و بیخ و دو عالم کے شاہ کو حضرت پکارے بین رسالت پناہ کو</p>

[illegible]

<p>۴۱ میرزا قاسم چغتای چغتای میرزا سید غفر علی سلطان چغتای سازدین تیر تیر تیر تیر تیر تیر جہان دین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۴۲ گلشن فردوس ملک چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای</p>	<p>۴۳ حضرت ابو دھرتی و اعلیٰ چغتای شہناہن منیہ کجی چغتای سیدانان تیر تیر تیر تیر تیر تیر اعلانین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>مضطربین ملک شو تظلم ہر فلک پر آہ دل ز ہر اسے تلامطم ہر فلک پر</p>	<p>پانی نہیں ملتا چین مرقتو سی کو اب جان کر لا اور چین سیدین ابن علی کو</p>	<p>دو بے ہوئے خونین شہدا گرد پڑھیں گھوڑیہ اکیلے شہدا بار بار کھڑے ہیں</p>
<p>۴۴ میرزا قاسم چغتای چغتای میرزا سید غفر علی سلطان چغتای سازدین تیر تیر تیر تیر تیر تیر جہان دین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۴۵ گلشن فردوس ملک چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای</p>	<p>۴۶ حضرت ابو دھرتی و اعلیٰ چغتای شہناہن منیہ کجی چغتای سیدانان تیر تیر تیر تیر تیر تیر اعلانین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>ہاتھ نہ سہارا کو قلم چوٹ پڑا ہر ہر فردیہ اک غم کا فلک ٹوٹ پڑا ہر</p>	<p>ماتمین ہر اک گل کا گریبان پچھا ہے فریاد کی غنچوں کے چنگے میں صدا ہے</p>	<p>یہ شوق شہادت ہر شہد شاہ زمن کو بو چھار سے تیر و نکی کچا تو نہیں تن کو</p>
<p>۴۷ میرزا قاسم چغتای چغتای میرزا سید غفر علی سلطان چغتای سازدین تیر تیر تیر تیر تیر تیر جہان دین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>۴۸ گلشن فردوس ملک چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای میرزا محمد علی سلطان چغتای</p>	<p>۴۹ حضرت ابو دھرتی و اعلیٰ چغتای شہناہن منیہ کجی چغتای سیدانان تیر تیر تیر تیر تیر تیر اعلانین تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>
<p>قتل کیس پر سید لولاک کا دن ہے یہ خاتمہ پہنچتین پاک کا دن ہے</p>	<p>پیا سو نکریہ جام جو بہر کھڑا دھرتی دو چشم کمر ساغر میں لاشکو بہر کھڑا</p>	<p>ہو آتی ہے دریائے برادر کے لمبوی چھیٹین بین قبا پر علی اکبر کو لمبوی</p>

<p>۵۳ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۵۴ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۵۵ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>
<p>پانی که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>و شوارب و ان خون نگیرین سوونا آرام بیان و در این پیر چیدین سوونا</p>	<p>صفتین بین خیر بین بر مرکبیت پیر بین لاکون و اکیلا اسد الله لری بین</p>
<p>۵۶ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۵۷ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۵۸ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>
<p>و دنیا پس کسی که کجی قبضه می هوا هو سما گویند تا هر نشانده خطا ہے</p>	<p>گاژون او سر این مجرم است نه بین تو لاشون و او طاری کی پس فرصت نه بین تو</p>	<p>بدم نه بین اب گو و کا پا لانه بین کوئی جرات می مری و یکنه و الا نه بین کوئی</p>
<p>۵۹ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۶۰ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>	<p>۶۱ و ان بگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است و این را که میگویند که این سخن از زبان خداوند است</p>
<p>ظاهر بین تو یکس بین گرفتار الم بین کام آفرین جو قهر کی و شست بین و نه بین</p>	<p>و ادوی سو کما هو گایه جنت که چمن بین بابا لکون و یکنه گاژا امین رسن بین</p>	<p>کی تیغ عطا حق نه به رتبه ترا و نه بین پیر محمد بین جو قوت نه به به رتبه ترا و نه بین</p>

<p>۱۹۰ کشتاؤں میں لاکھوں سالوں کا کھنڈ وہاں پر کھنڈوں کے ٹکڑے پڑے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر کھنڈوں کے ٹکڑے پڑے ہیں</p>	<p>۱۹۱ جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے</p>	<p>۱۹۲ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ</p>
<p>۱۹۳ بے جنگ نہیکس پر شمشیر جھکیگا جب تیغ کھینچی پھر نہ مرا باغ زر کیگا</p>	<p>۱۹۴ میں پاس ہوں اور آپ پر ہنر تو کاہل ہے کس قدر کیلئے پھر مجھے باندھو کر سے</p>	<p>۱۹۵ اس کی کہ میں ہوں صبا پر غنائت ہو خدا کی اک اور مری پاس امانت ہے خدا کی</p>
<p>۱۹۶ کھینڈ خلیہ میں لاکھوں سالوں کا کھنڈ وہاں پر کھنڈوں کے ٹکڑے پڑے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں پر کھنڈوں کے ٹکڑے پڑے ہیں</p>	<p>۱۹۷ میں جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے</p>	<p>۱۹۸ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ</p>
<p>۱۹۹ کیا فاطمہ کی آہ کا کچھ خون نہیں ہو بندی ہو پر اللہ کا کچھ خون نہیں ہے</p>	<p>۲۰۰ زندہ نہیں اور تراہ کوئی گھاٹ سو میری آگاہ ہیں جبریل امین کاٹ سو میرے</p>	<p>۲۰۱ کس طرح ابھی جنگ پہ تیار ہو شمشیر پہنچا ہے اسے بھی تو سبکا ہر شمشیر</p>
<p>۲۰۲ اس کی کہ میں ہوں صبا پر غنائت ہو خدا کی اک اور مری پاس امانت ہے خدا کی</p>	<p>۲۰۳ میں جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے جہاں کی ساری راہ صدمہ ہے</p>	<p>۲۰۴ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ اسٹیشن پر کھڑے ہیں کچھ لوگ</p>
<p>۲۰۵ ناری ہیں یہ حضرت سوا صدیقین انجمن حسنہ ابہ تابہ کجا ممبر ورحمی کی کہی مدد ہے</p>	<p>۲۰۶ بجلی کی طرح جیسے دشمن پہ گری ہو دم میں حق و باطل کو جدا کر کچھ ہی ہوتا</p>	<p>۲۰۷ جلد آئیے رننے دم ادا ہے آقا فریاد ہے فریاد ہے فریاد ہے آقا</p>

<p>۴۳۸ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>	<p>۴۳۹ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>	<p>۴۴۰ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>
<p>تختی سب کو عداوت خائن شادان بچہ پہ چلتا تیر ستم چار طعن سے</p>	<p>راحت سے دی گو دین آرام کرینگے تنہا کجی سوز نہیں جنگل میں ڈرینگے</p>	<p>و کیس تو م کاٹ کہ دین میل فنا رہوں حضرت و کما عظمیٰ حکم خدا ہوں</p>
<p>۴۴۱ جھک جھک کرنا درویش شکر جھک جھک کرنا درویش شکر</p>	<p>۴۴۲ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>	<p>۴۴۳ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>
<p>دم بند ہوا باپ کا گنہ گار موصوفہ کھول کر ہاتھ پیسے کے اگر اصرار</p>	<p>اب بعد مرے اپنے جگر بند سے بلنا مقتل میں جو آؤ گی تو فرزند سے بلنا</p>	<p>گو جمع او و میر نہیں ہزار اہل ستم ہیں کیا غم ہے تجھے تیرے دو گار غلام ہیں</p>
<p>۴۴۴ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>	<p>۴۴۵ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>	<p>۴۴۶ خوشتر از آنکه در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد و در یک روز بمیرد</p>
<p>احقر بھی رده حق میں خدا کو گنہ گار ہم او سکی امانت سوا دہو گنہ گار</p>	<p>رقت سوزہ احوال تھا تیغ و زبان کا جسطرح کہ مر جاتا ہے بچہ کسیران کا</p>	<p>جگو تو سوزہ سوزہ سے سوا پیار کیا ہے کوئین کا رہنے تجھے مختار کیا ہے</p>

<p>۴۴۴ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>	<p>۴۴۵ خون علی صغیر کا صلہ ہو عین بدرست و بدست و بدست و بدست خون علی صغیر کا صلہ ہو عین بدرست و بدست و بدست و بدست</p>	<p>۴۴۶ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>
<p>باقی رہے تو اور فنا فوج ستم ہو جواہر شہادت ہو کچھ اوسیدن سو نہ ہو</p>	<p>کوش پر بین جاؤں تو گذر ساقی ہو واسن ہو مرا حشر بین اور ہاتھ ہو انکا</p>	<p>مازان ہوں کہ تو خوش ہو حسین ابن علی کو اسوقت کی لذت کوئی پوچھو مری جی سو</p>
<p>۴۴۷ اس سب بندہ نازی کی غرض اولاد ہی صمد ہے تصدیق و تائید مشق تیرے قرب کا تو بندہ فانی</p>	<p>۴۴۸ آئی بندہ اولاد کو باکیا بی بی پایا میرا جی جان شاہ دین ہو کی پایا</p>	<p>۴۴۹ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>
<p>یہ قوم جفا پیشہ و نا اہل ہو مولا گر تیری عنایت ہو تو سب بہل ہو مولا</p>	<p>خوش ہو تو کہ رتیر تر ہو شیعوں کا ہر چھینکا وہ حشر کون نور کا تو نہ چڑھینکا</p>	<p>فرمایا کہ مان خربت شمشیر کو دیکھو لوفاطر کے دودھ کی تاثیر کو دیکھو</p>
<p>۴۵۰ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>	<p>۴۵۱ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>	<p>۴۵۲ پس از آنکه علی بن ابی طالب چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال پس از آنکه بگذاشت شهادت کمال چو بگذاشت باضطرک شهادت کمال</p>
<p>چھاتی پہ تو قاتل ہو تو تیغ کلا ہو ان سب کو عرض امت عاصی کا بھلا ہو</p>	<p>فردوس و جہنم خلعت رحمت و عین روئی کو عرض خبر شہادت او عین</p>	<p>پائی ہے طفر قبضے پر چب ہاتھ دھرا ہے رگ رگ میں مری زور یہ اللہ بھرا ہے</p>

<p>۴۴۴ کستہ جیو کجا کو تو تیرین کے چہرے پر ہو گیا کہ تو نے نہایت امانت کو تو لوٹا دیا میں نے تو تو نے نہایت امانت کو تو لوٹا دیا</p>	<p>۴۴۵ چلیں سنا پکنا تھا اور صفحہ میں شعور سے لیکتی تھی اور صفحہ میں گر گریں تو فنا تھا صفحہ میں اگر آگ لگتی تھی تو فنا تھا</p>	<p>۴۴۶ خام جس وقت چلیں کسی سنگ کی پائی اے کہ عالم ناپاک پائی مال نہ توں چلیں توں چلیں تو نہ توں چلیں توں چلیں</p>
<p>کو نہ پہنچا جس سرباں او کی پڑی ہو گوں کہ پڑی ہو کوں ہو پڑی ہو گوں کہ پڑی ہو کوں ہو پڑی ہو</p>	<p>سوزان شجر قد سے چاروں کی طرح سے اوتارنا تھا وہ تن کا شرار ہو کی طرح سے اوتارنا تھا وہ تن کا شرار ہو کی طرح سے</p>	<p>قصہ تور ہاوست جناب شہر دین میں اور ہاوست و نالہ و رانی وہ زمین میں اور ہاوست و نالہ و رانی وہ زمین میں</p>
<p>۴۴۷ چاہا جاکان صفحہ میں تو جاکان صفحہ میں تو جاکان صفحہ میں</p>	<p>۴۴۸ اوتارنا تھا وہ تن کا شرار ہو کی طرح سے اوتارنا تھا وہ تن کا شرار ہو کی طرح سے اوتارنا تھا وہ تن کا شرار ہو کی طرح سے</p>	<p>۴۴۹ خام جس وقت چلیں کسی سنگ کی پائی اے کہ عالم ناپاک پائی مال نہ توں چلیں توں چلیں تو نہ توں چلیں توں چلیں</p>
<p>نیر اسکی اگر چشم کو منظور نظر ہو اگر چشم کو منظور نظر ہو اگر چشم کو منظور نظر ہو</p>	<p>دور رخ ہیز او نصین الفت میں بار ہاں آگ ہوئی سر و تو اس نار و کھینچا ہاں آگ ہوئی سر و تو اس نار و کھینچا</p>	<p>پانی سے جگر خون سے بید او گرونگے وہ بول ہوئے تھے خونین بول سپرونگے وہ بول ہوئے تھے خونین بول سپرونگے</p>
<p>۴۵۰ چاہا جاکان صفحہ میں تو جاکان صفحہ میں تو جاکان صفحہ میں</p>	<p>۴۵۱ خام جس وقت چلیں کسی سنگ کی پائی اے کہ عالم ناپاک پائی مال نہ توں چلیں توں چلیں تو نہ توں چلیں توں چلیں</p>	<p>۴۵۲ خام جس وقت چلیں کسی سنگ کی پائی اے کہ عالم ناپاک پائی مال نہ توں چلیں توں چلیں تو نہ توں چلیں توں چلیں</p>
<p>خون سنا یہ آمیزہ تو اوں کو کہیں راگب نہ ہو کہ توں کو کہیں راگب نہ ہو کہ توں کو کہیں</p>	<p>بجلی سی گری جسم پہ لہو چاٹا کوئی ہر حال میں ہوس میں اس کا شکر کوئی ہر حال میں ہوس میں اس کا شکر کوئی</p>	<p>مقتل میں حواریں کے رسالہ ہی قلم بھلا ہی قلم یہ چھوین والی ہی قلم بھلا ہی قلم یہ چھوین والی ہی قلم</p>

<p>اس شکر آتش و خورشید و شمع و شمع بیابان شمس سحر کی روشنی کا سیر گلزار خزان دیدہ و برونق کا سیر کیموئی جو خوش چار و برونق کا سیر</p>	<p>مارا جڑیں تو زینتِ حسن و جمال مقتلِ سر کی تیر تو کرم و ناموس خوش خلقی تو شمسِ سر کا کرم و ناموس سر اویسی تو مالِ گلی جی جی جی جی</p>	<p>چشم خشتی ہی آواز تو ہے سیر باد آگیا است پندامو نو کا آواز چمکا کر گھوڑی کو کھلی میدانِ تن چمکا کر نفس کو کھلا جو کھلا رومار</p>
<p>مژموں شجرِ تیرت سلم شاخ کمان تھی کیا غم تھا کہ دھواں کو مین پھولون پر خزان تھی</p>	<p>اعجازِ یہ ہر گام روانی نظر آیا پانی میں توانا گم میں پانی نظر آیا</p>	<p>بڑ کر جو چھپے تھے وہ سنگِ گل آئے چھپے سے حرمِ قبر سے حیدرِ گل آئے</p>
<p>کھڑکی کی کھڑکی تو ہے سیر چلتی کھڑکی تو ہے سیر ارستم آرائش تو ہے سیر چلی گئی کوئی تو ہے سیر</p>	<p>گلزارِ شکر آتش و خورشید و شمع بیابان شمس سحر کی روشنی کا سیر گلزار خزان دیدہ و برونق کا سیر کیموئی جو خوش چار و برونق کا سیر</p>	<p>باد کی کھڑکی تو ہے سیر چلتی کھڑکی تو ہے سیر ارستم آرائش تو ہے سیر چلی گئی کوئی تو ہے سیر</p>
<p>اک وار میں ظالم کے ہر اک بند کو کاٹا جوشن کو چھوہ تیر کو کمر بٹ کو کاٹا</p>	<p>خشتی تو تری میں دمکین امن کی جانتی ہر صفت میں محمد کی دو ہائی کی صدا تھی</p>	<p>کیون تم گئے کسے شہرِ ہر اک کو روکا ہے ہے مری ما بجا ہوئے تھو اک کو روکا</p>
<p>آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر</p>	<p>آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر</p>	<p>آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر آوازِ شکر آوازِ سیر</p>
<p>یونین کر شاہِ سرفراز سے پکڑا تھا شکر کو خجشک کو شہباز فریاد</p>	<p>مظلومی و غنوت میں ہر نام ہر میثا جنگِ بکرو عصر کا ہر گام ہر میثا</p>	<p>شہانہ نمبر کے کچھ عمارت کے پیر سے گرد و گھٹا ہر مومر خاموش کھڑ سے</p>

<p>۴۹۱ غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں</p>	<p>۴۹۲ کس نے کہیں کہیں کہیں کہیں کس نے کہیں کہیں کہیں کہیں کس نے کہیں کہیں کہیں کہیں کس نے کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>۴۹۳ غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں غم نہ ہو کہ جو کچھ کہیں کہیں</p>
<p>۴۹۲ چھاتی سر پہ گئے باپ کو گنتی تھی سکینہ چھاتی سر پہ گئے باپ کو گنتی تھی سکینہ</p>	<p>۴۹۳ لاشہ پیرا و سر ٹوٹ پڑی فوج شوق کی لاشہ پیرا و سر ٹوٹ پڑی فوج شوق کی</p>	<p>۴۹۴ نفع دین و نفع دین شہر دین کو خوار نفع دین و نفع دین شہر دین کو خوار</p>
<p>۴۹۴ ستر را نہ جو کچھ کہیں کہیں ستر را نہ جو کچھ کہیں کہیں ستر را نہ جو کچھ کہیں کہیں ستر را نہ جو کچھ کہیں کہیں</p>	<p>۴۹۵ چارہ بونظوم کی دستاورد چارہ بونظوم کی دستاورد چارہ بونظوم کی دستاورد چارہ بونظوم کی دستاورد</p>	<p>۴۹۶ آگے تھوڑا شہر دلیگیر کو دیکھیں آگے تھوڑا شہر دلیگیر کو دیکھیں</p>
<p>۴۹۵ فرزند کا پہلو سے نہ ہٹتے تھے محمد فرزند کا پہلو سے نہ ہٹتے تھے محمد</p>	<p>۴۹۶ دستاورد کئے ہاتھوں سونامی کو اوتار دستاورد کئے ہاتھوں سونامی کو اوتار</p>	<p>۴۹۷ سلام کہیں کہیں کہیں کہیں سلام کہیں کہیں کہیں کہیں سلام کہیں کہیں کہیں کہیں سلام کہیں کہیں کہیں کہیں</p>
<p>۴۹۶ جوان پر کھنچے جو گایا پان سنگار جوان پر کھنچے جو گایا پان سنگار جوان پر کھنچے جو گایا پان سنگار جوان پر کھنچے جو گایا پان سنگار</p>	<p>۴۹۷ تاج سر شاہ شہزاد الیگیا کی تاج سر شاہ شہزاد الیگیا کی تاج سر شاہ شہزاد الیگیا کی تاج سر شاہ شہزاد الیگیا کی</p>	<p>۴۹۸ بے جا و بے جا و بے جا و بے جا بے جا و بے جا و بے جا و بے جا بے جا و بے جا و بے جا و بے جا بے جا و بے جا و بے جا و بے جا</p>
<p>۴۹۷ سیدہ جو رہا تیر و نی سریان گل گین سیدہ جو رہا تیر و نی سریان گل گین</p>	<p>۴۹۸ عریان بختا بدن خاک پہ پڑی پشت بہا عریان بختا بدن خاک پہ پڑی پشت بہا</p>	<p>۴۹۹ مرید شاہنشاہ و مرید شاہنشاہ مرید شاہنشاہ و مرید شاہنشاہ مرید شاہنشاہ و مرید شاہنشاہ مرید شاہنشاہ و مرید شاہنشاہ</p>

<p>۴۰</p> <p>سوزِ دلِ خورشیدِ عالمی کالانِ حیا عجب غمِ خورشیدِ حیات کا حال بہاؤِ خورشیدِ خورشیدِ حیات سنبھلنا خورشیدِ حیات اور سو خورشیدِ حیات</p>	<p>۴۱</p> <p>کیسے جی صاحبِ وقتِ خورشیدِ حیات بکھار دے سبِ وقتِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات گھرِ حیاتِ حیاتِ حیاتِ حیاتِ حیات</p>	<p>۴۲</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>
<p>حسینِ امام تو گھوڑ پر ڈوگا لگے قویہ اگر عدو ہر چھیان لگے لگے</p>	<p>یلا کو سناؤ کہہ کوئی جفا نہ مونی ولزبان کہی شکوہ سے آشنا نہ مونی</p>	<p>زوالِ شمس تھا لونِ گرمیوں کی جلیتی تھی شرِ نشان تھا خاکِ اوزین جلیتی تھی</p>
<p>۴۳</p> <p>ایک شہنشاہِ خورشیدِ حیات کوئی کا تھا نہ شہنشاہِ حیات چھوڑ دیا تھا حیاتِ حیات نہاں کیا حیاتِ حیاتِ حیاتِ حیات</p>	<p>۴۴</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>	<p>۴۵</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>
<p>نجاتِ مٹ عاصی کی چاہت ہو چھوڑ جو کچھ نہ بانس کہتا تھا بہتر ہو چھوڑ</p>	<p>ہزارِ بچِ دین گو جان درِ مندر ہی رضاءِ خالق اگر مگر پسند رہی</p>	<p>رکابِ پامِ مبارک سے کلی جاتی تھی زبانِ پیاس کی شدت سوزِ لکڑی اتی تھی</p>
<p>۴۶</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>	<p>۴۷</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>	<p>۴۸</p> <p>تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات تو جہاں تھا غمِ خورشیدِ حیات</p>
<p>دکھا تو نورِ مامت نہ بہرِ قیامت تھی عجیبِ معلولِ مامت و شہرِ کواغت تھی</p>	<p>حرم کا دھیمان تھا نہ غمِ خورشیدِ حیات نقطِ خیالِ مامت سے لانا بکار و نکا</p>	<p>کہی دین سو پکنا تھا کہ جین سے لہو امام پوچھتے تھے آستین سو لہو</p>

<p>شعر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر</p>	<p>شعر کھڑی تھی تیرے سامنے کھڑی تھی کھڑی تھی تیرے سامنے کھڑی تھی کھڑی تھی تیرے سامنے کھڑی تھی</p>	<p>شعر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر</p>
<p>شمار و محکوم دو عالم کا بار شاہ ہر گھوٹ خدا اگر وہ ہے سید ہوں بیگناہ ہر گھوٹ</p>	<p>شمار و محکوم دو عالم کا بار شاہ ہر گھوٹ خدا اگر وہ ہے سید ہوں بیگناہ ہر گھوٹ</p>	<p>شمار و محکوم دو عالم کا بار شاہ ہر گھوٹ خدا اگر وہ ہے سید ہوں بیگناہ ہر گھوٹ</p>
<p>شعر کیا قبول کروں خدا سے ذرا اگر وہ ظلم کرے کیا قبول کروں خدا سے ذرا اگر وہ ظلم کرے کیا قبول کروں خدا سے ذرا اگر وہ ظلم کرے</p>	<p>شعر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر</p>	<p>شعر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر</p>
<p>ایہ رنج و محن ہوں بلا نصیب تیرے ہوں میں کل کر گواہ ہوں مہمان تیرے ہوں</p>	<p>ایہ رنج و محن ہوں بلا نصیب تیرے ہوں میں کل کر گواہ ہوں مہمان تیرے ہوں</p>	<p>ایہ رنج و محن ہوں بلا نصیب تیرے ہوں میں کل کر گواہ ہوں مہمان تیرے ہوں</p>
<p>شعر علی کا لالہ نہ تیرا کلاں نہ تیرا کلاں علی کا لالہ نہ تیرا کلاں نہ تیرا کلاں علی کا لالہ نہ تیرا کلاں نہ تیرا کلاں</p>	<p>شعر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر بیکسینا پوس چکا ترے پیش چلا کر</p>	<p>شعر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر اوجھل کر تھی تیرے سامنے اوجھل کر</p>
<p>گلہ پور عیش سے کباب بیدار لاہور پور کو پانی ثواب ہے یاد</p>	<p>گلہ پور عیش سے کباب بیدار لاہور پور کو پانی ثواب ہے یاد</p>	<p>گلہ پور عیش سے کباب بیدار لاہور پور کو پانی ثواب ہے یاد</p>

<p>۵۱۷ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۱۸ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۱۹ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>
<p>۵۲۰ کلام گوشت و عرق اسدم پیر اندین یہ زخمی ہیں کرو ہانک ہم آندین</p>	<p>۵۲۱ خدا و خالق بندہ نواز ہو چرخ و سنان پہ جو سر فراز ہو</p>	<p>۵۲۲ کلام گوشت و عرق اسدم پیر اندین یہ زخمی ہیں کرو ہانک ہم آندین</p>
<p>۵۲۳ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۲۴ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۲۵ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>
<p>۵۲۶ حسین امام کی خواہ کو کر کیا دیکھا بتول پاک کی دختر کو سر کھنے دیکھا</p>	<p>۵۲۷ جو وہ ہو راضی تو مرنا بھی زندگانی نہ محل رنج و مصیبت یہ دار فانی نہ</p>	<p>۵۲۸ حسین امام کی خواہ کو کر کیا دیکھا بتول پاک کی دختر کو سر کھنے دیکھا</p>
<p>۵۲۹ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۳۰ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>	<p>۵۳۱ چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں چار چوبیس کائناتیں کھلتی ہیں تو انچاک کیسے نہ ہوتی ہیں</p>
<p>۵۳۲ نہ جانو کہ مجھے زخموں کی اذیت ہے خدا کی راہ میں جو رنج پر سوار ہے</p>	<p>۵۳۳ نہ پیو سید نہ و سر نہ بکا کرو بھینا اب اپنی بھائی کو حق میں دعا کرو بھینا</p>	<p>۵۳۴ نہ جانو کہ مجھے زخموں کی اذیت ہے خدا کی راہ میں جو رنج پر سوار ہے</p>

<p>مثنوی میر انیس تو کو کھڑا آغا برتر در دریا کز تر بود یک بدینا دریا میر سپید و خنک سبک کل دریا</p>	<p>مثنوی میر انیس خوشی و غم و اندویش کی چو کباب و شیرین کی غش و کباب و شیرین کی</p>	<p>مثنوی میر انیس پیاری فاطمہ خدیوہ الجناح کو کیا سود و رش و شکر کی کے کچھین و رش کی</p>
<p>کائنات و ملی جو سید زمین و مرد ہو کر تو شبہ کا چہرہ نور زرد ہو کر</p>	<p>جہاں جو گھر سے وہ نامدار ہو کر تو فوج الجناح کی گردن جھکا کر ہو کر</p>	<p>خدا نہ کردہ جو نہ نیچان زمین پر گرا یقین سمجھ کر کس آسمان زمین پر گرا</p>
<p>مثنوی میر انیس کسی فرق نہ کیا تیرا وہ لڑکے الو کھونکے زمین و آسمان کی گاہا سو و دل جیسا بیا</p>	<p>مثنوی میر انیس کرا آئی فاطمہ خدیوہ الجناح کو خدا کے شکر کی لہر کی لہر کی</p>	<p>مثنوی میر انیس کرا فاطمہ خدیوہ الجناح کو کرا فاطمہ خدیوہ الجناح کو</p>
<p>وہ مانتا چاند ساریں تیر کا نشانہ ہو کر کے کچھین و رش کی</p>	<p>وہ مانتا چاند ساریں تیر کا نشانہ ہو کر کے کچھین و رش کی</p>	<p>وہ مانتا چاند ساریں تیر کا نشانہ ہو کر کے کچھین و رش کی</p>
<p>مثنوی میر انیس کے کچھین و رش کی</p>	<p>مثنوی میر انیس کے کچھین و رش کی</p>	<p>مثنوی میر انیس کے کچھین و رش کی</p>
<p>وہ برحق سید عالم ہو کر ہو کر تو روح فاطمہ مرقدین برقرار ہو کر</p>	<p>وہ برحق سید عالم ہو کر ہو کر تو روح فاطمہ مرقدین برقرار ہو کر</p>	<p>وہ برحق سید عالم ہو کر ہو کر تو روح فاطمہ مرقدین برقرار ہو کر</p>

<p>۴۳۰ خجی گچھوڑ کر زینتِ حیات تو شمعِ شریکِ آواز زینتِ حیات اوتر کر دینی گچھوڑ کر زینتِ حیات لہو میں ابھی آوازِ سلسلہ شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۱ کون اور جسے آوازِ شریکِ حیات کیلئے جمع ہوئے تھے تین تہہ شریکِ حیات کیسے خلقِ مہربان جو تیرے شریکِ حیات جبریں اور تو نہیں تیرے شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۲ یہ شکر آئے تھے تیرے شریکِ حیات ام میں پھر اگر کسی اور شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تھے تیرے شریکِ حیات تسلیں کی چھاتی تیرے شریکِ حیات</p>
<p>وہ گدیہ خالِ سراسر بن کر کاش گم سار بدنِ کرزمِ تیرے سے بہت گم سار گم سار</p>	<p>ارو غریب ہو یکس ہو بھوکا بیا سار فراموش ہو تو یکس شخص کا نواسار گم سار</p>	<p>اب آگے حالِ کمون کیا گلو و خنجر کا انیس تازہ ہے غمِ تابِ حشر سرور کا گم سار</p>
<p>۴۳۳ تیرے توفیقِ غلطانِ حق گر اگر شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات کاش کہ تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۴ خجی گچھوڑ کر زینتِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات اور تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۵ سلام گچھوڑ کر زینتِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>
<p>دوسرا ہو کے وہ تیرے شریکِ حیات گلین آ کے زکامِ لہو شریکِ حیات گم سار</p>	<p>لہو کی دھارا ہو سیر لیکن نظر جو آن لگی دوہائی دید پر زینتِ بچارین کھا لگی گم سار</p>	<p>کی شہادت کی خوشی تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>
<p>۴۳۶ تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۷ تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>	<p>۴۳۸ تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>
<p>حجابِ روحِ پیغمبر سے کچھ بھی آتا ہے تو دیکھتا ہے مرا بھائی مارا جاتا ہے گم سار</p>	<p>کسی کے پیٹھے زونے کا مت خیال سمندر گھوڑوں کو لاشہ بھی پائال گم سار</p>	<p>تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات تیرے شریکِ حیات گچھوڑ کر تیرے شریکِ حیات</p>

<p>۴۸ جس طرح کی سفاقت شہنشاہ جلو کیا سو کس طرح چاہا کیا سو کس طرح شکر کیا نہا کر عداوت کی دوزخاوس کی تباہی</p>	<p>۴۹ تیرے لیے سنو اور تیرے منظر شہنشاہ اک ایک نہ نہ کیا فخر و باج شاہزادہ ستمیوں کو کس طرح بے پروا باندھو عداوت کو نام نہان کو پس</p>	<p>۵۰ تقویٰ میں نہ نہ کر لالچ کلمہ بھی نہ نہ کر لالچ گوشت میں کتاب لاغت کا ایک باب سو کس زبان میں شہنشاہ کی کتاب</p>
<p>آخر ہے رات حمد و ثنا خدا کو اوستھو فریضہ سحری کو ادا کر</p>	<p>رنگین عبا میں دوشنبہ کہیں کس ہو بیشک و زبا د و عطربین کپڑے بے ہو</p>	<p>ابھو چہ شاعران عرب تھو مری ہو پستی لیوننگ وہ کہ نک سے بھر ہو</p>
<p>۵۱ مان غازیہ یون جو اتان قتال کا مکنت خون میں گاج مجھ کی آن کا پہلو ہوشی سے شکر فرما کر الٹا کس طرح شہنشاہ دن اب وصال کا</p>	<p>۵۲ سکھو کس طرح شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی نیلی قتل شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی</p>	<p>۵۳ بہشت میں شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی</p>
<p>ہم وہ ہیں ہم کس طرح فلک جگر واسطہ راتیں تڑپ کر کائی ہیں اسد کو واسطہ</p>	<p>کانو لگو حسن صوت سے خطاب ملا باتوں میں وہ نک کہ لو لگو ملا</p>	<p>بہترین ایسے لعل صدف میں کہ نہیں حور و نکا قول تھا یہ ملک میں بشتر نہیں</p>
<p>۵۴ کس طرح شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی</p>	<p>۵۵ کس طرح شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی</p>	<p>۵۶ کس طرح شہنشاہ کی فخر خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی خون و براس و لالہ و فرنگی</p>
<p>سب ہیں وحید و ہم پر غل چار سواوٹ دنیاس جو شہنشاہ کو سر فرماوٹ</p>	<p>دنیا کو بھیج دیوچ سہرا یا کچھ نہیں دیر یا ولی سے بھر کو نظر کچھ نہیں</p>	<p>ہبتاب سے رخو کی عطا اور ہو گئی بہشتی سے آئینہ نہیں جلا اور ہو گئی</p>

<p>۱۱۳ خاکسیر گلابین علی کو سونو جمال بہنچینا کی تھی تیرے خوش حال کے مجھ خیلین تیرے خوش حال</p>	<p>۱۱۴ عالم تھا محو قدرت رب عباد پر مینا کیا تھا وادی میں سواو پر ان سنو سنو پادوں کو ان تھکن</p>	<p>۱۱۵ سب کے رخو نکا نور سپہرین پتھا اٹھارہ آفتابو نکا خنجر زمین پتھا کچھ گل فقط ان کے تھے رب عطا کی رح</p>
<p>۱۱۶ وہ جابجا ویر چلاؤں ستاروں اور کیونکر خوش کروں گی گور اور پیا کھوئے تھے قدرت اللہ کا پتھر</p>	<p>۱۱۷ وہ جابجا ویر چلاؤں ستاروں اور کیونکر خوش کروں گی گور اور پیا کھوئے تھے قدرت اللہ کا پتھر</p>	<p>۱۱۸ طاہر ہوا میں مست ہر ن سبزہ زار میں جنگل کو شیر گونج رہے تھے کھار میں چو چو چو چو چو چو چو چو چو چو</p>
<p>۱۱۹ لکشن خیل تھے وادی میں اساتر جنگل تھا سب بسا ہوا پھولوں کی باسٹر کھنڈی ہوا میں سبز چوڑی خاک</p>	<p>۱۲۰ پھولوں کے سبز سبز شجر سرخ پوش تھو تھا ابھی خیل کے سب گول خوش تھو اٹھارہ آفتابو نکا خنجر زمین پتھا</p>	<p>۱۲۱ کھنڈی ہوا میں سبز چوڑی خاک شمار جس سے اس لکشن نگار کی خاک وہ جابجا ویر چلاؤں ستاروں اور</p>
<p>۱۲۲ زیر و خیل تھے گور پر کتا تھار تھے پتھر بھی ہر شجر کے جوا ہر نگار تھے خوابان تھے زیر لکشن زہرا جوا سکا</p>	<p>۱۲۳ وہ باغیوں کے ہاتھ سے جنگل میں لٹ گیا ماہ غزا کے عشرہ اول میں لٹ گیا شبنم زہر دیے تھے گھوڑے گلاب کا</p>	<p>۱۲۴ وہ باغیوں کے ہاتھ سے جنگل میں لٹ گیا ماہ غزا کے عشرہ اول میں لٹ گیا شبنم زہر دیے تھے گھوڑے گلاب کا</p>

<p>۱۹۱ الذکر خزانہ کون اوس نافر کی ہمار پھوسے سہلے تھے نہ محکمہ کے کلدار دولت خزانہ کے اجل جی کا بکاار جاگ رہے ساری رات کو وہ نیند کا خار</p>	<p>۱۹۲ ناگ جوتہ پر خطا پیش ہو اعیان تشریف جانا زبیر لالہ شہر زمان تجاویز چھوڑ کر اس عجب شاہ دانش کا جج صوت شناس کر کرے سوز و غم کی زبان</p>	<p>۱۹۳ تیس من موت اور تیرا تیرا شہر خاک افصح الفصحی جہاں اطمین گو کیا جو کھن خفت درو و باخیز یاد بدار کھس صد کرنا نالین</p>
<p>۱۹۴ راہین تمام جسم کی خوشبو سوکھیں گئیں جب مسکرا کر پھولوں کی گلیاں بکھیں گئیں</p>	<p>۱۹۵ ہر اک کی چشم آنسو و نسو ڈیڈ باگئی گو یا صد رسول کی کالو نمین آگئی</p>	<p>۱۹۶ سب سے صد امین پیکر یان جیسے پہول میں بلبل چمک رہا ہے ریاض رسول امین</p>
<p>۱۹۷ دو دشت اور وہ خیمہ زار گرو شاہ گو یار میں پر نسیب شاہ اک ناز و دھماں چو پڑے سب سے خیمہ ساساں چو پڑے سب سے خیمہ ساساں</p>	<p>۱۹۸ تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر</p>	<p>۱۹۹ تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر</p>
<p>۲۰۰ الذکر کہ جسکے پیار و اوسی میں تھے سب بش کبریا کے ستار و اوسی میں تھے</p>	<p>۲۰۱ اعجاز خاک و لبر شیر کی صد ہر خشک تر سے آتی تھی تگبیر کی صد</p>	<p>۲۰۲ غربت میں بڑ گئی از مصیبت حسین پر فاتحہ تیسرا ہے مر سے نور عین پر</p>
<p>۲۰۳ دو پوکار تھی اوس شہر کی زمین آسمان آسمان تھم چھوڑ کر زمین پوکار تھی اوس شہر کی زمین پوکار تھی اوس شہر کی زمین</p>	<p>۲۰۴ تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر</p>	<p>۲۰۵ تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر تیرا پیکر چھوڑ کر تیرے دو جینے بھر</p>
<p>۲۰۶ دیکھا جوانو شمسہ کیوان جنابہ پر کیا کیا ہنسی ہے صبح گل آفتاب پر</p>	<p>۲۰۷ کرتے ہیں یوں شتا و صفت ذوالجلال کی لوگوں کو اذان سنو مرے یوسف جمال کی</p>	<p>۲۰۸ مولا تھے جاشان ہدایت مناظر پر یا قباور و کھڑے تھے سلیمان بساط پر</p>

<p>۵۴۳ قرآن حکام کو اجاعت کی تھی بسم اللہ جس پر اگر جو یوں تشریف چلا سلطان بنیدین عظیم غلبہ فرما کرتی تھی خود ناز بھی اونی ادا پنا</p>	<p>۵۴۴ اک صفت میں تھی جو خدا کی اشارہ و نوجوان میں اگر کسی شہر پہر سب حکم کو حق آگاہ خاکسار پہر و امام کی کے دانائے روزگار</p>	<p>۵۴۵ فاغ ہوئی ناز سے جب قبا نام آئے صاف کو جو امان تشنہ کام کیا دل تھے کیا سپاہ رشید و سعید تھی باہم منافق تھے کہ مرنی کی عید تھی</p>
<p>۵۴۶ اسی نفرت جو علی علیہ السلام فرما کر کہ چکر اور نہ تو کچھ لیکن وہ کین نہ پاؤں وہ مستقیم پہلے اشارہ جو الف لام جیم</p>	<p>۵۴۷ وہ چتر وہ طویل کہ جو ان کی تھی بیگنی واجب الوجود حادث میں نیست نہ تھی جو وہ چتر وہ طویل کہ جو</p>	<p>۵۴۸ جید و شک کر خاک کو و باخدا پہر عطا کون خزن حق کو کون نست تھی کین تھی کین تھی کین مولا و عطا کر تھے تھے انجا</p>
<p>۵۴۹ جہل امتیں یہی سو نجات اکملہ تھی قرآن کا اور آل محمد کا ساتھ ہے باز کوئی صلا میں وہ دل پسند کو بیان عرش تھی سب کے لئے</p>	<p>۵۵۰ ہاقت پہ چلو پھر فوجی تھی ماحہر باوین گر کر کے سجد کر کے تیغ کو جہا وین خود کو کہ خاک سے اجابت کیا خود کو کہ خاک سے اجابت کیا</p>	<p>۵۵۱ فاقد نہ تھے کامی و غربت پر رحم کر یار ب مسافر و نکی جماعت پر رحم کر ناری تھی انجا تھی نجات تھی خان صفت تھی عظیم و قدسی شہر</p>
<p>۵۵۲ ایمان کا تو چتر و شہر چاند تھی خفت خدا کی کا پیر تھی خیم کردین میں سب کی خیم خوش تھی سجد و نین چاند تھی مہلو تھی کوچ میں</p>	<p>۵۵۳ وہ خاکسار جو تضرع تھے فرش پر روح القدس کی طرح دعائیں تھیں دور روز سے ہے کشہ وہانی حسین کو ہاں مر تو دم بھی دیکھو نہ پانی حسین کو</p>	<p>۵۵۴ کشتا تھا ابن مسعود یہ جا جا کر گما کو پیر و شہر تھی تھی دور روز سے ہے کشہ وہانی حسین کو ہاں مر تو دم بھی دیکھو نہ پانی حسین کو</p>

<p>۴۴ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۴۵ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۴۶ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>
<p>پر واندھے سراج امامت کے نور پر رو کی سپر حضور کرامت ظہور پر</p>	<p>یہ کس خطایہ تیر پیاسے پرستی میں ٹھنڈی ہوا کے واسطے پھر ترستی میں</p>	<p>جب ایسا بھائی ظلم کی تیغ نہیں آ رہا پھر کس طرح نہ بھائی کی چھائی پر آ رہا</p>
<p>۴۷ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۴۸ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۴۹ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>
<p>غفلت میں تیر سے کوئی بچہ تلف نہ ہو ڈرہے مجھے اگر گردن اصغر ہون نہ ہو</p>	<p>دیکھیں فضا بہشت کی دل باغ باغ ہے امت کو کام سے کمین جلدی فراغ ہے</p>	<p>بائو و نیکنام کی کھیتی ہری رہے صندل سرامک پتھر سے گودی بھری رہے</p>
<p>۵۰ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۵۱ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>	<p>۵۲ عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل عجبت من عبادنا من انهم يمشون في البياض والليل والليل</p>
<p>کرمی میں ساریات تو کوٹ مٹا کر دیا بچے ابھی تو سر دھوا پاکر سو گئے ہیں</p>	<p>پر تو سے رخ کے برق چمکتی تھی خاک پر تلا بار ماتھے میں تھی سپر درخش پاک پر</p>	<p>فاقہ نسو جان بلب میں عطش سہاگن یار بتر در رسول کی ہم آل پاک میں</p>

<p>۴۴۴ ہتھیار اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۴۵ ہتھیار اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۴۶ ہتھیار اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>
<p>تین تین کر مین دوشیہ شط پڑ ہو کر نہ تیرت کر لال زیر علم آکر ٹپے ہو کر</p>	<p>آقا کے ہم غلام مین اور جان شاد مین عزت طلب مین نام کے امیدوار مین</p>	<p>روئے لکھ کے تم جو ہر یا بھلا کہوں اس ضد کو بچھینے کے سوا اور کیا کہوں</p>
<p>۴۴۷ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۴۸ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۴۹ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>
<p>آنکھیں ملین علم کے پھر ہر کو جو ہم کے ریت کر گرد پھر نہ لگے جھوم جھوم کے</p>	<p>طاقت مین کچھ کی نہیں کو بھوکو یا سو مین پو تو اونھین کو ہم مین اونھین کو تو اس مین</p>	<p>لازم ہے سوچے غور کر ہو پیش پس کر کر جو ہو سکے نہ کیوں بشراوسکی ہوس کر کر</p>
<p>۴۵۰ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۵۱ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>	<p>۴۵۲ آواز سے اور سولہ لگا چکا آقا کو غارت تیار اور حریفوں کا علم سید الام کہو اور نہ جا کر دشمنین سید انیلاں دہلی تھی تھامی چوب علم خاں بولام</p>
<p>کیا قصد ہے علی ولی کے نشان کا امان کسے ملیگا علم نا جان کا</p>	<p>لو جاو لیس کڑم ہو مالک ہاتھ جوڑ کر کیوں آکر تم یہاں علی اگر کو چھوڑ کے</p>	<p>رضخت طلب اگر ہو تو یہ میر اکام ہے مان صد تو جاسے آج تو مر مین نام ہے</p>

<p>مرثیہ بہارِ بزمِ بزرگ سے خوشخوار زیادہ بین اور صفتِ خفا سے خوشکار جو وہ بین جو حق سے کر سب خوشکار و کھلا دراجِ حیدر و جعفر علی کا راز</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>
<p>تم کیوں کہو کہ لال خدا کو ولی کرہین نوحین پکارین خود کو انواسر علی کرہین</p>	<p>مخوار تم سے ہو نہ عاشقِ امام کے علوم ہو گیا مجھے طالبِ ہونام کے</p>	<p>ایوں دیکھنے کو سب میں بزرگوں کی طور میں تیور بھی انکے اور ارادہ بھی اور بین</p>
<p>مرثیہ کیا چاہے علم سے جعفر طیار کا شام یہ بھی اے اک عکاسِ رسولِ عالم گبارِ بزمِ بزرگ سے خوشخوار جس کا جہیز ہے تو تبتا تھا درمِ شام</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>
<p>بیجان ہوئے تو نخل و غارِ ٹھریے ہاتھوں کے بدلے حق سے جواہر کے پرویے</p>	<p>نوحین بھلا کے گچ شہیدِ انہیں ہو گیا تب قدر ہو گی آپ کو جب ہم نہ ہو گیا</p>	<p>بیشک یہ ورثہ دارِ جنابِ امیرِ بین پر کیا کمون کرد و نوں کی عمرینِ صغیرِ بین</p>
<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>	<p>مرثیہ نورِ تین تین شمعِ شکر شکر کا لال امان کا باغ ہوتا ہے گلِ بین بابل پوچھا کیا کھو لو گے کہیں گے بابل دین لے کر ہی ہوں تیرے لیے بابل</p>
<p>اوکھڑا وہ لیون اگر ان تاج و درنگِ نعت کو جس طرح توڑے کوئی پتا و رخت سے</p>	<p>کیا تھ جاؤں مان کی نصیحتِ نری لکی پتو یہ کیا کہا کہ جگر پر چھری لکی</p>	<p>مالک ہو تم بزرگ کوئی ہو کہ خرد ہو جس کو کہو اوسی کو ہر عہدہ سپرد ہو</p>

<p>عج بہشت کی آسپاسی کیلئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>
<p>شوکت خدمت میں شان میں جس کو نہیں عباس نامدار ہے بہتر کو کی نہیں</p>	<p>انکی خوشی وہ ہے جو رضا بخت کی ہو لو بھائی کو علم یہ عنایت میں کی ہے</p>	<p>سزائے ابن فاطمہ کے رو برو کرے شہید کے پسینے پر میرا لہو گرے</p>
<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>
<p>صفیر پر شیر دل ہے بہادر بزرگ ہو بیش سیکڑ و نہیں ہزار و نہیں ایک ہو</p>	<p>ہو جائے آج صلح کی صورت تو کل چلو ان آفتوں سے بھائی کو لیکر نکل چلو</p>	<p>فیض آپ کا ہے اور تصدق امام کا عزت بڑھی کثیر کی رتبہ غلام کا</p>
<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>	<p>عج عجابتیں ان کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل کے لئے جو سزاوارتہ حاصل</p>
<p>کی عرض انتظار ہے شاہ غبور کو چلیے بھوجی نے یا کیا ہے حضور کو</p>	<p>ساونت بن پس اسد ذوالجلال کے گر شیر ہو تو پھینک میں آنکھیں نکال کے</p>	<p>بچے جبین ترقی اقبال و جاہ ہو سایہ میں آپ کے علی اکبر کا میاں ہو</p>

<p>۹۹۱ خونین کھنکھانے لگا اور پڑا پوچھتا پوچھتا کہ کون ہے سنا کر کہہ دیا کہ میں ہوں تو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر</p>	<p>۹۹۲ اندوڑی سپاہ خدائے شان چلنے لگے خون و خلات کو بجی شان کون کسے علم کسے تھے شامی جوان دنیائی زینتیں کی غنیمت جانی جان</p>	<p>۹۹۳ نیپا ہوا اور گھر کے شریف نیکان آج جانتے تھے حسن و خالق و حسان کہ کچھ سوئے زمین نہ کچھ پیر آسمان پیدا کیا حق از جبریں آج جان</p>
<p>۹۹۲ گردنیں ڈالیں ہاتھ یہ تیر لوگوں شوق تیر بالا دروی میں اسکو چہا پر بھی فوق تیر</p>	<p>۹۹۱ ایک ایک دو دو ان علی کا چراغ تھا جسکو بہشت پر تھا تقویٰ وہ باغ تھا</p>	<p>۹۹۲ سب خمیو نہ کا خاتمہ لبس اس حسین تیر محبوب حق ہیں عرش پر سایہ زمین تیر</p>
<p>۹۹۳ تو کہ نہ چاہی فرس تو نہ چاہی چو تیر سویر و شستہ چو خاں و فرس گھوڑوں کی کین سواری کا کین ارہتہ بڑھاکر سرور و بادشاہ</p>	<p>۹۹۴ تو کہ وہ سات اٹھ سو سو تیر لگے کبھی کبھی چویر چو واد و کس چویر چویر چویر چویر چویر کھیلدین تو پوچھو تو کر تیر</p>	<p>۹۹۵ تا قاتلہ اور دھڑ سے چلے جا بیابان گھوڑا بڑھاکر چویر چویر چویر ظلال دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ پیر چویر چویر چویر چویر چویر</p>
<p>۹۹۴ پھولوں کو لیکے با و بہاری بیوی لگی بُستان کر بلا میں سواری بیوی لگی</p>	<p>۹۹۳ نیز و کئی سمت چاند سے سینے تیر آؤ تیر عید گاہ میں دو طہ بنے تیر</p>	<p>۹۹۴ بالا کبھی تھی تیغ کبھی زیر تنگ تھی اک اک کی جنگ مالک آتش کی جنگ تھی</p>
<p>۹۹۵ پڑا دھڑ چکنا تھا اور آفتاب دھڑ ایک دنیا تھی خاک و فتنہ اس کے شر دھڑ نہر نہری علی چو شہر تیر نہری دو طہ طحہ شاہ سوار اس دھڑ</p>	<p>۹۹۶ تو کہ تیر چویر چویر چویر چویر نیپا کا تیغ تیر چویر چویر کچھ دو دھڑ دھڑ دھڑ دھڑ بہشت کل مضطرب تیر چویر چویر</p>	<p>۹۹۷ تو کہ تیر چویر چویر چویر چویر عبادہ کی صفوں تیر چویر چویر کچھ چویر چویر چویر چویر کچھ چویر چویر چویر چویر</p>
<p>۹۹۶ تھے دو طہ جو دو علم اس ارتفاع کے اوپر ہوئے تھے نار خطوط شعاع کے</p>	<p>۹۹۷ نایت لیو وہ لال خدائے ولی کا ہے اب تک جہان میں سائے نبی و علی کا ہے</p>	<p>۹۹۸ بجلی گر مہا پر و نیہ شمال و جنوب کے کیا کیا لڑی ہیں شام کو بادل میں ڈوب کے</p>

[illegible]

<p>فصل پیشہ پوری جگر جگر تیر تیر تیر تیر اک تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر نور غنیمت شاد بخت تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر تیر</p>	<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>	<p>فصل تیر</p>
<p>پڑتی تھی دھوپ سکتی پاش پاش بہ چادر بھی اک تھی علی اکبر کی پاش بہ</p>	<p>سڑ پاجو شیر خوار تو حضرت فرآہ کی مصوم فرج ہو گیا گو دیکھیں شاہ کی</p>	<p>حشرہ کی ڈھال تیغ شہ لافانی کی تھی ہرین نرہ جناب رسول خدا کی تھی</p>
<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>	<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>	<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>
<p>پھر ایک بار اوس پر نور کو دیکھ لیں اکبر کے شیر خوار پر نور کو دیکھ لیں</p>	<p>واسن میں رکھو جو محبت علی کی ہے دولت ہر فاطمہ کی امانت علی کی ہے</p>	<p>خوشنود تھا خانہ زاد تھا دل نرا و تھا شہید بھی سنی تھے فرس بھی جو او تھا</p>
<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>	<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>	<p>فصل نور غنیمت شاد بخت تیر</p>
<p>نعم کی چھری علی جگر چاک چاک پر بٹھالیا حسین نور کا نور پاک پر</p>	<p>سید زلال حضرت خیر النساء کا ہے مصوم نور شہید ہے بندہ خدا کا ہے</p>	<p>آب خنک کو خلق ترستی تھی خاک پر گویا ہو اسے آگ پرستی تھی خاک پر</p>

<p>دلدادہ واد خفا کی صورت نہایت کالا نشان میں صوبہ و خفا نشان شب خود سر غلو کے جس کو صوبہ و خفا نہایت سے صوبہ و خفا نشان شب</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوسون کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>
<p>اوتھنی خالی خفا کی شہین گل خوش رنگ بار کھولا چہرہ و خفا کی شہین گل خوش رنگ بار کھولا چہرہ و خفا کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>گرمی یہ تھی کہ زلیست سر دل سبک سر دھڑکی پتھر بھی مش چہرہ مدقوق زرد و ستی گرمی یہ تھی کہ زلیست سر دل سبک سر دھڑکی</p>	<p>بھڑکی تھی آگ گنبد چرخ اشیر مین باول چہرہ سے سب کہ زمرہ پر مین بھڑکی تھی آگ گنبد چرخ اشیر مین</p>
<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>
<p>سرخ باوڑی تھی چہرہ لوتہ سبزی گیاد سو پانی گنبد زمین اوتھرا تھا سا لوگ چاہ سو سرخ باوڑی تھی چہرہ لوتہ سبزی گیاد سو</p>	<p>گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر جھن جانا تھا جو گرتا تھا وادہ زمین پر گرمی سے مضطرب تھا زمانہ زمین پر</p>	<p>سب آب تیسرا تھا جو دن میمان کو ہوئی تھی بات بات مین لکنت زبان کو سب آب تیسرا تھا جو دن میمان کو</p>
<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>	<p>دلدادہ کی شہین گل خوش رنگ بار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار ایک ایک گل میں ہر شاخ و سورت چہار نہایت خفا کی گل نہایت خفا سورت چہار کوشا ہونے کی شہین گل خوش رنگ بار</p>
<p>گرچہ سب سے محل کے گھر جاوڑاہ مین پڑ جائیں لاکھ آبلے پاسے نگاہ مین گرچہ سب سے محل کے گھر جاوڑاہ مین</p>	<p>پانی تھا آگ گرمی روز حساب تھی ماہی جو سینہ میج تک آئی کباب تھی پانی تھا آگ گرمی روز حساب تھی</p>	<p>پانی کا دام و دو کو پلا نا لٹوا ب تھا ایک ابن قاطمہ کے لیے قحط آب تھا پانی کا دام و دو کو پلا نا لٹوا ب تھا</p>

مرثیہ میر انیس
جلد چہارم
مرثیہ میر انیس
جلد چہارم

<p>۱۳۱۱ سرکار کا سہلے سحر سعدی شہر خادم گئی تھی وہ وہ خیر ان اوطار کز تیرے سپاہی کز زمین تیرے فز نہ فاش تیرے نہ تھا سہا پہ</p>	<p>۱۳۱۲ گرج کا دیون تیرے بھی کج کار کونرا جی رہا رسول کا احاطہ کار سچ الاٹھا زمین تیرے دیکھ کر تکرار کس کا فسخ کا پیغام کیا ہے</p>	<p>۱۳۱۳ مطلع دوم جب تک نہیں ختم تو لو سلطان زمین گیتی کے ظلم کیسے کر کہیں تیرے انتہا کیسے کہیں تیرے کہیں تیرے گریہ جلی اڑتے تو غراستین تیرے</p>
<p>وہ وہ جو پست کی وہ جلال آفتاب کا سونگایا تھا رنگ مبارک جناب کا</p>	<p>چاہوں جو انقلاب تو دنیا تمام ہو اولے زمین لیدن کر نہ فز نہ شام ہو</p>	<p>جلوہ دیا ہری نے عروس مصاف کو مشکاک شاکی تیغ سے مچھوڑا غلام کو</p>
<p>۱۳۱۴ کتنا تھا ابن سعد کرا تر آسمان تھا بیت چہ چہ جبراب جی تو جعفر جبراب فز تیرے حسنیت کرا افغان خراب دریا کو تال جابر بن ابن جبراب</p>	<p>۱۳۱۵ فیک یہ لگا چو کی سوز و افکار شہزاد چیلے پادشاہ شام شہزاد ظلم و عفو تیرے جلیہ شہزاد آواز کیسے جبراب کی آسمان پار</p>	<p>۱۳۱۶ کا کجی اس طرح مہل وہ شہزاد چیلے گرجا جبراب جی تو جعفر جبراب بیت چہ چہ جبراب جی تو جعفر جبراب فز تیرے حسنیت کرا افغان خراب</p>
<p>فاسق تو پاس کچھ تیرا اسلام کاغیر آب آتما ہر یہ تو مرے کام کاغیر</p>	<p>نیز اوٹھا کے جنگ پر اسوار شہزاد کار نشان فوج سپہ رو کر کھل گئے</p>	<p>گر جاجور عدا پر سے بجلی نکل پڑی محل میں دم جو گھٹ گیا لیلی نکل پڑی</p>
<p>۱۳۱۷ لہو تو جوان لکھو تو آئین خلیل چاہوں تو سلسبیلی کہ دم ابن آوین کیا جام آب کا مجھے تو گلا بدیل نیاز و آسپس شکار و نی خلیل</p>	<p>۱۳۱۸ وہ وہ مہم جگ جگ کی وہ زمین شہزاد چیلے پادشاہ شام شہزاد ظلم و عفو تیرے جلیہ شہزاد آواز کیسے جبراب کی آسمان پار</p>	<p>۱۳۱۹ آئے حسینیت کرا افغان خلیل کافر کب کا کتاب آئے حسینیت باندہ بیت مسووری حال آئے حسینیت دوار و فز تشبیبیت آئے حسینیت</p>
<p>جس پھول پر پڑی تر اسایہ وہ بونہر ٹھلو اور قصہ لہ تو کہیں گے لہو نہر</p>	<p>وہ صالحین حسین لہو سرونہ سواران شہزاد صحرابین جیسو آکر گھٹا جھوم جھوم کے</p>	<p>یون تیغ تیر کو نہ لگی اوس گروہ پر بجلی تڑپ کے کرتی ہے جسطرح کوہ پر</p>

<p>۱۰۰ کسی کو نہ تھی نہ تھی نہ تھی نہ تھی جو کچھ چاہا وہاں چاہا وہاں چاہا وہاں پہر کار سے چہرہ اور ہر اور ہر اور ہر اور روح الدین مسلمان سے جیسا کہ چاہا وہاں</p>	<p>۱۰۱ یہاں ہر شے خدا کی شان پانی میں نال آگ میں پانی خدا کی شان خاموش اور تیز زبان خدا کی شان استاد و شاگرد خدا کی شان</p>	<p>۱۰۲ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>
<p>ظاہر و نشان اسم عظیم شہر ہو جنہر علی گناہ تھا وہی پر سپر ہو</p>	<p>لہرائی جبہ او تر گیا دریا چڑھا ہوا نیزوں تھا وہاں فقار کا پانی بڑھا ہوا</p>	<p>لہتے ہیں راستی جسم وہ خم کے ساتھ ہے تیزی زبان کو ساتھ تیز دم کے ساتھ ہے</p>
<p>۱۰۳ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۰۴ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۰۵ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>
<p>نہ زمین تھا فرس پہ نہ اسوار زمین پر کوئی ان زہرہ کی بھری ہوئی تھیں زمین پر</p>	<p>بازار بند ہو گیا جھنڈو او کہڑ گئے خوجین ہو میں تباہ محلہ او جڑ گئے</p>	<p>رکنا تھا ایک وار نہوس سو پانچ سے چہرہ سیاہ ہو گئے تھے او سکی آنکھ سے</p>
<p>۱۰۶ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۰۷ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>	<p>۱۰۸ خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا خدا کی شان میں کچھ نہ تھا نہ تھا نہ تھا نہ تھا</p>
<p>آپہو نچا او سکو گھاٹ پہ چور سے کر گیا دریا لہو کا تیغ کے پانی سے بڑ گیا</p>	<p>خونسر فلک کو لاشوں سے قتل کو بھیجی تھی سوار و ملین چرخ چرخ سے او تر گئی تھی</p>	<p>موند کھسٹوں پر تیز نوگو خبر نہ تھی سر گر رہے تھے اور تو نوگو خبر نہ تھی</p>

<p>۱۲۱ گزشتہ کی طرح تیرے ہونے کا حال تیرے ہونے کی خبر پہنچا کر تیرے ہونے کی خبر پہنچا کر تیرے ہونے کی خبر پہنچا کر</p>	<p>۱۲۲ دیا خا کا فوج جو حسن سرکاری کا نوین الامان کی صدا تیرے دیکھ کر خوش ہوئے تیرے ہونے کی کھینچ کر تیرے ہونے کی</p>	<p>۱۲۳ صفت صفت تیرے ہونے کی خبر اسوار سپہ سالار تیرے ہونے کی اسوار سپہ سالار تیرے ہونے کی اسوار سپہ سالار تیرے ہونے کی</p>
<p>اب ہاتھ و دستیا بنیں ہونے چھاؤ کو ہاں پاؤں رہ گئے ہرین فقط بھاگ جاؤ کو</p>	<p>بھلی گری جو خاک پر بیخ جناب کی آئی صدا زمین سے یا بوتراب کی</p>	<p>ٹوٹے پرے شکست وہ فوج ستم ہوئی دنیا میں اس طرح کی بھی ابتدا کم ہوئی</p>
<p>۱۲۴ اندر خوف تیرے ہونے کی خبر زبردست حال تیرے ہونے کی خبر چاروں طرف کا تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>۱۲۵ اس کی شکست کی خبر اس کی شکست کی خبر اس کی شکست کی خبر</p>	<p>۱۲۶ تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر</p>
<p>غل تھا کہ برق کرتی جو درجہ پیش بھاگ کر خدا کے قہر کا دریا ہر جوش پر</p>	<p>دہشت سے ہوش اور گم ہوتے کر وہ ہم کر سو فار کھول دے تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>بستی نہیں تھی مردوں کی قریے او جا رہے لاشوں کی تھی زمین مرونگے پہاڑ تھے</p>
<p>۱۲۷ تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>۱۲۸ تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>۱۲۹ تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر تیرے ہونے کی خبر</p>
<p>دریا نہ تھا خوف سوا اس برق تاباں لیکن پھر تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>زہوش و زگر تیرے فوج خدا کے نشان پیکار نہیں رہ کر تیرے ہونے کی خبر</p>	<p>اوس بیخ بیدریغ کا جلوہ کمان نہ تھا سہم تیرے سب پر گونش امن و امان نہ تھا</p>

<p>وہ غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>	<p>خالد فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ خالد فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>
<p>پہلے تھا کہ میں نے اوس کی تہہ کہ میں نے پہلے تھا کہ میں نے اوس کی تہہ کہ میں نے</p>	<p>خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>
<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>	<p>خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>
<p>کیا آگ لگی تھی وہاں خراب کو یہ تو تھے سب حسین تر تھے آگ کو کیا آگ لگی تھی وہاں خراب کو یہ تو تھے سب حسین تر تھے آگ کو</p>	<p>ترکش سے کہیں کہیں کہیں کہیں بہشت کے یہاں کہیں کہیں کہیں کہیں ترکش سے کہیں کہیں کہیں کہیں بہشت کے یہاں کہیں کہیں کہیں کہیں</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>
<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>	<p>خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ خالق فرمودہ دیا تھا کہ خود اور کس سے نہ تھا کہ</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>
<p>کشت عرق کہ نظر کی تھی رو پاک پر سوئی پر تیرا جوتے تھے نفس کی خاک پر کشت عرق کہ نظر کی تھی رو پاک پر سوئی پر تیرا جوتے تھے نفس کی خاک پر</p>	<p>آری جو ہو گئی تھی فقار کو تیرا خون نے موندھ پھر لیتے تھے کارزار کو آری جو ہو گئی تھی فقار کو تیرا خون نے موندھ پھر لیتے تھے کارزار کو</p>	<p>میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے میں نے غور و فکر سے کہیں کہیں کہا کرتا تھا کہ میں نے</p>

<p>جلد بادشاہ اس کے راتوں رات اسو و افغیتا نہ نورست مخلص نیبادار و بیکار و بیکار و بیکار اک چاندان پویشی کو جاننا</p>	<p>جلد بادشاہ اس کے راتوں رات اسو و افغیتا نہ نورست مخلص نیبادار و بیکار و بیکار و بیکار اک چاندان پویشی کو جاننا</p>	<p>جلد بادشاہ اس کے راتوں رات اسو و افغیتا نہ نورست مخلص نیبادار و بیکار و بیکار و بیکار اک چاندان پویشی کو جاننا</p>
<p>نعرہ کیا کہ کرتا ہوں حیا نام اسے ابن سعد لکھ سے ظفر میر نام</p>	<p>نعرہ کیا کہ کرتا ہوں حیا نام اسے ابن سعد لکھ سے ظفر میر نام</p>	<p>نعرہ کیا کہ کرتا ہوں حیا نام اسے ابن سعد لکھ سے ظفر میر نام</p>
<p>بالا قدر کلفت و تیرت و تیرت روشن تن و سیاہ و رنگ آنکھ یا کہ چاہیے کہ تو کر لعل ملک تین تین ہزار و تین تین تین</p>	<p>بالا قدر کلفت و تیرت و تیرت روشن تن و سیاہ و رنگ آنکھ یا کہ چاہیے کہ تو کر لعل ملک تین تین ہزار و تین تین تین</p>	<p>بالا قدر کلفت و تیرت و تیرت روشن تن و سیاہ و رنگ آنکھ یا کہ چاہیے کہ تو کر لعل ملک تین تین ہزار و تین تین تین</p>
<p>دل میں بدی طبیعت بدین بکار تھا گھوڑی پہ تھا شوقی کہ تو پر پہاڑ تھا</p>	<p>دل میں بدی طبیعت بدین بکار تھا گھوڑی پہ تھا شوقی کہ تو پر پہاڑ تھا</p>	<p>دل میں بدی طبیعت بدین بکار تھا گھوڑی پہ تھا شوقی کہ تو پر پہاڑ تھا</p>
<p>سازگار اور استغفار و غفران آکھین بود رنگ سپر و نور و نور بکار و بکار و بکار و بکار جگہ سنا بکار و بکار و بکار</p>	<p>سازگار اور استغفار و غفران آکھین بود رنگ سپر و نور و نور بکار و بکار و بکار و بکار جگہ سنا بکار و بکار و بکار</p>	<p>سازگار اور استغفار و غفران آکھین بود رنگ سپر و نور و نور بکار و بکار و بکار و بکار جگہ سنا بکار و بکار و بکار</p>
<p>بھالے لیے کسم ہوی کہوں ستیگر نازان وہ حور گز بہ تیغ تیز ہر</p>	<p>بھالے لیے کسم ہوی کہوں ستیگر نازان وہ حور گز بہ تیغ تیز ہر</p>	<p>بھالے لیے کسم ہوی کہوں ستیگر نازان وہ حور گز بہ تیغ تیز ہر</p>

<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>
<p>قربان تیغ تیز شہ نادر کے دو ٹکڑی تھے سوار کے دورا ہوا کے</p>	<p>سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>بیکس حسین ظلم شعار و زمین مگر گئے مولا تھار و لاکھ سوار و زمین مگر گئے</p>
<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>
<p>غل تھا او سوا جل و زب لہیا جو گھر کے لو و و سوا شکار چلا مو نہ بین شیر کے</p>	<p>غالب کیا خدائے تجھے کائنات پر بس خاتمہ جہاد کا ہر تیری ذات پر</p>	<p>یون تھے خدنگ ظلم الہی کے جسم پر جس طرح خار ہو تو بین سہا ہی کے جسم پر</p>
<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>	<p>محلہ میں سے پہلے چھوڑ کر چلا تھا وہاں جا جان سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے پہل سے پہلے</p>
<p>پیوند صدر زین جسد و فرق ہو گیا گھوڑا زین بین سیر تلک غرق ہو گیا</p>	<p>پیا سلاطین کوئی یون از و عام ابا ہتمام چاہیے امت کو کام بین</p>	<p>تیر ستم نکالنے والا کوئی نہ تھا گرتے تھے اور سنبھالنے والا کوئی نہ تھا</p>

<p>۱۱۱ اگر خنوبت ایک کیسین و گلیاوار فرزند فاطمہ کی سوتیلی ماں وار بجائوہ اور بیلیوڑ شمشیر ایاوار مرد مرہون بجائوہ سوتیلی ماں وار</p>	<p>۱۱۲ بہشت شمشیر شمشیر شمشیر کافی شمشیر شمشیر شمشیر بانی پاکیزہ شمشیر شمشیر بجائوہ اور بیلیوڑ شمشیر شمشیر</p>	<p>۱۱۳ استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی</p>
<p>خشمین تھو جو فوج کو سرکش بھروسہ ہو خالی کیر حسین پر ترکش بھروسہ ہو</p>	<p>کھوڑ روپہ ڈنگا کے جو حضرت زہرا کی تھرا لئی ضربت رسالت پناہ کی</p>	<p>اویس سوہن زخم تن چاک چاک پر زمین نکل حسین ٹر پتا ہر خاک پر</p>
<p>۱۱۴ اگر سنگدل فریاد سوار حسین کی صدور سے زہر ہو گیا سبب نفی کا استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی</p>	<p>۱۱۵ خشمین تھو جو فوج کو سرکش بھروسہ ہو خالی کیر حسین پر ترکش بھروسہ ہو</p>	<p>۱۱۶ ازان قدم خیمہ کو غرق خون جگر چادر لطف چار دیویش مسلمان جگر</p>
<p>۱۱۷ تھما گا گلاب نے ماتھے کو چھوڑ کر کھلا وہ تیر حلق مبارک کو توڑ کر</p>	<p>۱۱۸ قرآن رحل زمین سو سر فرش گر پڑا دیوار کعبہ پیٹھ گئی عرش گر پڑا</p>	<p>۱۱۹ اٹان قدم اب اوٹھے نہ نہیں شمشیر کام کو پہونچا دوا لاش پر مر مر بازو کو تھام کے</p>
<p>۱۲۰ اگر خنوبت پچال کا شکار نہ سوتیلی ماں کی لاش گئی گردن کا جوڑ</p>	<p>۱۲۱ اگر خنوبت پچال کا شکار نہ سوتیلی ماں کی لاش گئی گردن کا جوڑ</p>	<p>۱۲۲ استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی استغفر اللہ عنی فاطمہ زہرا کی صاحبزادی</p>
<p>۱۲۳ اوپلا ہو خون نکلتا ہوا دم ٹھہر گیا چلو رکھا جو زخم کے نیچے نو بھر گیا</p>	<p>۱۲۴ اوپلا ہو خون نکلتا ہوا دم ٹھہر گیا چلو رکھا جو زخم کے نیچے نو بھر گیا</p>	<p>۱۲۵ شعلہ دل دگر سے نکلے ہیں آہ کے یہ کون نام لیتا ہے میرا کراہ کے</p>

<p>۱۹۴ بے نیل بے غم قمر حسین بے نیل بے غم قمر حسین بے نیل بے غم قمر حسین بے نیل بے غم قمر حسین</p>	<p>۱۹۳ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>	<p>۱۹۲ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>
<p>اب چھوڑو نہ دشت بلالین حسین کو اب چھوڑو نہ دشت بلالین حسین کو اب چھوڑو نہ دشت بلالین حسین کو اب چھوڑو نہ دشت بلالین حسین کو</p>	<p>جز بزرگ دروہجر کا چار انہیں کوئی میرا تو اب جہان میں سہارا انہیں کوئی جز بزرگ دروہجر کا چار انہیں کوئی میرا تو اب جہان میں سہارا انہیں کوئی</p>	<p>بیرا ہے وہ خستہ جگر اپنی جان سے باندھے نہ کوئی اوس کا کلا ریمان سے بیرا ہے وہ خستہ جگر اپنی جان سے باندھے نہ کوئی اوس کا کلا ریمان سے</p>
<p>۱۹۵ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>	<p>۱۹۴ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>	<p>۱۹۳ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>
<p>پہونچ جو شگاہ مین اوس کو کرک پر دیکھا حسرتیں کو نیز کی لوک پر پہونچ جو شگاہ مین اوس کو کرک پر دیکھا حسرتیں کو نیز کی لوک پر</p>	<p>دنیا تمام او جگر گئی ویرانہ ہو گیا بیٹھوا کہ ادا کرکے تو نہ امانہ ہو گیا دنیا تمام او جگر گئی ویرانہ ہو گیا بیٹھوا کہ ادا کرکے تو نہ امانہ ہو گیا</p>	<p>یہ فصل اور یہ بزم عزایا و کار ہے پیری کے کولوں میں خزانگی ہمار ہے یہ فصل اور یہ بزم عزایا و کار ہے پیری کے کولوں میں خزانگی ہمار ہے</p>
<p>۱۹۶ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>	<p>۱۹۵ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>	<p>۱۹۴ بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>
<p>صدقہ گئی لٹا گئے گھر و وعدہ گاہ مین جنش لبو کو ہے ابھی یاد آہ مین صدقہ گئی لٹا گئے گھر و وعدہ گاہ مین جنش لبو کو ہے ابھی یاد آہ مین</p>	<p>سرکٹ گیا ہمیں تو الم سے فراغ ہے گر ہے تو بس تحساری جدائی کا داغ ہے سرکٹ گیا ہمیں تو الم سے فراغ ہے گر ہے تو بس تحساری جدائی کا داغ ہے</p>	<p>بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان بختیہ سلام آتی از غار جہان</p>

<p>۴۱ چہار کرسی کے پاس رہتی ازہ حاتمین سیدانیان اسیر جو میں فوج شام میں</p>	<p>۴۲ کیوں کر بلا میں لاشوں کی لون در سے نہیں بس میں سنگ و گدھوں کے پیر اس میں</p>	<p>۴۳ وہ ملک کیا جو طوق سے گہرا کر گزیر کاٹا جیسا تو خاک پہ تھر کے گزیر</p>
<p>۴۴ جو دستگیر خلق تھا وہ دستگیر تھا پوتا علی کا طوق و رسن میں اسیر تھا</p>	<p>۴۵ وہ سو گوار بھائی کو چلا کر رہی لاش حسین خاک پہ تھر کے رہی</p>	<p>۴۶ لکھی تھی راہ بندگی سے نیاز میں شب کو جب گھر کو دیکھا تو پایا نماز میں</p>
<p>۴۷ وہ قافہ شوق کی جانب بوردان نیز شمشیر سید کا سر اور غور چکان</p>	<p>۴۸ پتھر بھی مان کی گودیوں میں بھڑا رہا عائد پیادہ پاتے سنگ سوار سے</p>	<p>۴۹ اس کو ساکت کیلے چاہیے دل زینت بیکار کی منت ہو یہ پیشہ</p>
<p>۵۰ کسکو ملاؤں سینے پہ ایمہ تم نہیں اوتر ابرو دوں چھاتی میں اور آہ تم نہیں</p>	<p>۵۱ پتھر بھی مان کی گودیوں میں بھڑا رہا عائد پیادہ پاتے سنگ سوار سے</p>	<p>۵۲ پتھر بھی مان کی گودیوں میں بھڑا رہا عائد پیادہ پاتے سنگ سوار سے</p>

<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>
<p>اوس شمع دین او تر کر دین کر نیز دین پر نور و شمع دین کر نیز دین پر نور و شمع دین کر نیز دین پر نور و شمع دین کر</p>	<p>کس بر زمین چو پیاں صد مراد وعدہ کیا تھا جسے سوہم مراد وعدہ کیا تھا جسے سوہم مراد وعدہ کیا تھا جسے سوہم مراد</p>	<p>است ستائیک شمع ذوالاحرام کو کعبہ دین کون قتل کریگا امام کو کعبہ دین کون قتل کریگا امام کو کعبہ دین کون قتل کریگا امام کو</p>
<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>
<p>دین گلہ جہ تیغ سے پیشانی تیر سے لہذا دین امر کی گرتی بہن خلق صغیر سے لہذا دین امر کی گرتی بہن خلق صغیر سے لہذا دین امر کی گرتی بہن خلق صغیر سے</p>	<p>جسے غنی کیا تھا تجھے وہ فقیر ہے آزاد کرنے والی تری خود را میر ہے آزاد کرنے والی تری خود را میر ہے آزاد کرنے والی تری خود را میر ہے</p>	<p>سید کے سر کو تیغ سے ناحق اوتاہیگر کس جرم پر برہمنی کے اواس کو مارینگے کس جرم پر برہمنی کے اواس کو مارینگے کس جرم پر برہمنی کے اواس کو مارینگے</p>
<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>	<p>عالم چراغ جلائی شد شمع خورشید چرخ چرخش تو بکشد گردان خداوند عالم را در پیش خداوند عالم را در پیش</p>
<p>صد مہر جو سپہ گزر و اسو جانی نہیں میں ہوں حسین تو مجھ پر جانی نہیں میں ہوں حسین تو مجھ پر جانی نہیں میں ہوں حسین تو مجھ پر جانی نہیں</p>	<p>چلائی وہ کہ تخت امامت اولیٰ کیا ہو ہے مر و امام کا سر تن ہو گئی کیا ہو ہے مر و امام کا سر تن ہو گئی کیا ہو ہے مر و امام کا سر تن ہو گئی کیا</p>	<p>کوئی نہ تو جنت میں رہے یہ مراد ہے وہ نہیں سوا ازید سے ابن زیاد ہے وہ نہیں سوا ازید سے ابن زیاد ہے وہ نہیں سوا ازید سے ابن زیاد ہے</p>

درمیرانیں

<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>
<p>او کو نظر ہے کچھ نہ ریاست نہ جاہ پر لکھیہ کیا ہے قبر رسالت پس نہ جاہ پر</p>	<p>آکھنوسہ سیل شک جو بہتی تھی رنگ گئی مار خوشی کے خاک پہ سجدہ کو چھل گئی</p>	<p>لہتی تھی میر سے گھر میں ابھی سو جوانو کو یہ آدمی ام زمیں کا ظہور ہے</p>
<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>
<p>اب داخل ہے فاطمہ کے نور میں کا یا نسرتو قریب اور تراہو لشکر حسین کا</p>	<p>کیونکر خوشی منوں کہ یہ روز سعید ہو آؤ حسین آج ہم کو گھر میں عید ہو</p>	<p>راحت سے شہر نشین پر امام زمیں میں حجرہ یہ اس لیے ہے کہ دو قطر دو طعن میں</p>
<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>	<p>۴۴۴ دینا تو توفیق بیست از اقدار حاصل شد غنای بیست از غنای دینا تو توفیق بیست از غنای حاصل شد غنای بیست از غنای</p>
<p>ہستی اگر لوگ شہر کی زیارت کو جاؤ تو یان صبح سے ہر شور کہ پیدہ آؤ زمین</p>	<p>بالو سنسہ اسے گھر کی زمین کو بناد گئی شہزادہ یونہی آچکے صدقے اوتار دئی</p>	<p>چہرہ پہ اک خوشی تھی یہ دل پھر ارتقا فرزند فاطمہ کا اوسے انتظار تھا</p>

[illegible]

<p>۴۳</p> <p>نورنگا حضرت شہزادہ کو مستحق ہون میں ملے گی</p>	<p>۴۴</p> <p>رہنمون اور جو کل کے اس فتویٰ کی منتظر ہو</p>	<p>۴۵</p> <p>جہاں گئے ہیں وہاں جہاں گئے ہیں وہاں</p>
<p>انہیں تو شاہزادہ و نیا پھر شاہزادہ عابد کے دیکھنے کے لیے پھر شاہزادہ</p>	<p>طاقت نہیں جو جو پھر شاہزادہ گردنیں بھاری طوق ہر زنجیر پائون</p>	<p>خیر گلہ سب سے بہتر ہے چل گیا بہتر ہے جس میں شاہزادہ و نیا پھر شاہزادہ</p>
<p>۴۶</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۴۷</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۴۸</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>
<p>۴۹</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۰</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۱</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>
<p>۵۲</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۳</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۴</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>
<p>۵۵</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۶</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>	<p>۵۷</p> <p>میں نے پھر شاہزادہ کو میں نے پھر شاہزادہ کو</p>

چو کہ در صدارت و ریاست
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

زمینت مروی اسیرین
یثرب سے آگے راہ بین
سجاد و سجاد

یثرب سے آگے راہ بین
سجاد و سجاد

یثرب سے آگے راہ بین
سجاد و سجاد

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

اوترا ہے بیان جو آگے وہ لشکر
لائے ہیں حسرتین علیہ السلام

اوترا ہے بیان جو آگے وہ لشکر
لائے ہیں حسرتین علیہ السلام

اوترا ہے بیان جو آگے وہ لشکر
لائے ہیں حسرتین علیہ السلام

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

چو کہ در شرف و کرامت
اوست که کار ساز و بنیاد
چو باد و خفاصات اوست
چو شمع و چراغ اوست

<p>چشم پیکر دوزی جانبہ زور و جلال پیر آفتاب سہا ایا دوسرے</p>	<p>چشم آتشین تاج تیرے تیرے تاج تیرے آتشین تاج تیرے تیرے تاج تیرے</p>	<p>چشم لیپا نہیں کفن کو چلیکے نہیں الم زیب و زینب و امین سکاست برکم</p>
<p>نورین نورین باغ و شاخ و گل نورین نورین باغ و شاخ و گل</p>	<p>آتشین تاج تیرے تیرے تاج تیرے آتشین تاج تیرے تیرے تاج تیرے</p>	<p>شیرین کس کی شہرہ و تیرے تیرے شیرین کس کی شہرہ و تیرے تیرے</p>
<p>چشم سرخ و زرد و سفید و سبز چشمین اب تک لب لعل کرین شہار</p>	<p>چشم عجاز سے دوزی سر شہرہ و تیرے شیرین نورین و تیرے تیرے تیرے</p>	<p>چشم چشمین کس کی شہرہ و تیرے تیرے چشمین کس کی شہرہ و تیرے تیرے</p>
<p>کیا بیگلی حضور کمان کر بلا کمان نیریز کی لوک باو کمان بیگلا کمان</p>	<p>پیرسا ہمارا از شب عالی ہم کو دور دھوت ہو بس یہی کروا لیں ہم کو دور</p>	<p>دنیا میں کیا کسی کا مقدّر سو زور شیرین تو ہے کلام مگر بخت شور ہے</p>

رباعی
 فدا و فدا شدن از رخ و رخسار
 از غم چنان فدا و فدا گردان
 چو کمر کمر کمر کمر کمر کمر
 کمر کمر کمر کمر کمر کمر

رباعی
 بجا و بجا شدن شمع و شمع
 از غم و غم و غم و غم و غم
 بجا و بجا شدن شمع و شمع
 از غم و غم و غم و غم و غم

رباعی
 اوس و اوس و اوس و اوس و اوس
 از غم و غم و غم و غم و غم
 اوس و اوس و اوس و اوس و اوس
 از غم و غم و غم و غم و غم

رباعی
 درین و درین و درین و درین و درین
 از غم و غم و غم و غم و غم
 درین و درین و درین و درین و درین
 از غم و غم و غم و غم و غم

رباعی
 بی و بی و بی و بی و بی و بی
 از غم و غم و غم و غم و غم
 بی و بی و بی و بی و بی و بی
 از غم و غم و غم و غم و غم

رباعی
 چو و چو و چو و چو و چو و چو
 از غم و غم و غم و غم و غم
 چو و چو و چو و چو و چو و چو
 از غم و غم و غم و غم و غم

۴۱ کشتہ بزمی جہان خاں تیرا دل عجب گم ہو گیا تاراج نام و سر عریان ہوا سر پہ بزمی خاں صاف خواہا	۴۲ جس شخص کو داد و اتھاغ دیا نہیے فاختہ سبیل خانی عابد راحمی بزمی خاں خواہا شوقی وار خاک کے لیے عقدہ کشتہ بزمی وار	۴۳ اے غمناک صبر و شکر و وفا دور نیست از ارادہ سحر و جادو بہ خفاک حلاوت جو کس نے چھپو اشفاق کشتہ بزمی وار
۴۴ جن میں بیوی نکاسیہ بھی دیکھا کہ سچ افسوس دل و زمین پروردہ کیا فوج شقی نو	۴۵ جسکے نہ ڈانگے پاؤں بزرگوں کے چلن کو ہاتھ اور سر سے نگاروں کے بازو تھر تھر سن کو	۴۶ مزل پہ بھی کھا تو تھے نہ کچھ نہ تو عجب اعجاز امانت سے فقط حیرت سے عجب
۴۷ اور تو جہان خاں تیرا دل عجب سندھ و جہان خاں تیرا دل عجب دور نیست از ارادہ سحر و جادو بہ خفاک حلاوت جو کس نے چھپو	۴۸ خط نظر انکس بزمی خاں تیرا دل عجب پاؤں نہ دے سر سے سر پہ تیرا دل عجب تھا صفت سر کا گام و خطا تیرا دل عجب پیدل کی جوتے تھے اسے عظم	۴۹ ساز و ساز کس نے کشتہ بزمی خاں تیرا دل عجب بہ خفاک حلاوت جو کس نے چھپو دور نیست از ارادہ سحر و جادو بہ خفاک حلاوت جو کس نے چھپو
۵۰ دنیا میں بنا دین کی تھی جس کی زمین اعدائے وہ گھر چو نکدیا آتش کین	۵۱ غش آتا تھا گراہ دین تشنہ دہنی سو عالم اسے چو نکا تو تھے نیز گانی سو	۵۲ تھی قید میں یہ اوس ہمارا کار کی صورت پہچانی نہیں جاتی تھی بیمار کی صورت
۵۳ کونین تین تھی عجب کشتہ بزمی خاں تیرا دل عجب ترا زمین شامی جگہ کر را کت نقدیر نہیے خرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم شرم	۵۴ خاک و خون لاغری و خون و طوق و طوق اور پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو جان و زمین جگر و پو پو پو پو پو پو پو اور پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو	۵۵ چون بیجا فاختہ کی سبیل خانی عابد اور طوق و انکس بزمی خاں تیرا دل عجب بہ خفاک حلاوت جو کس نے چھپو اشفاق کشتہ بزمی وار
۵۶ اے اوزن جہان پاؤں ملک از و دھوا ہیمات وہ گھر کو تھروا الو تھے ہر آتھا	۵۷ اوستھنے کی نقید کوئی کرتا تھا بیکر کامٹو نیہ کوئی کھینچتا تھا طوق بیکر	۵۸ خاموش تھے کچھ موم نہ سو نہ فو نہ موم نہ خوڑا اور سو سر کو چلا جاتے تھے عابد

<p>۱۰ بسمِ نظر آتا سنا کوئی وار نہ تھا بجائے غم کو دوسری رات کو دوسری رات کو دوسری رات کو دوسری رات کو دوسری رات کو</p>	<p>۱۱ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>	<p>۱۲ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>
<p>۱۳ بیمار کے آگے سے نہ رکھو کاتے نفس کی طرح پاؤں نہیں چھو جاؤ تو کاتے</p>	<p>۱۴ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>	<p>۱۵ ویدار سے اپنے مجھے ترسائے ہیں بابا بیٹی سے خطا میں جو نہیں آکر ہیں بابا</p>
<p>۱۶ اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر</p>	<p>۱۷ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>	<p>۱۸ وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا</p>
<p>۱۹ یہ ظلم و ستم تھے یہ صورت یہ جھٹکی ہر لحظہ گزشتہ امت کی دعا تھی</p>	<p>۲۰ چلا تھی کوئی مجھے صدمہ یہ پڑا تو وارث مرا بیگور و دشمن نہیں پڑا تو</p>	<p>۲۱ کیونکر نہ کرے نالہ و فریاد سکیں نہ مرا سے ہوئی باپ کر بار سکیں نہ</p>
<p>۲۲ اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر اگر سے صبر ہو کر</p>	<p>۲۳ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>	<p>۲۴ وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا وہ ہو کر کوئی غم نہ تھا</p>
<p>۲۵ نا مومن کی پیر سے شرابی تھیں اہلین بالو نہ چھپا کر ہو مومنہ جانی تھیں اہلین</p>	<p>۲۶ سرنگا تھا کرتے گا کر یہاں پھٹا تھا اور چاند سا مومنہ کر دیتی سرانگھا تھا</p>	<p>۲۷ کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا کوئی غم نہ تھا</p>

<p>۱۹۱ پانی کو عورتوں کے ہونے سے منع کیا گیا مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۲ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۳ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>
<p>پانی کو عورتوں کے ہونے سے منع کیا گیا مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>
<p>۱۹۴ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۵ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۶ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>
<p>۱۹۷ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۸ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۱۹۹ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>
<p>۲۰۰ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۲۰۱ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۲۰۲ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>
<p>۲۰۳ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۲۰۴ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>	<p>۲۰۵ مذہب امیر انیس کے مطابق عورتوں کو پانی پینے سے منع کیا گیا ہے</p>

<p>۴۴۴ اگر میری چہان سب کا چہرہ وال بہشت و سب کو اگر تار کا تار وال ہیچا جو جو در در کی شکر و نسل اوش و او چین اور وہ جی جی جی</p>	<p>۴۴۵ اگر میری چہان سب کا چہرہ وال بہشت و سب کو اگر تار کا تار وال ہیچا جو جو در در کی شکر و نسل اوش و او چین اور وہ جی جی جی</p>	<p>۴۴۶ اگر میری چہان سب کا چہرہ وال بہشت و سب کو اگر تار کا تار وال ہیچا جو جو در در کی شکر و نسل اوش و او چین اور وہ جی جی جی</p>
<p>ما تم میرا ترسے آہ رو لایا مجھے بیٹا ترت میرا بھی اعدا ہوتا یا مجھے بیٹا</p>	<p>تو بعد شہادت بھی گرفتار مجھ ہے سر قید ہے تن خاک پر محتاج کفن ہے</p>	<p>ہوش آیا تو دیکھا نہ وہ مجمع نہ تھاں ہے پڑ خون وہی سر و ہوش تار یک کان ہے</p>
<p>۴۴۷ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>	<p>۴۴۸ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>	<p>۴۴۹ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>
<p>چہاتی سے لپٹ جا کر وہ البتہ غم تم کشیدہ شہیر جو میں کشیدہ سہم</p>	<p>بیٹا بی بی میں کہ اور تھی تھی کہ گرتی تھی بیٹا پر وہ نہ صفت گرتی تھی تھی تھی بیٹا</p>	<p>یہ تو ہوا معلوم کہ تو خاصہ رب ہو لقد تھاوے ترا کیا نام و نسب ہے</p>
<p>۴۵۰ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>	<p>۴۵۱ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>	<p>۴۵۲ وہ شخص میں اور فانی نہ ہوئی تھی اگر تہا ہے اب تہا جو تہا تہا تہا</p>
<p>چہاتی سے لپٹ جا کر وہ البتہ غم تم کشیدہ شہیر جو میں کشیدہ سہم</p>	<p>جب عرش سے ستر ادا ہوئے پڑو گئی اس ظلم کی مانند سے فریاد کر دئی</p>	<p>حیران ہوں قرابت تجھ ان لوگوں کو کیا ہو تو ریت میں انجیل میں نام انکا لکھا ہو</p>

<p>۴۴۰ تو کون تار کر خوشیوں کی دنیا تو دلا خاصانِ خدائے عز و کر تو زمین دلا اعجازِ سحر کر شمعِ کربلا شلا گر کز بسینتی تکی کی غمخوار دلا</p>	<p>۴۴۱ میں چون لا شوق کوئی جیکے نہ دلا میں چون تار شیشین آرام ہو دلا میں چون آراستہ آنکھ کو کھولا تو نہ ہون شیشین کوئی نہ دلا</p>	<p>۴۴۲ سینکڑی محسوس کیسے کرکالی پیارے کپڑے کسے کسے نہ دلا بہشت میں نہ تھی شیشین کی دکان ایک دکان میں شیشین کی دکان</p>
<p>آفت زدہ ہوں کشتہ نشیں حجام ہوں مظلوم ہوں سید ہوں مہاجر ہوں میں ہوں سید ہوں مہاجر ہوں میں ہوں سید ہوں مہاجر ہوں</p>	<p>مسافر ہوں شکوہ نہ گلا کر نام ہوں امستہ کی شفاعت کی دعا کر نام ہوں میں ہوں شکوہ نہ گلا کر نام ہوں میں ہوں شکوہ نہ گلا کر نام ہوں</p>	<p>جن زیمو کا باپ شہنشاہ عرب ہوں میں ہوں شہنشاہ عرب ہوں میں ہوں شہنشاہ عرب ہوں میں ہوں شہنشاہ عرب ہوں</p>
<p>۴۴۳ نابا شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں</p>	<p>۴۴۴ میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں</p>	<p>۴۴۵ میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں میں ہوں شہنشاہِ حجاز حجازی ہوں</p>
<p>۴۴۶ نالی تھیں حورین جنہیں خلق میں کیون امان تھیں جو چاک گریبان کیون میں ہوں حورین جنہیں خلق میں کیون میں ہوں حورین جنہیں خلق میں کیون</p>	<p>۴۴۷ پامال ہو گئے توستین جسکائیں ہوں وامان بیابان ہر کفن جسکائیں ہوں میں ہوں توستین جسکائیں ہوں میں ہوں توستین جسکائیں ہوں</p>	<p>۴۴۸ میں گردنوں پہ لہو کیوں کیوں ہوں معلوم ہو اب کہ تسلیتیں ابن علی ہوں میں ہوں لہو کیوں کیوں ہوں میں ہوں لہو کیوں کیوں ہوں</p>
<p>۴۴۹ کیا تھیں ان اگر کوئی تھیں ان یہ کلام تھیں تھیں تھیں بابِ حجب اشیر خاں تھیں میں ہوں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۵۰ چو پاپ اقامت میں تھیں تھیں اور تھیں تھیں تھیں تھیں میں ہوں تھیں تھیں تھیں میں ہوں تھیں تھیں تھیں</p>	<p>۴۵۱ یان آتکے از سے تھیں تھیں اور فاطمہ تھیں تھیں تھیں میں ہوں تھیں تھیں تھیں میں ہوں تھیں تھیں تھیں</p>
<p>اور فاطمہ زہرا میری مان کو کھلی یہ جرم چہری جسکے گلیہ چلی ہے میں ہوں فاطمہ زہرا میری مان کو کھلی میں ہوں فاطمہ زہرا میری مان کو کھلی</p>	<p>۴۵۲ یہ ظلم نہ ہو گا کسی کا فر کے بھی کھر چادر کھی نہ چھوڑی میری ناموں کو کھر میں ہوں ظلم نہ ہو گا کسی کا فر کے بھی کھر میں ہوں ظلم نہ ہو گا کسی کا فر کے بھی کھر</p>	<p>۴۵۳ زندہ نہ ہو اصرار کیا آنا ہوا آقا مر کر مرے گھر آ پکا آنا ہوا آقا میں ہوں زندہ نہ ہو اصرار کیا آنا ہوا آقا میں ہوں زندہ نہ ہو اصرار کیا آنا ہوا آقا</p>

<p>جمع بیت چمن گنجی جنت جنتی جنتی چمن گنجی جنت جنتی فراہ آ کر تہذیب کا افکار چمن گنجی جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>
<p>ایمان کا پس از مرگ اثر خاص چون کہ فرہوس بین کمر چمن گنجی</p>	<p>ایمان کا پس از مرگ اثر خاص چون کہ فرہوس بین کمر چمن گنجی</p>	<p>ایمان کا پس از مرگ اثر خاص چون کہ فرہوس بین کمر چمن گنجی</p>
<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>
<p>رتبہ بھی دیاعت و توقیر بھی اسلام بھی اور خلد کی جاگیر بھی کشی</p>	<p>عابد کو قلعہ ہو گیا گار جاگیر میں ساتھ جلاوطن گار جاگیر کشی</p>	<p>عابد کو قلعہ ہو گیا گار جاگیر میں ساتھ جلاوطن گار جاگیر کشی</p>
<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>	<p>جمع تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی تہذیب جنت جنتی</p>
<p>منظور ہے ہر طرف گردن جاگیر سورہ چون گریہ کو پاکیزہ صدف کشی</p>	<p>رستمین انصاف ہو گیا گار جاگیر ساتھ انصاف ہو گیا گار جاگیر کشی</p>	<p>رستمین انصاف ہو گیا گار جاگیر ساتھ انصاف ہو گیا گار جاگیر کشی</p>

قربین و ملکوتی پرستشویاں

مقام عالیہ تعلیم و تربیت
گورنمنٹ کالج لائبریری

چگونہ کا نمونہ اختیار کیا ہے

اچان برکت لڑ بختیاری
اخم کے وہ قربان ہیں شامی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

فوق السورين و
تحت السورين

شیخ الاسلام مولانا محمد رفیع الرحمن

مجلس علمیه عالی کربلا

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

سید محمد رفیع الدین صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

<p>۴۱ چو کہو کہ کیا صداقت الاقرار کہ دیکھو وہاں کے شہسوار شہسوار خوشنودی خالق اس ملک کا انچہم سداقت کہ جہاں دیکھو</p>	<p>۴۲ محتاجی کو سختی تیری کی رات تھا وعدہ وفا کا خیال کیا سیکات کو تو تیرے شہنشاہ کا فرق تو دین نہ کیا کچھ</p>	<p>۴۳ سوچو کہ کیا صداقت تیرے کیا تو کھوئی تو تیرے کہہ دوں کہ کیا صداقت تیرے مشتوق جو تیرے کیا</p>
<p>چاہا جو خدا سے وہی چاہا شہدین کیا وعدہ طفل کو بنا شہدین فر</p>	<p>اسطرح کو صادق کبھی دیکھو ہن کسی نے مرا کر کیا وعدہ کو وفا سبھی نے</p>	<p>فرز مذہبی ابن شہنشاہ جنت ہے شیرین کی گیزی میں مجھ دین تو شرف تو</p>
<p>۴۴ مشتاق کا صداقت میر شہنشاہ مشتوق خداوند اللہ کا کسین خوش خواہ اسطرح کی چکین میں تو حق کی ملاقات</p>	<p>۴۵ میر شہنشاہ شہنشاہ اسطرح نہ کر تیرے شہنشاہ نیت وہ میر شہنشاہ اور سب تو میر شہنشاہ</p>	<p>۴۶ یہ تیری جہاں ملک و ملک شیرین کا شان و شوکت شاہ کیا میر شہنشاہ جنت ہوئی میر شہنشاہ</p>
<p>فرماتے تھے سرزن یہ امانت ہو خدا کی یہ دین اور ہولو عنایت ہو خدا کی</p>	<p>پاتو سے جو مالوس شہنشاہ زمن تو کچھ پیار کی باتیں تھیں محبت کو</p>	<p>کھلتا نہیں کچھ مجھے یہ اسرار میں صدق کیون کرتی ہو لو نڈی کو گنہگار میں</p>
<p>۴۷ اگر چہ کا اقرار کیا تھا جو خدا سے آپ اسے کھائے گا کھائے گا میر شہنشاہ کہ تیرے پانی نہ دیکھو میر شہنشاہ</p>	<p>۴۸ میر شہنشاہ شہنشاہ اسطرح نہ کر تیرے شہنشاہ نیت وہ میر شہنشاہ اور سب تو میر شہنشاہ</p>	<p>۴۹ وہ لیل کی شہنشاہ اذا کہ کیا سب کو اب تیرے شہنشاہ میر شہنشاہ</p>
<p>وعدہ فقط اک سر کا تھا و گاہ خدا حضرت کے بہتر دیکھے سراد خدا میں</p>	<p>فرمائی جو یہ بات شہنشاہ امیر نے خوڑا الیا سر و ختر سلطان عجم نے</p>	<p>جو کچھ تیری خدمت کروں و اللہ وہ کہ لو نڈی تیری اب و ختر سلطان عجم ہے</p>

<p>۴۱۱ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۲ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۳ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>
<p>شہر گجگہ ہو گا دل فسرہ ہو با تو تفریق پر شیرین کی کچر آرزو ہو با تو</p>	<p>اور کو نہ اتنا زور یوریا سننے شیرین سے یہ اہفت کہ غنی کرو یا تنہ</p>	<p>نزدیک جو آنے کی خبر پاؤنگی داری چھاتی مری آنگلی میں آپ آؤنگی داری</p>
<p>۴۱۴ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۵ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۶ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>
<p>جو کچھ ہو تم او سکا مجھ و حسیان نہیں تو جب تم سی ہو بی بی تو کچھ اران نہیں تو</p>	<p>خود صدق و زون شیرین پر اگر میں تو بجا ہوں فرزند منی سے اسے آزاد کیا ہے</p>	<p>مولا کہ قدموں سے جدا ہوئی تھی شیرین نعلین سے سو منہ ملتی تھی اور روتی تھی شیرین</p>
<p>۴۱۷ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۸ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>	<p>۴۱۹ با تو کی شہریت من و غلام کی غرض اگر تو کی آغوش میں کی کھینچنا اور تو کو دل و دھما</p>
<p>تھے تو دیا ملک کو صادق جہود غافلین بنے اسے آزاد کیا راہ دھامین</p>	<p>خط بھیجا اپنا ماروں شاد کرو گے اس پالنے والی کو کہیں یاد کرو گے</p>	<p>لکھ کرین اپنا یہ دستہ نہیں ہے نزدیک سے تو مل سے تو کچھ دور نہیں ہے</p>

<p>۴۴۴ لے لیکے اہلین کما شہنشاہ جیسا ترقی کیجیگا وہی اس طرح سے ترقی کیجیگا ترقی کیجیگا وہی ترقی کیجیگا</p>	<p>۴۴۵ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۴۶ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>
<p>۴۴۷ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۴۸ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۴۹ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>
<p>۴۵۰ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۵۱ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۵۲ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>
<p>۴۵۳ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۵۴ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>	<p>۴۵۵ فرمایا کہ جو پورے سبب ارمان ترقی ہوگا ہم سب ترقی ہو کر کوئی پورے سبب ارمان ترقی ہوگا</p>

<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>
<p>محبوس رسول عربی ہو دیگا بیٹن تنہا اسد اللہ لگی ہو گی کر مین</p>	<p>یہ ظلم تھا ناموس شہ جہن و بستر موعود و مٹا ہونے کو مٹی زر و ایک کر</p>	<p>الفت سے پسر کی مجھے بھیجین کیا ہے بچے سے نورے دو وہ نہیں کل سے پیار ہے</p>
<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>
<p>اگے یہ فقیر بیگم کا سخن زور و کامیابی ناموس پہ چلے جاؤ تو طاوت ہو اور ہے</p>	<p>وطن اپنے تو لاشہ کیے رائد و لگو دکھا کر بے غمسل و کفن رہ گئے لاشہ شہدا کے</p>	<p>حضرت کی زیارت مجھے کرنے نہیں دیتو اشتر سے جفا کا راوترے نہیں دیتے</p>
<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>	<p>مرثیہ میرزا بیگم جس کی ہر بات کا اثر ہے ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا اور ہر دل پر گہرا</p>
<p>وصوفیوں کو محرم کی لڑی شہاد امیر سر کاٹا لیا پیارے کا شمشیر و دھرم</p>	<p>پانوں کی نہ پیر لاشہ شہرتشہ بہرین نہ لینے و بھائی کے گلے بلکہ بہن</p>	<p>اب تم ہو بہن اور امیری کی جفا ہے بہن بہن یہ بیابان ہے اور یاد خدا ہے</p>

<p>۴۳۰ سنگر صلابی بیان کر گزشتہ نویک شاہ شہر سرگرم و شہر شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۱ اصوات کا تو تختہ زمین جبار کر اور خاک پر گزشتہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۲ چنگا اسی سمت چو شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>
<p>بن آیا نہ کچھ سید یکس کے پسر کو تسلیم ہندو ما تھو نسو کی جھک کر پسر کو</p>	<p>تیار می میں کھا کر کی او وھرا مل تم تھے فاقو کو سبب قید یو نا ہر مٹو پدم تھے</p>	<p>ناموس بھی ہمراہ ہیں اور بھیڑ پڑی ہے جنگل میں کئی کوس تلک فوج پڑی ہے</p>
<p>۴۳۳ اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۴ جب اسی صوبہ کے تختہ زمین جبار کر اور خاک پر گزشتہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۵ اس شہر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>
<p>شانو پے سنانو نکو جھکاتے تھے سنگر بیار کو کھینچے لیے جاتے تھے سنگر</p>	<p>پہونچا جو دورا ہر کے قرین ترک گیا جس سمت کو تھا کہ او وھرا جھک گیا</p>	<p>اب چل کے قدم پر شہر والا کے گردنگی دن میر و پسر کے گردین آقا کے چہرنگی</p>
<p>۴۳۶ اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۷ نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>	<p>۴۳۸ ہر دزدنبارک چو شہر سرگرم و شہر نیز کر کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر اوتو کو کجاو لایہ شہر سرگرم و شہر</p>
<p>منزل پر اوتر کر بھی نہ سوئے تھے سحر تک بابا کر لیے شام سے رو آتے تھے سحر تک</p>	<p>احجاز ہوا یہ جو سر سجا می سے اس راہ میں مہمانی کا مددہ ہر کسی کو</p>	<p>کوئین میں مستاز کیا شاہ زمین سے لوئڈی گو سرا فر از کیا شاہ زمین سے</p>

۴۵۰ سب کو باغوش ہو کر چرخ لنگار بنا کیجی تیرے حضرت شریف سوار نہیادنی کا لوتی تویت دیدار تسست ہو سوا خاطر کر لال کا	۴۵۱ چرخ تیرے کی تھی تھی تھی کھار کے کھو خوار نہیادنی کا لوتی تویت دیدار تسست ہو سوا خاطر کر لال کا	۴۵۲ شکر تین عجب طرح کا عالم نظر آیا شادی کمین دیکھی کمین نام نظر آیا	۴۵۳ کنتی تھی تصدیق نہ اوتار ونگی مین پہلا شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا	۴۵۴ عجب تھی تھی تھی تھی تھی اوتار ونگی تھی تھی تھی تھی تھی نہیادنی کا لوتی تویت دیدار تسست ہو سوا خاطر کر لال کا	۴۵۵ ان تھی تھی تھی تھی تھی شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا	۴۵۶ شکر تین عجب طرح کا عالم نظر آیا شادی کمین دیکھی کمین نام نظر آیا	۴۵۷ کنتی تھی تصدیق نہ اوتار ونگی مین پہلا شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا	۴۵۸ عجب تھی تھی تھی تھی تھی اوتار ونگی تھی تھی تھی تھی تھی نہیادنی کا لوتی تویت دیدار تسست ہو سوا خاطر کر لال کا	۴۵۹ ان تھی تھی تھی تھی تھی شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا	۴۶۰ شکر تین عجب طرح کا عالم نظر آیا شادی کمین دیکھی کمین نام نظر آیا	۴۶۱ کنتی تھی تصدیق نہ اوتار ونگی مین پہلا شہزاد یونہی آکھو وار ونگی مین پہلا
--	--	--	--	--	---	--	--	--	---	--	--

<p>عجیب ہر ایک کو خوش ہو جان اور ہر ایک کی غم جو نہیں تھا پشام کی سب سے خوشی ہو جا ست ہوئی اور ایک دل نہ رہا</p>	<p>عجیب سینہ بھر میں جو چیزیں تھیں نہیں تھیں وہی تھیں جو پہلے تھیں وہ پہلے تو کیسے کر کے جان کی جان پیشی اور وہ کھٹو کھٹو</p>	<p>عجیب ہر ایک کو تب شہر میں تھیں بنا ہی تھیں تو ان کا وہ شہر تھیں وہ تھیں ان کا یہ شہر تھیں سادات کا تو قافلہ لو گیا سارا</p>
<p>اب گھر ہے کہاں سبط رسول عربی کا غیر تو جلا آئے حسین ابن علی کا</p>	<p>گھر ہے وہ زانو پہ جھکاؤ ہو ہر کو وہ بالی سکینہ ہے جو روتی ہو ہر کو</p>	<p>بھیجا تھا جہاں تو وہ لشکر و شہر کا سرکٹ کو لاؤ بین حسین ابن علی کا</p>
<p>عجیب اب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی</p>	<p>عجیب پیشہ کی سب سے خوشی تھی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی</p>	<p>عجیب تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی</p>
<p>کوئی نہ رہا فوج شہر جن و بشر میں گھر فاطمہ کا صاف کیا تین پہر میں</p>	<p>میں سلینے کو آیا تھانہ پایا شہر میں تقدیر نے جیتانہ دکھایا شہر دین کو</p>	<p>لہو کے گھر اور تیغ سے گواہ کے سر کے فرمایا تھا او نگا سولہ یون میر گھر آئے</p>
<p>عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی</p>	<p>عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی</p>	<p>عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی عجیب گھر کے سادات ہوئی غم کی تو غم کی صفحہ ہستی سے نکالی</p>
<p>بند آگسٹین میں ایک شہر میں وہ دیکھ کر سر نہ دھکی لوگوں پہ ہر دین</p>	<p>چلا کے کہا کہ تھیں تھیں لڑ لیا ہو جلدی اری لوگوں کو یہ ماجر کیا ہو</p>	<p>پیر سر کو وہ آتی ہے سو بان گھر بھی نہیں ہو موضع کا ہر سر ہم دھان نہیں کر چادریں نہیں ہو</p>

<p>مثنوی باز تو قدم چو چرخ زمین کی آفتاب نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>مثنوی اس کی شہین پرین اگر تھی وہ منظر نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>مثنوی نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر</p>
<p>چلائی تھی ہے شہین پرین کو مارا کس جرم پر اعدائے مر و شاہ کو مارا</p>	<p>پیدا یاب خشک ہو حضرت کو صد اٹھی کیونکہ تھی ہر شیرین ہی رضی خدا تھی</p>	<p>احسان کا یہ وقت ہر عجز کی یہ جا ہے وہ قید ہے جسے تجھے آزاد کیا ہے</p>
<p>مثنوی کیا فاختہ لال اس کی ہونے کی تصویر کیونکہ خلق شہین پرین چلی گئی خدا درویش ہے نہ وہ تو صاحب ہے ہر جہاں شہین پرین کو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>مثنوی دھوکے پر چار دیواری ہی ہوئی خاتون کے لیے اس کی تصویر اور پیرس توری اور کی تصویر</p>	<p>مثنوی سید نہ ہو چو چرخ زمین کی آفتاب نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>
<p>گودی بھری اولاد سے خالی ہوئی ہر جہاں بی بی مری ہر وارث و والی ہوئی ہر جہاں</p>	<p>دشمن کو بھی بچو نہ لیون فاقہ کشی ہو پانی اسے پلو اگر مری روح خوشی ہو</p>	<p>سے وارث و والی ہین گرفتار بلا ہین محتاج کفن ہم ہین یہ محتاج روا ہین</p>
<p>مثنوی جس نے غم کو کھینچا تھا تھی وہ منظر نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>مثنوی ہو جاتی ہو غم کی تصویر نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>مثنوی نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر</p>
<p>تھی ہین تو قدم دیکھنے آئی ہر مولا لوٹھی کو یہ کیا شکل دکھائی ہر مولا</p>	<p>کی جاتی نہیں بات بھی اوس شہین پرین نہیں کھینچتا حال اگر تھی وہ منظر سب خط کو کہ چیتے ہوسکتے ہیں کونہی غم نہ کہ نہ تو چو چرخ زمین کی آفتاب</p>	<p>تم تشنہ و مہن فوج ہو ہو جگو یہ غم ہے اور آکھو بھینا کی اسیری کا الم ہے</p>

<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>	<p>حکم آکھن توں گلا کر کے شہرین انرا شاہ صدوقین اسل عجا کر کے سرور چو چاکر کے کس کس دستوں کی بجائی گھٹکے ہوسو و سرور کچھ کچھ کچھ</p>	<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>
<p>غم کھاؤ نہ چادر جو زمین باقی ہوں چالی بالوشو تو موٹو دھوا چو چلی جاتی ہوں چالی</p>	<p>خدمت حرم شہر کی مجھے ملاحظہ ہے اے مجھے زرو مال اگر طالب زر ہے</p>	<p>غیرت سے مولی جاتی ہے صدوہ ہر بن پر ثابت نہیں کرتا ہے سکینہ کے بدن پر</p>
<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>	<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>	<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>
<p>ہو تین زمین سیرا کو دینار سر آکھین لاؤ تو مکوں چاند سورضنا سر آکھین</p>	<p>دن سخت بہت گردش ایام سے گزری اک رات تو مظلومو نیہ آرام سے گزری</p>	<p>سودہ رگے بھوکے ہی مرضی تھی خدا کی ان کھانو نیہ دو فاتحہ شاہ شہداد کی</p>
<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>	<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>	<p>حکم چو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا تو تیرا کس کوں نہ پہنچا</p>
<p>سب دیکھ شہ کے رخ روشن کی تجلی کتے تھے یہ ہے وادی اکین کی تجلی</p>	<p>حلقہ میں حرم کے سر شیرین تو کھلا تھا غل اسے حسینا کا تھا اور شور بکا تھا</p>	<p>جس وقت لیا نام شہ تشہ و مان کا اک شور ہوا رائے دشمن فریاد و فغان کا</p>

<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>
<p>جب تم تھے تو مانتا تھا نہ پانی کہیں بجائی اب پانی تو میری دوسرا اور تم نہیں بجائی</p>	<p>کیا لکھاؤ کہ ہم کہیں کہیں کر دل غم کو بھرا ہے لاش ترا بھی بجائی کا جھگل نہیں پڑا ہے</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>
<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>
<p>مارے گھر کے غلام و بچہ سب میرے تھے تین شب و روز کو پاس نہ رہتے</p>	<p>روٹا مجھے دیکھ کر سے چلا آتا ہے لوگو ایجاؤ کہ کھانا مجھے یہ کھانا ہے لوگو</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>
<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>
<p>اس مکان پر ہر فاتحہ وہاں سے پڑی یہ حاضر رہا جو سب سے بڑا دل بھری</p>	<p>یہ سہوڑا بادشاہ ہرین میں نہ جیو نکلی عیا میں چلا آئے جب پانی میو نکلی</p>	<p>مرثیہ میرالین میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل کیا پکارتی ہے جس سے تیرا دل میں تیرے ہر دم میں ہے میرا دل</p>

<p>۴۴۰</p> <p>جس کو نہ دیکھیں ہوئی مرغ از دست غافل و نہ جوید او را تا غفلت کی علامت جب نہ آید لگاؤ و سر سناست نیکین مداغ غلام و زور آزار و است نیکین</p>	<p>۴۴۱</p> <p>بیشک بٹو پوری جو چلائی کی چلائی ماں و فرزند چلی گئے جس کے گیسے کتنی چلی جیسی ایک سر پرست سیلا آنکھوں کی غلطی کو اصرار</p>	<p>۴۴۲</p> <p>کتنی کسری نہ دیکھیں اوٹھا و جوت شکر چرخ مورا بود و نہ غفلت آباد نشو ہو تا جواسا نہ دیکھیں سہنا اک باختہ کی بات و نہ غفلت</p>
<p>چشمہ استاقتار میں خون سر تن آتی تھی نالہ فاطمہ ز ہر اکی صدا آتی تھی</p>	<p>تمہ پر دیکھیں موندھو بہن نسو موڑا بجائی آپ جنت کو سدھار ہو جیٹا بجائی</p>	<p>استاقتار احمد مختار کا گھر خاک ہوا نہ عمر خاتمہ پہنچتے پاک ہوا</p>
<p>۴۴۳</p> <p>شہر غافل سے کار است جان بخت ہوئی بانی لا شہر نہ دیکھیں خاک کو جو برون نام و جہان بخت غیاہ بین شہر کون مکان بخت</p>	<p>۴۴۴</p> <p>کھینچ کر آؤں تم کو شہر غافل روز عاشق کو کہ جس کے شہر غافل غل غافل سے جو برون نام و جہان بخت آں احمد بخت سے برون نام و جہان بخت</p>	<p>۴۴۵</p> <p>آؤں غافل سے کار است جان بخت ہوئی بانی لا شہر نہ دیکھیں خاک کو جو برون نام و جہان بخت غیاہ بین شہر کون مکان بخت</p>
<p>ظلم اعدا سے ہوا شیر بے لطفا خانی ہو گئی پہنچتے پاک سے دنیا خالی</p>	<p>قتل فرزند ہوا غالب ہر غالب کا کے گیا باغ علی ابن ابیطالب کا</p>	<p>نالہ شیر الہی کی صدا آیا کی میرا خیر نہ رکھا فاطمہ چلا یا کی</p>
<p>۴۴۶</p> <p>شہر بیکس و ظلم سے ساف و جہ ہوئی پانی کی پانی دم آخر جہ تاج و تخت صلابہ شہر کا جہ و نہ احمد برسی کو جہ و جہ</p>	<p>۴۴۷</p> <p>کہ خبر داروں نے ناگاہ و جہ لو سب کہ ہو کر آگیا تیرا کاب فاطمہ ترقی رہا کاٹ لیا شہر</p>	<p>۴۴۸</p> <p>بولہ شہر سے آں جہ و جہ کے جہ و جہ سے آں جہ و جہ کے جہ و جہ سے آں جہ و جہ</p>
<p>سر لیے جاتے ہیں نیز مرچ مرچا کر لیے کوئی آٹا بھی نہیں لاش اوٹھا کر لیے</p>	<p>خیمہ کی ٹوپوڑھی پسپا بنیان چلائی بین بیٹیاں فاطمہ کی نہیں چلی آتی بین</p>	<p>تین جب طلق پر کھی تھی تو کیا کر تھے اوسنے رو کر کہا امت کی دعا کر تھے</p>

<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>
<p>عرش تھرا تا تاجاب فاطمہ میانی تھی آلا مان کی مرور خیر سے صد آتی تھی</p>	<p>جب علی ہاتھ کھڑے تھے تو ہٹ جاتی تھی پھر ٹپ کر شہر بیکس لپٹ جاتی تھی</p>	<p>دن بہت کم ہے بسل رب فکر و مال کرو لٹ چکے خیر تو پھر لاشو نکاو پامال کرو</p>
<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>
<p>نیکو اللہ بخش گیا یہ کیا کرتا ہے سر شہید کو خیر سے جدا کرتا ہے</p>	<p>زیر شمشیر گلوے شہم خوش رکھا آسمان ہل گئے جب سپہیں پڑا تو رکھا</p>	<p>پاس ناموس نبی کے زور پور نہ رہے ہاں سر زمین کلا شوم پہ چادر نہ رہے</p>
<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>	<p>مرثیہ میر انیس جلد چہارم مرثیہ میر انیس جلد چہارم</p>
<p>اوٹ کھڑے کہ وہ ہی سو گز جاو گی فوج ہو تو مجھ دیکھیں تو مر جاو گی</p>	<p>پھر نہ کچھ حضرت شہید کی آواز آئی جب گلاٹ کیا تکبیر کی آواز آئی</p>	<p>آل احمد یہ عجیب طرح کی آفت آئی فوج کیا آئی کہ خیمے میں قیامت آئی</p>

<p>۴۴۴ ہونے کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں مانگی اور نہ ملے تو کیا کیا کروں غوث کو اگر سبک دینا چاہتا ہوں مان چاہتا ہوں چاہتا ہوں چاہتا ہوں</p>	<p>۴۴۴ بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں گھر سے بھی کاہر ہو چکا ہوں کہ اتنا تھا تو چاہتا ہوں اس قدر کاہر دینے میں تو دولت دینے میں تو دولت</p>	<p>۴۴۴ قتل سکھائی کہ توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں</p>
<p>جان باب ہوں شبہ والا کو بلا دو کوئی ارمو کو گو مرزا با کو بلا دو کوئی</p>	<p>اب حسین ابن علی سے نہ مانہ خالی ہو گیا آج محمد کا خزانہ خالی</p>	<p>اوشٹ موجود ہیں ناموس کو بھلائے کو بیڑیاں آتی ہیں بیماری تر ہو پناہ کو</p>
<p>۴۴۴ اور کو تو نہیں سہا سہا کیا کیا کروں کہ جو بڑا نہ ہو چکا ہو کیا کیا کروں کوئی جانی ہو تو نہ جانی ہو کیا کیا کروں انکو تو ان میں جانی ہو کیا کیا کروں</p>	<p>۴۴۴ غش میں نہ ہو تو کیا کیا کروں جو اس میں نہ ہو تو کیا کیا کروں غش میں نہ ہو تو کیا کیا کروں جو اس میں نہ ہو تو کیا کیا کروں</p>	<p>۴۴۴ کیا غش میں نہ ہو تو کیا کیا کروں کا تیرا تو نہیں سہا سہا کیا کیا کروں غش میں نہ ہو تو کیا کیا کروں کا تیرا تو نہیں سہا سہا کیا کیا کروں</p>
<p>ظلم تو لشکر اسدا ہے دکھاتا مجھ کو کوئی اس وقت بچا ہے نہیں آتا مجھ کو</p>	<p>جی مرادو تاسے چھاتی ہو گا کہ مجھ کو مرگو ہر نہ کوئی دیکھے چھپا کہ مجھ کو</p>	<p>اولین صاحب شمشیر کا پوتا ہو نہیں قید ہوئے کانہین شیر کا پوتا ہو نہیں</p>
<p>۴۴۴ ہونے کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں اور نہ ملے تو کیا کیا کروں ہونے کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں اور نہ ملے تو کیا کیا کروں</p>	<p>۴۴۴ بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں گھر سے بھی کاہر ہو چکا ہوں کہ اتنا تھا تو چاہتا ہوں اس قدر کاہر دینے میں تو دولت دینے میں تو دولت</p>	<p>۴۴۴ قتل سکھائی کہ توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں بیہوش کی توفیق نہ ملے تو کیا کیا کروں</p>
<p>مخفی رکھی ہو کہاں سبائی کی دولت کیا ہوئی احمد وزیر اور علی کی دولت</p>	<p>رنگی ہو ہم اسدا اللہ کا پیارا اثر ہا لٹ گئی خلق میں سرتاج ہمارا اثر ہا</p>	<p>ہم وہ ہیں جسے رسولوں نے دیا چاہی ہو دست بیمار میں بھی دورید الہی ہے</p>

<p>۴۱۴ جیناں گنبد سب سبیلان کو بانو چلائی کہ سو سو مری جاوے کہا نہ تیرے چہرے پہ عجب نور کیونچہ نہ دیکھ کر کیا ہو</p>	<p>۴۱۵ شہر شہر سے جو فوجوں ملحق الدین تو تیرے کو چاہتے تھے جاوے</p>	<p>۴۱۶ کہاں کہہ سکتا ہوں تیرے میراں کو تیرے میراں کو تیرے</p>
<p>جنگ کا قصد نہ او سید سچا و کرو صد قرین باپ کی بات کو ذرا یاد کرو</p>	<p>گھر کے لئے کاناہ اموال تاشیف کرنا مری سند بھی جلاوین تو نہ تم اوت کرنا</p>	<p>دین تو صابر ہو ان پر نہ تیرے آئی آواز یہ اللہ کہ ہم دیکھتے ہیں</p>
<p>۴۱۷ لیکھا جان کی لائیں تیرا رفت رخصت نہیں کی کہ خط وصیت کا تو ہم کو سچا و کرو</p>	<p>۴۱۸ کچھ بچوں کی لائیں تیرا کچھ بچوں کی لائیں تیرا</p>	<p>۴۱۹ نہایت طبع تھا تیرا نہایت طبع تھا تیرا</p>
<p>لوے دیکھو خط شہیدین کیا لکھا اور بیمار کی تقدیر میں کیا لکھا ہے</p>	<p>مر کے بھی شے نہ غافل یہ پدر ہو و بگا شام تک ساتھ تھارے ماسر ہو و بگا</p>	<p>خونین کرتے کو بھر ادیکھ کے تھرائی تھی ہاتھ کاٹو نہ یہ و صحری باپ کو چلائی تھی</p>
<p>۴۲۰ خط کو کھلا دیکھا تھا لپٹا ہوا از صاف پوری تنہائی کے صدف قبا</p>	<p>۴۲۱ دیکھا تھا کہ تیرا دیکھا تھا کہ تیرا</p>	<p>۴۲۲ کہاں کہہ سکتا ہوں تیرے کہاں کہہ سکتا ہوں تیرے</p>
<p>تاج مرضی حق عابد و زاہد رہنا باپ کی بیکسی و یاس کے شہار دھنا</p>	<p>ہاتھ باندھو یہ گرفتار بلا حاضر ہے ہاتھ باندھو یہ گرفتار بلا حاضر ہے</p>	<p>گروہ ٹوٹنے کی حالت آکے لگا دو بیٹا ہاتھ باندھو یہ گرفتار بلا حاضر ہے</p>

<p>۳۴ ایست ازین سوار کی کوئی اور نافرمان نہیجا و اسب نہ پیون در عاری بیخود ایچا ناخبا کی کیستے نہیں کہ سرتاج</p>	<p>سر پہ چادر نہیں ہر شان ہماری کھیو آج ناموس محمد کی سواری دیکھو</p>	<p>۳۵ مہر و تیر سوار کی ہر گز جھوٹ آدم کہ کچھ نہ توف کی نہیں بین پیشہ ہم اگر اس طرح کہ یہ لانا گیا پیشہ بدل چل کی کسے کھوٹا کر گیا</p>	<p>۳۶ پوچھو تو سب حل ہو کر اگر انیس پیشہ بدل چل کی کسے کھوٹا کر گیا</p>
<p>۳۷ پوچھو تو سب حل ہو کر اگر انیس پیشہ بدل چل کی کسے کھوٹا کر گیا</p>	<p>۳۸ تو بہ کرتا ہوں گناہوں کو پشیمان نہ ہو محفوظ کر جرم کہ آلودہ عصیان نہ ہو</p>	<p>۳۹ اختیار میں کہی کہ انڈا لاری کو چڑھا دیک گم میں تنگ لاری اگر خیر کہی تو ادا فرستیں کس چھین کہی تو کیا کیا لاری</p>	<p>۴۰ کیا سوچ کر اس دار فانی میں آکر آفت میں چھینے دام بلا میں آئے اس طرح عدم کر آ کر فانی میں آئیں جیسے کہی کاروان میں آئے</p>

سبعی
وہ خوشی کہ درین کج گمان تلخ بین
جواد چو چرخ زمین آج بین وہ

شان لکھ لکھ کہ وقت بیکر تو تر
اک سوزہ انقدر کمر محتاج بین وہ

سبعی
اب نیز قدم لکھ کا باب آہو بچا
تیشیا تر ہو جلد وقت خراب آہو بچا

چوئی کی بجائی درو پور علی آہ انیس
اعظم غروب آفتاب آہو بچا

سبعی
الودہ تجبث اس غم جام کجا بین تو
زندہ تو وہ دل جویا و التمیمین تو

ایشی وانا کی گسے گسے آہ انیس
چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو

سبعی
کی کیا نیلایا سحر سحر مال گھر
وہ شکر کی سا شکر و اطفال گھر

چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو
چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو

سبعی
آہی خرمی عالم آہو بچا
آہی خرمی عالم آہو بچا

چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو
چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو

سبعی
جوب کجا کجا درو پور علی آہ بین تو
جوب کجا کجا درو پور علی آہ بین تو

چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو
چوئی کی بجائی درو پور علی آہ بین تو

<p>۴۱ ہوسن مٹی کا زونہ یوں ہوا تاراج جو دشت دنیا کا جو گھر ہو تاراج</p>	<p>۴۲ اللہ تعالیٰ نے تیری کھال پر کھینچ کر تیرے کھال پر کھینچ کر</p>	<p>۴۳ کوئی نہ تیری تیرے تیرے تیرے کوئی نہ تیری تیرے تیرے تیرے</p>
<p>یہ بیٹوں نے لوٹا حرم شیر خدا کو سید اشیان محتاج ہوئیں ایک داکو</p>	<p>تلوار پکا کر علی اکبر نہیں آتے اب ہر دوسرا بیٹہ نہیں آتے</p>	<p>ہر گز نہ رہا مٹی کسی مہر ملیگی بچہ بھی جو روویگا تو تیر ملیگی</p>
<p>۴۴ ہاں چو گلیاں حرم تیرے تیرے نازل ہوا تھا جگہ تیرے تیرے</p>	<p>۴۵ کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے</p>	<p>۴۶ کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے</p>
<p>ہاں کھینچتی ہر دم عمر سعد شقی کی ہاں باندھ لورتی سولہ اسی کوئی کی</p>	<p>وہ تیغ وہ گھوڑا علی اکبر کا کمان ہو وہ تھکسا جھوٹا علی اکبر کا کمان ہو</p>	<p>اب لاش پہ بھی سبھا رسول ملی کی ہو ویسے قلم ہاتھ اگر سینہ زنی کی</p>
<p>۴۷ خالق و خلق کیا شفیق نہ ہو گھر پر تیرے خلق میں غزلان حرم کو</p>	<p>۴۸ کھانا کھاتی تیرے تیرے تیرے کھانا کھاتی تیرے تیرے تیرے</p>	<p>۴۹ کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے کیا گیا وہ خیر نہ گلیاں تیرے</p>
<p>کھین لوندیاں آزاد بہت راہ خدا ہیں اب خود کوئی دن سچ سچ قید بلا ہیں</p>	<p>سراٹھ لو فرزند حسین ابن علی کا ہاتھ تھکواں بھی نہ ہر سبط نبی کا</p>	<p>خود سے ہلاوین نہ ہر گونہ کی طر کو سب مر گئے اب کوئی نہ آویگا دو کو</p>

۱۰
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا

۱۱
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا

۱۲
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا
کسی کو نہ پہنچا تو نہ پہنچا

بھوسے سے بھی گراؤ نہ پڑاؤ کر لی
دیوینے کے وہ ایذا کر بہت یاد کر لی

موت نہ خشک ہو پیر روتی ہو کاؤ پیر حیرا ہوا
اور گمناموں تک چھوڑ کر میں خونیں بھیرا ہوا

نہ پاؤں میں اس بوجھ کے لائق نہ گلا ہوا
یہ مصنف ہر اس کے لیے زنجیر بلا ہوا

۱۳
اصل کی تباہی کی تباہی تباہی تباہی
چلائی تھی مائوس اور مالکیا اتالی
بین لڑنے میں تھی تباہی تباہی تباہی

۱۴
لیکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا تھوڑا

۱۵
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ

کیونکہ وہ مائی دون رسول و سرکار
سرنگ ہے بلور میں بہر شیر خدا کی

کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ

بیماری میں سالک میں مہموشی میں قوی میں
غیظ انکا غضب ہو کر یہ اولاد علی ابن

۱۶
چلائی تھی تباہی تباہی تباہی تباہی
بے بسی تباہی تباہی تباہی تباہی
بازو زور تباہی تباہی تباہی تباہی

۱۷
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ

۱۸
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ
کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ کھینچ

فریاد تو موت نہ ارشاد کو نہ دھو نہ نہیں ملتا
تم قتل ہو کر اور مجھ رو نہ نہیں ملتا

گردن یہ نہیں ملحق گلو کہہ کر قابل
یہ پاؤں نہیں ملحق زنجیر کے قابل

فریاد کو بھی ماتم نہ مضطر نہ اوٹھائے
ملحق ایسا کران ہو کر کہی سر شاوٹھائے

<p>۴۱۰ حال تو گراہوین اگر تار مصیبت بجز حال تو نہیں خوشی جو کہ کلاں میں جانت ان کا پتہ تو نہیں جانتی ہی ہزارا کیا جاوے گی جو دکھا تو نہیں جانت</p>	<p>۴۱۱ دارا کے سرور سے ہو جو خدائی کی نسبت کنی کفر کی بنیاد نہ تھی باخدا تو کفر ہی خیر خدائی کی اسن وہ پھر پھر سے گمراہی نہ تھی</p>	<p>۴۱۲ سب سے تو کچھ ہی ہو لیا کی حاجت بارو کے کنے کی حاکم فاسق کی پشت قربان میں اس نعم اگر اسن نہ جانت کیسا یہ سب فاطمہ خدیوین کی پشت</p>
<p>۴۱۳ نہ ضعف کا باعث نہ قناعت کا سبب واللہ فقط بخشش مت کا سبب ہو</p>	<p>۴۱۴ ہر مخ کی جاگ مری اگر نہیں رسن ہو پوتے میں بھی لازم ہے کرداد کا چلہ ہو</p>	<p>۴۱۵ خیر تو نہیں علی سے جو خون بیہنگا کیا طوق کی ایذا بھی نہ بیمار سمیگا</p>
<p>۴۱۶ ہر دم میں تو عالم کی بنا ہو پہلی بود اعجاز ہو موعظی کا عصا میں تو شوق گلزار ہو سب سے جو درکش نرود آہن کو بھی کرم کرک صوفی اود</p>	<p>۴۱۷ سب جاوے ہیں صابری جو تیرے اک از روہ تھا کچھ کیا قلندر خیر اک از روہ مظلوم ہو جس جھوٹے کیچھو سے نہ جیباوی کی کچھو پیر</p>	<p>۴۱۸ میں اذن تو غافل نہ ہو مظلوم کی اس چھاتی پر اگر کسی طرح کیچھیا شش ہر سب سے ان تو جان کی گندنا ایسا تو تھا میں اگر کلا بھی نہ گنا</p>
<p>۴۱۹ ہر زور مری قبضے میں جیہڑ کر برابر دو اوٹھلیاں میں تیغ دو پیکرے برابر</p>	<p>۴۲۰ دی آتش کین خیر کو حیدر کو پسر کے مجھ پر بھی مری ظلم ہوا بعد پر کے</p>	<p>۴۲۱ وہ صاحب قسمت ہو مری داخل شہد الہی ہم قید کر قابل تھے جسے رنج و بلا میں</p>
<p>۴۲۲ ہر چہ تو دن تو اوٹھنے کا طوفان علیہ کی طرح وہ صبر سا کہ وہ دن جان از گنجین غنیمت گشت سلیمان خجالت و ملک تیرے ترانہ طوفان</p>	<p>۴۲۳ کس سے نہ پوری اور کا ایتنا نہیں کی اور چھین گئی کلمہ کی کیا جو ہم ملنا چھوڑی ہر شے کی کو را سب کیا است کی کوئی چیز کو را</p>	<p>۴۲۴ جسے لعین طوفان کا طغیانیہ کیا کس صبر سے طاقت اور سر کیچھ کیا نہ کچھ جب سب سے چار کے لایا فزندیہ اللہ سے خود یاد تو بن چھ کیا</p>
<p>۴۲۵ ہر طوق چھا دو کہ جھکاڑ ہو مری ہون میں سید مظلوم کا مظلوم پسر ہون</p>	<p>۴۲۶ خوش ہو کر اسیری کو بھی کھو رو سینگے ہم وہ ہیں کہ ہر رنج میں صابری سینگے</p>	<p>۴۲۷ دم مارا نہ کچھ طوق گلو گیر ہیں کر سب کے لیے جھک گئے رنج ہیں کر</p>

<p>۴۳۳ او چنگل کجا سجود کر کے اور کونکے پر پیدا ترے راہ میں خزانہ دے دو تو بند کر کھلا دے اس طرح جو طوفان کجا اویس آبخشش است جو تو</p>	<p>۴۳۴ اور دے دے جا کر تار تار تار ازینو پینو پینو پینو پینو پینو اسو تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تجاوید و چپ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>۴۳۵ جس وقت تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ پا پینو پینو پینو پینو پینو جلال کافیا تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تقدیر فلاح ایک پیکر کجا</p>
<p>۴۳۶ بہت دیکر ہر رخ میں غریب ہر پہلو اسن قید میں بھی صبر کا پابند رہو نہیں</p>	<p>۴۳۷ نیز رو بہ جو پیر خون مر شاہ شہدا او تونہ پیر خبی زاد یونہن حشر پاشا</p>	<p>۴۳۸ ہوں کو تو یہ ظلم نہ ان آگہو نسو دیکھو صدوقی بیسیر تعین کن آگہو دیکھو</p>
<p>۴۳۹ مائل جونا اسب تو کا تو فقا حالی سہرہ پیر کجا غنی کجا دیکار مولاتری طاقت سے قوی ہر روز یہاں کہان اور کہان حال کجا دیکار</p>	<p>۴۴۰ مقلد تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ سینچین الم سہل کجا دیکار بابا کجا کر کر تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>۴۴۱ چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا چچا گودی سہو حالان کن تہہ تہہ تہہ اور کج کون خاک پیر کجا دیکار</p>
<p>۴۴۲ یاں ایک قدم چلے کا مقدور نہیں پہونچا دور جو منزل پہ تو کچھ دور نہیں</p>	<p>۴۴۳ صد مہر ہوا زینت پاشا و حرمین پر اشتر سے گری ماواخی ککے زین پر</p>	<p>۴۴۴ اب کوئی بزرگو نہیں ہاسے برادر بھینا کسے لاش آپ کی دکھلائے برادر</p>
<p>۴۴۵ پس شقیں شقیں شقیں شقیں شقیں عوارش کس شقیں شقیں شقیں شقیں سجود کر کے تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ انسو کی حسرت تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>۴۴۶ چچا چچا چچا چچا چچا چچا گرت تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ آکھ صلا لاش شہر تہہ تہہ تہہ سجالت تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>۴۴۷ اک زینت شقیں شقیں شقیں شقیں اور وقت سباری کجا شقیں شقیں باجا تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ کس کیسی عوارش تہہ تہہ تہہ</p>
<p>۴۴۸ گو بلو مدین عربان سزا سوس نہی ستار تر نام ہر دال اس سہر قوی ہے</p>	<p>۴۴۹ سج کر کہ جب تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تیر کو تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ</p>	<p>۴۵۰ آرام پس از رنج و محن بھی نہیں ملتا مظہوم ہوا ایسے کہ کفن بھی نہیں ملتا</p>

۴۶۶
 در تاجی جویدین سکینه گنج
 لعلی در تاجی خات پادشاه
 از تاجی خات پادشاه
 در تاجی خات پادشاه
 در تاجی خات پادشاه

وہ کہتی تھی مومنہ شہزادہ کو مرنے کی سکینہ
 بابا کے تولا شہزادہ کو نہ چھوڑی سکینہ

۱۵۵
 تہاں کا بالکل بل بوتہ پر مجھے وسوسہ اس
 کہ میں تو بھی اس جہیز کی بیوی بن جاؤں
 عجب بے وقوفی ہے تو مجھے تو علم ہے کہ جو عورتیں
 بیوی تو بھلا لے لے کر آتے ہیں وہ تو

جاوگی کہیں بابا کو دیکھو میں ہر شے
شب کی نوسوویں میں چھپاؤ لیٹ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عالم بین صد رشدا و گام کسی پر
رستین رویی چو که جفا آلی نمی پر

اجماع علی الاشیء من بابا کے صحابہؓ
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام

برخس ورض فاطمہ کا اجہ حسین ہر
راشکو کی نگہبانی کہ بھی کوئی نہیں ہر

۱۴۴۰
 بیچو سے صدقاتی لڑو اور تو قریبان
 شہنائی کا شہسپہ کی غم کھٹکا نہ ہو چہاں
 بیتا کو بھلی مہلت تو رہا کی گاہیں
 اب غافل نہ رہ اور جو قتل کا میدان

شہید سے اکدم نہ جہاں ہو گی نہ ہوا
آنکھوں میں لاش کو لہو ہو گی نہ ہوا

اس شخص کے کیا کیا کام
اس شخص کے کیا کیا کام
اس شخص کے کیا کیا کام

۱۰۰

<p>ع میرزا حسن خان کی شہادت کی دوین لہو میں شعلہ شہادت کی چلے نہ فرار ہو گئی اندرست حیات کی سرو جاں کی شہادت کی</p>	<p>ع دنیادہی کی تباہی کی بیسر شام خلق کا شہادت کی گھر خالی کا عالم شہادت کی کسب سبوت کی شہادت کی</p>	<p>ع ابن آدم کی شہادت کی بیت جنت کی شہادت کی چلے نہ فرار ہو گئی اندرست حیات کی سرو جاں کی شہادت کی</p>
<p>زہرا نہیں نبی علی حسن نہیں پھر کیا راہ جانیں جب پہنچت نہیں</p>	<p>کیا کیا گل ریاض مجھ خزان ہو تھی جتنے روشنی اودھ ستار زمان ہو</p>	<p>کیونکر دوا اور صاوتن چاک چاک ہو سندھ نبی کی جھوٹ کے سو تو ہو خاک ہو</p>
<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>	<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>	<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>
<p>ایذا ہے بعد فرخ تن پاش پاش کو ترت بین کارے تہمین سید کی لاش کو</p>	<p>زہرا برہنہ تہمین علی اشکبار تہ خوابیدگان کنج کھد میرا رستہ</p>	<p>کیونکر ہن کے دل پر غم کا و نور ہو جب جسم پاک آپکا تیغوں سے چور ہو</p>
<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>	<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>	<p>ع پیر شہادت کی شہادت کی میں شہادت کی شہادت کی تھی کہ لایین خاک قیام کی شہادت کی بہشت کا شہادت کی شہادت کی</p>
<p>ایک ایک سرو قد کا گلزار نہیں کٹ گیا سب خاطر کا باغ اسی نہیں چھٹ گیا</p>	<p>ما تم کرو کہ سید زبجا مر گئے اہل حرم تباہ ہو مر شاہ مر گئے</p>	<p>جلجلاؤ گے جواہل حرم پر نگاہ کی ڈیوڑھی ہے امام فلک بار نگاہ کی</p>

<p>۱۰۰ ایں راجہ جیوت نند کار مکان اسکا دربار و جیوت نند کار مکان چو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو چو پوچھو پوچھو پوچھو پوچھو</p>	<p>۱۰۱ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>	<p>۱۰۲ سنہ</p>
<p>یہاں اوزن جبریل کو چیلنگ مانہ میں پاس ادب سرورہ کبھی آکر بڑھانہ میں</p>	<p>دائستہ اہلبیت نبی کو ستائینگ مسند محمد عربی کی تہا سینگ</p>	<p>آقا مختار و اہل حرم لوٹو جاتے ہیں یا شیر حق بچاؤ کہ ہم لوٹے جاتے ہیں</p>
<p>۱۰۳ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>	<p>۱۰۴ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>	<p>۱۰۵ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>
<p>رفتہ میں اوج عرش پر پہنچا دھچک دو کرسی سوار اس مکان کا پایہ بلند ہے</p>	<p>کانہ سے شہزادہ کو ہر اہل بارہینگ کہرا جو پہنچے ہوگی دوزیور اوتہینگ</p>	<p>نامحرموں کو قہرا لہی کا ڈر نہیں مان بہنیں لوٹی جاتی ہیں بلگو خبر نہیں</p>
<p>۱۰۶ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>	<p>۱۰۷ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>	<p>۱۰۸ خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا خوشتر شہزادہ کی گلابی چکیا</p>
<p>سیدانیوں کے فقر سے آگاہ کیا نہیں ثابت کسی کو سر پہ گزی کی روانہ میں</p>	<p>اٹتا تھا کمر جو باد شہر مشرقین کا غل غلامی کی آل میں ہر چہ حسین کا</p>	<p>نامحرم آکے خیر نصرت میں بہر گئے پوچھو کسی سے تم مر رہا باکدھر گئے</p>

<p>۴۴ کیا ہو گیا جو خجینا از خجین پر کچھ بچہ بن خا جو شکل و کسا از نمودین پر تشریف ابی وقت میں از نمودین پر شعوبین المیبت بجا از نمودین پر</p>	<p>۴۴ ہو جہ جاشا حوض نمودین پر سہم ہو و در دگر کھڑی نمودین پر کلا نمودین پر دو جہ نمودین پر</p>	<p>۴۴ استہدین از لبت از یادان نمودین پر خفت کو کچھ بچہ بن خا جو شکل و کسا از نمودین پر خجینا جو خجینا نمودین پر بچہ بن خا جو خجینا نمودین پر</p>
<p>۴۴ دھر ہے میں کیا کروں یہ ہم کون سر کر کر کوئی خدا کے واسطے او کو خبر کر کر</p>	<p>۴۴ فریاد کی صفیون از نمودین پر گر گر پڑی زمین پسب کانچا پ کے</p>	<p>۴۴ استادہ صحن میں ہو رہی ہے سے بھاگ کر نضار ہو تم شاگے شعلو سے آگ کے</p>
<p>۴۴ کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا</p>	<p>۴۴ کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا</p>	<p>۴۴ جب میں کو خیاں شہر آسمان تھا از نمودین پر کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا کس کا کیا ہے اس شہر سے سوسپت کیا</p>
<p>۴۴ خالی ہوا زمانہ تری بابا جان سے پڑھ کر نماز عصر سدھار ہو جان سے</p>	<p>۴۴ چلائی وہ شہر کراحت کے دن گئے فریاد ہے حسین گم ہو رہی تھیں گئے</p>	<p>۴۴ گور اکلا وہ حلقہ طوق ورسن میں تھا مستاب آسمان شرافت گمن میں تھا</p>
<p>۴۴ کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر</p>	<p>۴۴ کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر</p>	<p>۴۴ کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر کیا کیا تھا جو نمودین پر</p>
<p>۴۴ بہشت منی کسی کی نہ خوف خدا کیا ترہرا کی ہوں بیٹیوں کو ڈرہ کیا</p>	<p>۴۴ جکونین میں از نمودین پر بہشت منی کسی کی نہ خوف خدا کیا</p>	<p>۴۴ کنسی منی کا نور وید او ہو گیا گھر فاطمہ کا ظلم سے برباد ہو گیا</p>

<p>۴۳۳ کھنڈا کو سلطان کا کوئی وقت نہیں جس وقت اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت وہ دن نکلتا ہے جس کو اس نے چاہا ہے کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت</p>	<p>۴۳۴ جس کو سلطان کا کوئی وقت نہیں جس وقت اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت وہ دن نکلتا ہے جس کو اس نے چاہا ہے کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت</p>	<p>۴۳۵ کھنڈا کو سلطان کا کوئی وقت نہیں جس وقت اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت وہ دن نکلتا ہے جس کو اس نے چاہا ہے کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت کہ اس کو اس کا حکم آئے گا وہ اس وقت</p>
<p>۴۳۶ شیوہ تھیں دوستانہ جناب متول تھیں وہ دونوں لیسو عاشق سبط رسول تھیں</p>	<p>۴۳۷ تھی آرزو کہ قتل امام زمانہ ہو سرشہر کا لیکہ کوئی عین جلدی رواد ہو</p>	<p>۴۳۸ یوں لاس جو کوئی فتح و کھانا ضرور ہے تو یہ نہ ان سرور کو چڑھا نا ضرور ہے</p>
<p>۴۳۹ رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>	<p>۴۴۰ رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>	<p>۴۴۱ رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>
<p>۴۴۲ سارا مکان نور سے معمور ہو گیا گھر میں فروغ و روشنی طور ہو گیا</p>	<p>۴۴۳ زہرا کا نہ علی کو بی کا ادب کیا کوچ اس نے لیکہ شاہ کا سرت شہ کیا</p>	<p>۴۴۴ اک بد نما کو علی اکبر کا سر دیا اور اک لعین کو ماتھہ بین انصحر کا دیا</p>
<p>۴۴۵ جلال ہو کر بولی وہ بانی کو رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>	<p>۴۴۶ جلال ہو کر بولی وہ بانی کو رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>	<p>۴۴۷ جلال ہو کر بولی وہ بانی کو رواں بین لیسو سلطان کر بلا یوں تو چاہتے تھے کہ وہ دیکھ لیں بنا ہی لیسو سلطان کر بلا سکھ کر اس کے</p>
<p>۴۴۸ کیا ساخ ہے جس سے ہر اول ملوں اوسو کہا کہ ہوسو ہر سول ہے</p>	<p>۴۴۹ پوشیدہ دست بخش تھیں شہزادہ دوسرے شہر کا نہ کہیں گھر کی راہ لے</p>	<p>۴۵۰ اتان کا گھر بھرا ہوا دیران کر کے وہاں ہی گود کو شہنشاہ کر کے</p>

[illegible]

<p>مرثیہ خونِ جگر کی دھندلی کی دھندلی اک ہونٹ اس کے لئے اور تارِ زمین پر مین اور مین چار میناں لیکن ہنٹ اک بلبلِ بیکار رہا تھا مویں سے حکم</p>	<p>مرثیہ اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>مرثیہ اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>
<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>فریاد ہے یہ امت احمد نے کیا کیا بھاتی چوڑھو کرتن سے تر اسر جو کیا</p>	<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>
<p>مرثیہ اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>
<p>واری میں تھیں ہوائی آلی ہون اور صورت دکھاؤ مل کو کل کرتور سے</p>	<p>تم چٹ گوبن سوبن تم چٹ گوبن ہرے کائی فاطمہ کی مین ل گئی</p>	<p>رقت کا تھہ جوش کھرا کے گر پڑی دیکھا جو سر تنور میں غش کھا گر پڑی</p>
<p>مرثیہ اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>	<p>اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے لال مویں کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی اے تیرے جگر کی دھندلی کی دھندلی</p>
<p>دیکھا آٹا جو گرسے رخ نور مین کا گودی مین ایسا سر نور حسین کا</p>	<p>پیارے مین اسیر ہو لیا مہام مین دولت مری لٹا گئے امت کا کام مین</p>	<p>تو نیک اعتقاد ہے وہ بد مشقت ہے دو بیخ مکان ہے او سکا تر اکم بہشت ہے</p>

<p>از سبب کیا سدا دل تیرا الفت سے کیا کیا ہو کہ تیرے مہربان تیرے دل میں تیرے دل آزار آئی صدمہ اگر دم تو اچھا نہیں تھا کیا اور تیرے سر کی خیر کیا اگر تیرے دل آزار</p>	<p>تو کہ جس صدمہ پر تیرا دل تیرے دل آزار تو کہ جس صدمہ پر تیرا دل تیرے دل آزار تو کہ جس صدمہ پر تیرا دل تیرے دل آزار تو کہ جس صدمہ پر تیرا دل تیرے دل آزار</p>	<p>کہ میں تر ہو چلا سر و تشرف لایق تیرے یہ بیسیان حسین کہ پر سر کو تائین تیرے</p>
<p>ایسی کہ تیرے دل آزار سے تیرے دل آزار پر و سر جو تیرے دل آزار سے تیرے دل آزار</p>	<p>ہنگام صبح شمع کی چھری دل پر چل گئی جنگل میں بیٹھتی ہوئی گھر و محل گئی</p>	<p>روشنی کے دل آزار سے تیرے دل آزار اس آتش کے دل آزار سے تیرے دل آزار اس آتش کے دل آزار سے تیرے دل آزار اس آتش کے دل آزار سے تیرے دل آزار</p>

<p>رباعی کیون زکی ہوں میں بدستار بنا تو رنج کجایان کہ دم پر تار</p> <p>الشری پوری میں نیکی شکست ازین جبین تو پو تار</p>	<p>رباعی کچھ فرق کلام کہ نہ توین نہیں مضمت و معنیوں ایک بی نہیں</p> <p>تخلیل نہ کجی اگر مرغیوں تار افشا ملک تیر قلم دین نہیں</p>	<p>رباعی سایہ بھی خوشست در دیوانہ پو جو دم سر و گل تار و دانہ پو</p> <p>یک پیمان کجی کجی شمشیر جلتار جو بر شمع و پروانہ پو</p>
<p>رباعی کس کس فرق شکست و توین نہیں جہا بھی سیم پوخت کولی توین نہیں</p> <p>ایچہ کہ ہوں خوش قلم سخن پادشاہات کہ قلم دین نہیں</p>	<p>رباعی راحت کا فرا عدد و جان لکھا دل سے کجی قلم نہ لکھا</p> <p>پو پو سر آئے جاہ و دیوانہ پو لکھا کجی قلم و شمشیر پو</p>	<p>رباعی کس کس توین و جان لکھا اب ہند لکھا کجی لکھا</p> <p>بہ نظر آئے تو جاہ و مرا لکھا گیا توں شکست کجی لکھا</p>

<p>۴۱ یون تو اس شہر میں بندھی کبھی ملی تھی ننگہ سر اندرین تھیں اور خلق تماشا خانہ تھی</p>	<p>۴۲ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>	<p>۴۳ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>
<p>۴۴ یون تو اس شہر میں بندھی کبھی ملی تھی ننگہ سر اندرین تھیں اور خلق تماشا خانہ تھی</p>	<p>۴۵ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>	<p>۴۶ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>
<p>۴۷ یون تو اس شہر میں بندھی کبھی ملی تھی ننگہ سر اندرین تھیں اور خلق تماشا خانہ تھی</p>	<p>۴۸ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>	<p>۴۹ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>
<p>۵۰ یون تو اس شہر میں بندھی کبھی ملی تھی ننگہ سر اندرین تھیں اور خلق تماشا خانہ تھی</p>	<p>۵۱ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>	<p>۵۲ ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے ننگہ سر اندرین تھیں تماشائی تھے</p>

<p>مرثیہ امیر انیس اس میں سب سید مسعود کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>
<p>اس طرح بیاد کسی کا نہ ہوا ہو ایسا ناشاد تو کوئی نہ بنا ہو</p>	<p>کمر ہلا کر کوئی یہ جو رو جفا کرتا ہے اپنی مہمانی سے کوئی یہ دغا کرتا ہے</p>	<p>شکستہ سر بلو میں اونٹوں پر چھا کر لایا چادر میں بھی نہیں بیو و نکلو اور رکھا کر لایا</p>
<p>مرثیہ امیر انیس کہ سنن پر سب سید مسعود کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>
<p>اس کا کیا نام ہے یاد رو یہ کیا کس کا ہے کس سے یہ چین نہیں معلوم یہ کس کا ہے</p>	<p>ان اسیمنوں نے جد اہل سے کیا میرا یہ میری روح ہے واللہ الم ہوتے ہیں</p>	<p>آج جو اس مری یہ پیاری ہے ہر ہوتے ہیں یہ میری روح ہے واللہ الم ہوتے ہیں</p>
<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>	<p>مرثیہ امیر انیس وہ جس کی شہادت ہے کہ جو بے پرواہی سے ہوا اور جان سپرد کر دیا ہے</p>
<p>تن سے سر میر ہو عزیز و نکا اور تارا حق میں وہ ہوں بھوکا پیاسا جبرانا حق</p>	<p>سر کے بے کاٹے زانو تر اور ہوتے ہیں رگڑ میوید یہ کلا کا نام را خبر سے</p>	<p>تھا وریم ہاوشہ میں صنوف سو تھرا تھرا تھی جیسے ہوئے اونٹوں کی چلا جاتا تھا</p>

<p>۴۱ اس کی شہین اور لڑائیوں کی کھینچے تلواریں کئی اسکے پس پشت تھی کیا کیا کہ اپنے تین گھوڑا پانچ اور تھی منصف اس قیدی کی حالت</p>	<p>۴۲ کہنے تھے وہ لوگ کہ ایک بڑی شہین کوئی نہایت غداروں کی کس غلامی دار کھینچے پھر کیے جارتے اور کھلا لہو نہایت سے یہ چلائی تھی اور کجاو</p>	<p>۴۳ ہنگامے کی شہین کی لڑائیوں کی بقضا بتا نہ تھے تھے تھی اور کجاو کی کیا سوئی فلک کتنی تھی اور کجاو اس کا تیرے محبوب کی شہین کی</p>
<p>کہتا تھا ظالمو مجرم سنا تے ہو مجھے چل نہیں سکتا ہوں چھینچو اور جھوٹو چل نہیں سکتا ہوں چھینچو اور جھوٹو</p>	<p>جو جو اس کی کین تہا پستہ ہو تو تھے پیٹ کر سینہ و سراہل حرم ہو تو تھے</p>	<p>یہ سنگار نہیں پاس ہمارا کرتے پاس آ آ کے ہیں رائد و کا نظار کرتے</p>
<p>۴۴ نہ تو بچاؤ نہیں غلہ نہیں ہوتا پڑتے تھے زور و عیا جسم کا کام تو جیو اب رحم ہو نہیں غنیمت و جبار لڑتے تھے اور جبار چھینچو اور جھوٹو</p>	<p>۴۵ یہ کہنے کیا وہ کہتے کہ وہ لوگ تھی تھیں کہ وہ لوگ کہتے تھے کہتے تھے انکے ایک بی بی کی</p>	<p>۴۶ اور کئی چھینچو اور جھوٹو انکے تھیں غلہ نہیں ہوتا کہتے تھے انکے ایک بی بی کی</p>
<p>اب غش آ یا تو نہیں پھر میں سنبھل سکتا گر پڑا اب تو ہر گز نہیں چل سکتے کا</p>	<p>پشت پر تھی نا پڑا تو پھر اس تھا عرق شرم سے ایک ایک کا چہرہ تر تھا</p>	<p>دل و دم کہتے تھے پھر وہ نفسی تھی چہرہ جو راعدا سے گئی کچھ ناشتی تھی چہرہ</p>
<p>۴۷ کئی نزل تو چار یا ہونے چھینچو میں اس حال میں تھی کئی کئی پتلیاں تھیں کئی کئی کئی کئی نزل تھی سے دل تو تھیں کئی کئی</p>	<p>۴۸ انہی نزل تھیں کئی کئی کئی کئی بلوہ عامین تھیں کئی کئی کئی بال سنبھل تھیں کئی کئی کئی کئی</p>	<p>۴۹ انہی نزل تھیں کئی کئی کئی کئی بلوہ عامین تھیں کئی کئی کئی بال سنبھل تھیں کئی کئی کئی کئی</p>
<p>ظالمو ایک تو ہر طوق و سلاسل بھاری اور ہر سب نزل و نسر آج کی نزل بھاری</p>	<p>اور تھیں ہر ہر کے اند کوئی کا تھی تھی اور کوئی تھی لگا ہوا تھیں ہر ہر تھی تھی</p>	<p>ہاں سکتا تھا نہ رو کوئی بچ پانی اور سے اعدا کے ہوا جاتا تھا نہ ہوا پانی</p>

[illegible]

<p>۴۱۳ پیش کر کیا فریب بزرگ سے انکار یہو یحییٰ کی طرح اچھی شوق سزاوار فاطمہ ان کو ری ہو یحییٰ علی ان دلدار</p>	<p>۴۱۴ نہیں پت چلاشتے ہی کا کہیں کیا رہی حال نیکی بابر اعلیٰ لعل جی ہو چا جی کمال محبت کے توین وہ بذات خولی کہنے لگا بازہ اور ایک کی کلمات</p>	<p>۴۱۵ شب کیا فریب کیا کن کو حلا وہ لعلون شہر طاب پر از ان کی سر زمین چگون شب کیا فریب کیسے اویس چہ نیم خون ہو کر جو جھٹا نہیں ان کو غفلت و درون</p>
<p>۴۱۶ کھینچ کر آؤ جو یہاں سے مجھے کہ جاؤ گیا کیا چہ میر کو نہ موند نہ شرمین و کھلاؤ گیا</p>	<p>۴۱۷ شمر سے سنتے ہی یہ بیان جن کوہ تو لکھیں کوئی وارث جو نہ تھا وصال کے پھر نہ لکھیں</p>	<p>۴۱۸ دین و دنیا کو شہنشاہ کی بیٹی ہو نہیں اوستکار اسدا اللہ کی بیٹی ہو نہیں</p>
<p>۴۱۹ پیش کر کیا فریب بزرگ سے انکار یہو یحییٰ کی طرح اچھی شوق سزاوار فاطمہ ان کو ری ہو یحییٰ علی ان دلدار</p>	<p>۴۲۰ نہیں پت چلاشتے ہی کا کہیں کیا رہی حال نیکی بابر اعلیٰ لعل جی ہو چا جی کمال محبت کے توین وہ بذات خولی کہنے لگا بازہ اور ایک کی کلمات</p>	<p>۴۲۱ شب کیا فریب کیا کن کو حلا وہ لعلون شہر طاب پر از ان کی سر زمین چگون شب کیا فریب کیسے اویس چہ نیم خون ہو کر جو جھٹا نہیں ان کو غفلت و درون</p>
<p>۴۲۲ بنت زہرا کسی تدریر نہیں آتی ہو شہر مظلوم کی ہمیشہ نہیں آتی ہے</p>	<p>۴۲۳ آپ کے تہ سے آگاہ یہ جلا و نہیں بابا صاحب کی جو حیت شخص کیا یاد نہیں</p>	<p>۴۲۴ کیا جواب اس کا چہ میر کو تو دیکھا ظالم تو نے برباد کیا خانہ زہرا ظالم</p>
<p>۴۲۵ بنت زہرا کسی تدریر نہیں آتی ہو شہر مظلوم کی ہمیشہ نہیں آتی ہے</p>	<p>۴۲۶ آپ کے تہ سے آگاہ یہ جلا و نہیں بابا صاحب کی جو حیت شخص کیا یاد نہیں</p>	<p>۴۲۷ کیا جواب اس کا چہ میر کو تو دیکھا ظالم تو نے برباد کیا خانہ زہرا ظالم</p>
<p>۴۲۸ بنت زہرا کسی تدریر نہیں آتی ہو شہر مظلوم کی ہمیشہ نہیں آتی ہے</p>	<p>۴۲۹ آپ کے تہ سے آگاہ یہ جلا و نہیں بابا صاحب کی جو حیت شخص کیا یاد نہیں</p>	<p>۴۳۰ کیا جواب اس کا چہ میر کو تو دیکھا ظالم تو نے برباد کیا خانہ زہرا ظالم</p>

<p>۴۳۰ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ برہم اور ستم مراد و شوقین میں بلا لاشیاء کے اگر کوہ اور شوقین بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۱ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۲ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>
<p>شہ مظلم کی خواہش کی اوتار گردن تن سراسر یکس مضطر کی اوتار گردن</p>	<p>ابو اسے فاطمہ کے لال کر است کچھ اپنی ہمیشہ کی اسوقت حمایت کیجے</p>	<p>موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>
<p>۴۳۳ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۴ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۵ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>
<p>ظلم عورت یہ ہے اللہ سے ڈرا مظلوم دختر فاطمہ کو قتل نہ کر اس مظالم</p>	<p>فضل خالق پروردگار مجبور نہیں مظلوم اب کبھی چاہوں تو تر اختیار نہ دلاؤ ظلم</p>	<p>سر محمد و نہ کوئین جو عریان ہو گا در ہم و بر ہم ابھی دفتر اسکان کا</p>
<p>۴۳۶ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۷ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>	<p>۴۳۸ موشیرا نہیں ہے کیا یاد شاہ بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا بہشت کو پہنچا کر کے کوئی جلدی جلا</p>
<p>اب کمان پرین شہ والا جو پکاوین ٹکڑ ہم جیتے نہیں بابا جو پکاوین ٹکڑ</p>	<p>ہاتھ گرا سپہ اوٹھاتیرا تو گل جاوے گا بدگھر سراسر دیکھ گیا تو جلا و بگا</p>	<p>جسے حکمین پرین بی آہ یہ وہ ماتم کو جسکا پایاں نہیں واللہ وہ ماتم کو</p>

<p>۴۱ رہا بدین صفت وہ جو بدین صفت وہ جو بدین صفت وہ جو بدین صفت</p>	<p>۴۲ ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے</p>	<p>۴۳ ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے ہم کہہ گئے کہ ان کے</p>
<p>۴۴ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۴۵ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۴۶ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>
<p>۴۷ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۴۸ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۴۹ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>
<p>۵۰ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۱ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۲ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>
<p>۵۳ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۴ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۵ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>
<p>۵۶ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۷ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>	<p>۵۸ کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت کیا بدین صفت</p>

<p>۴۰ ہیں تیری مصروفیت غصہ مجھے کیا جو کہ سے ارضین کھینچا اور زمین الایا ان دونوں کو خلا غم کی جگہ کھایا تیرم کی طرح بانہ و بارہم نہ آیا</p>	<p>۴۱ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا جنگلات میں بولا بھج کیا اسے اس کا جادو سے کہنا سنا اور کلا نہ نہا پین قش کو کلا میں حکم کی گنگار</p>	<p>۴۲ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا</p>
<p>۴۳ باہر ارضین کے آیا جو زلف کو پیر کر استادہ کیا چوبہ سرتی میں جگر کر</p>	<p>۴۴ اب طلق سے مصومہ کشمشیر ملیگی سراسر دکھاؤنگا تو جاگیر ملیگی</p>	<p>۴۵ بیکس میں مسافر میں اور وارہ وطن میں یہ کیا ہے سزا کم کہ گرفتار رسن میں</p>
<p>۴۶ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا زور سے تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا سلمان اگر کہ آئینہ دروزان سفر اراکہ غرض کات اسرار احاطہ</p>	<p>۴۷ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا آک دار میں ساحل گری کلا گلائی چلا گئی دینے میں تیرے کی رو ہائی</p>	<p>۴۸ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا آک دار میں ساحل گری کلا گلائی چلا گئی دینے میں تیرے کی رو ہائی</p>
<p>۴۹ تقصیر جو کہ اسے ہوئی ہو وہ بکل کر ہرے مجھے مہمانوں کے مونس نہ بھل کر</p>	<p>۵۰ آز ہے مری آقامری امداد کو ہو پوچھو اموشاہ غریبان مری فریاد کو ہو پوچھو</p>	<p>۵۱ بچ جائیگے ہم غلت وز ریا یگانا ظالم گر قتل کیا ہو کو تو پتہ یگانا ظالم</p>
<p>۵۲ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا کین تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا تلوار کو دیان میں ترس میں کلا گلائی تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا</p>	<p>۵۳ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا اب تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا شکوہ نہ کر چھوئے اسے کی کیا کس طرح چاؤن تجھے تلوار سہاری</p>	<p>۵۴ تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا کین تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا تلوار کو دیان میں ترس میں کلا گلائی تیرے چہرے کو چھوئے اسے کی کیا</p>
<p>۵۵ کس پاس سے تیرے ہوا سوختہ کھمبہ میں دونوں دہشت سے تیری کچھ نہیں کہہ سکے میں دونوں</p>	<p>۵۶ محبور ہوں طاقت نہیں اور تھکی زمین اللہ بچا دے تھیں اس دشمن میں سے</p>	<p>۵۷ پائیگی جو ہو تیرے قدمو نیہ گریگی کس طرح محبت سے تیری گرد پھرنگی</p>

دولت کو کوئی گم کہیں آبادی
راست کوئی اور کوئی فریادی
اگر شہرت و نام کا موقع دنیا
تا کہ کسی جانتو کہیں شادی

اس نغمہ کو ہرگز نہ بھولنا
حاکم کو ہرگز نہ بھولنا
کہا تو کہیں جس کا شوق تھا
کہا تو کہیں کی لالہ کی جوتھی

یہاں ہی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی

اس نغمہ کو ہرگز نہ بھولنا
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی

اس نغمہ کو ہرگز نہ بھولنا
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی

یہاں ہی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی
اگر کسی کو کوئی فریادی

<p>۴۴ آباد حرم شاہ کی دربارین پر صحن چرخین کا غل شامل کرنا اور محبت عیش و طرب عجیب رینا کر شعور زیادہ بجا عورت اہلما دینا</p>	<p>۴۵ چھپ چھپ بچار کے جہان فانی میں چھپ چھپ چھپ چھپ کر کسی لہجہ میں زخیر خاطر نہ کر اگر عجیب عالم شوق شوقی جسم میں جو اندھونیت کی</p>	<p>۴۶ اس کو جی میں غنایاں کس کی سی دیکھ کر جا کر ان کو نہروں ان میں چل کر گناہ گویان سے پریشانی سو جو کمال میں کمال کی سی</p>
<p>نور تین بجی میں دشمن تو خوشی ہو اور خاطر پریشانی میں شیر خوار و تہین</p>	<p>روک فراتی ہیں کس کو شوہرین جاوڑ میں ہاتھ کھل جائیں تو سو خطا پتا چھپا کر</p>	<p>آہ ہر گام پہ سینے سے کھجائی ہے جب گھر گئے ہیں تگر تو دلجاتی ہے</p>
<p>۴۷ کھانگے تھک جائیں سچا جو اگر پاؤں پر تھک جائیں گلاطون گلاطون شغل و شغل شکستہ سر زبان چون چاکر بر غم گویاں تھا باد امن</p>	<p>۴۸ بجی سچا کو کتنی میں بد آوری مجبور دیکھ کر سخت سحر بجاواری کے زاری سبیاں کرتا جو وہ ادنی صبر فرما جو مرقی جانب باری</p>	<p>۴۹ ان کر کر کے چار اوروں کا شرم دیکھ کر خط واد میں کتنے کھل جائے روک کر دیکھ کر کتنی غم پلوں پر تری شمس تین شمس و غم</p>
<p>بے طرح اور میں تو جھنجھلا کر اور بڑیاں نیز فکی مثالوں میں چھپاؤں میں</p>	<p>کم نہ کچھ مرتبہ آل عبا ہو بیگا عاصیو نکا اسی پر دین بھلا ہو بیگا</p>	<p>صدقے انان سیکرہ عقدہ کشا کو بیگا بی بی اس عقدہ پر شکل کو خدا کو بیگا</p>
<p>۵۰ پیرایاں جی میں اور طوق چھپا جائے سخت انداز میں سہ سہ سہ سہ خار و نوین میں نقل سچو میل چکا و عجیبان اور دین باندہ جو وہاں دیکھا</p>	<p>۵۱ گرفتار بادہ اسوئی میں اور ایک جس طرح ہو تین گلوں میں گلا چھپ رشتہ داران علی سب میں گرفتار نیز کران و مولی جانی کران بھون</p>	<p>۵۲ ان کو کو کو کو وہاں کتنی چھپ جائے کساویر بادہ اس حال سچا چھپ جائے پرو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کو کسماں گانہ زور میں دین میں چھپ جائے</p>
<p>اوسکی مظلومی پہ بیتاب حرم ہو اور دیدہ حلقہ زنجیر لمور و قہرین</p>	<p>وسمدم ساس بھی خوشی ہو ساتھ اسکا ابھی گناہ نہ کھلا تھا کہ بندہ ہاتھ اسکا</p>	<p>بھول جائیگا یہ سب کچھ جو اچھین پاؤں دور کر جائیسی چھاتی سر لپٹ جاؤں</p>

<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>کے ہونے پر ہرگز نہ ہوا اگر چاہے کیونکہ تیری ہون کی شہرہ فلاح ہو وہ جو ہون میں مگر نہ رہی تھی وہ جو ہون میں نہ رہی تھی نہ رہی تھی</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>جمع دربار میں تھی نہ تھی لیکن تو متناجش کا خاں دور دورہ تھی</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>لاش شہرہ فلاح کی تھی نہ تھی لاش شہرہ فلاح کی تھی نہ تھی</p>
<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>وہ جو کیا کوئی قصیر تو موعظہ موزا ہے سیلیان کما کر کہ اعدا میں مجھ چھوڑا ہے</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>اسطوت سے تو دف و زنگی صدا آتی تھی اور اس سمت سے ہے کی صدا آتی تھی</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>خامد لیون تو سبھی شام و سحر و تاس ہے پر وہ روتی ہے تو سپیشیر کا سر و تاس ہے</p>
<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>موعظہ دکھا تو نہیں شہرہ فلاح کی خواب میں آئے نہ چھاتی پہلا ناکیسا</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>مار سے ہر شست کو لہوا و کالکشا جاہر ہر قدم ایک ضعیفہ کو خوش آجاتا ہے</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>ہوشمیں آنکھ بھائی کو وہ جب و تھی ہے ویر تک قیدیو نہیں سینہ زنی ہوتی ہے</p>
<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>اک طرف لوٹ کا سب یوروز رکھا تھا دور تھے فاطمہ کے لال کا سر رکھا تھا</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>ہو جو سلطان عرب او سکی لواسی ہو وہ کلمہ گو جسکے میں سب سکی لواسی ہو وہ</p>	<p>مرثیہ میر انیس</p> <p>چھاتیان چھتی میں اسن رو و رو و تھی شہرہ آگہ رکھا ہے تو چھتی ہوتی ہے</p>

مرثیہ میر انیس

<p>۱۷۱ دیکھو کچھ کہہ دینے سے نہ رہا کرتے سب کا کردہ وہ حاکم اگر لگتا آئے آگے دے دینے سے نہ جاوے ان کا کرتے کہہ دے ہو وہ صورت ادا کرتے</p>	<p>۱۷۲ کہنا عالم نے کہ ان قیدیوں کو لاؤ قید حکم سننے سے ہی دور کر دو چار قید شرم نہ کرنا وہ دانی جو نہ حال قید کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>	<p>۱۷۳ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>
<p>صاف خوشید سی شکلیں جو نظر آتی ہیں آنکھیں سب ظالموں کی بندہ ہوئی جاتی ہیں</p>	<p>کھینچا سب کو ستکار جو لیجائے لگے حضرت زینبؓ کا شوہم کو غش آؤ لگے</p>	<p>خلق میں سے کسی کیسے مرتبہ عالی ہے کس کا اقبال ہے اور کسی بد اقبال ہے</p>
<p>۱۷۴ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>	<p>۱۷۵ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>	<p>۱۷۶ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>
<p>جلوہ روشنی طور نظر آتا تھا کچھ نہ آنکھوں کو بجز نور نظر آتا تھا</p>	<p>بیٹھے ہکا بیکار دنیا میں سہارا نہ تھا پہنچتے اور ٹھٹھکے اب زور تھار نہ تھا</p>	<p>فوج بیسروں کی سلطان حجازی نہ تھا جنگی تلوار کا شہر و تھار و غازی نہ تھا</p>
<p>۱۷۷ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>	<p>۱۷۸ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>	<p>۱۷۹ کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے کہہ دے</p>
<p>تھا جو منظور سدا آل عبا کا پرورد ظالم رو کوئی تھی اپنی ردا کا پرورد</p>	<p>وہی جو خیر سے ہوا جو وہ پدر کسا ہے اک ذرا غور سے دیکھو تو یہ سر کسا ہے</p>	<p>ہو کہو بقدر جو سمجھا تو خطا کرتا ہے دیکھو صحیفہ میں خدا کی شاکریتا ہے</p>

۱- سرور ہر دم آنکھوں کا آئے

<p>۴۳ ان تہا آیت تکیہ کے آگے آیا ہے دست اپنا کسے اللہ نے فرمایا ہے ان آئی کے لیے یہ رحمت الایمان کے لیے مصلح کا دنیا میں شرف پایا ہے</p>	<p>۴۴ خود کو نہ کرے تو کہہ دے فخری جا تو تے اللہ کے محبوب کا کلام لگا جو کہے نہ مصلحت حسن پسند کیا فانی نہ مصلحت شرعی شہر خدا قتل ہوا</p>	<p>۴۵ کھول کر جو ہے بیباک شہنشاہ کشتا چار دیا تو تے میں شہنشاہ فرزدان میں وہاں آج کل کے پیشوا کیسے کرے تو شہنشاہ نے کہا تو</p>
<p>۴۶ قریب ایسا کہے اللہ کی درگاہ میں ہے فرق تو متین بتا کہیں میں اور اللہ میں ہے</p>	<p>۴۷ اگ دی جمو کو اور زیور و زر لوٹ لیا جسکے دربان شرمک تو زوہر لوٹ لیا</p>	<p>۴۸ نہ محمد سے نہ حیدر سے چاکر تہا ہے قطع ہو جائے ترا ما تھہ یہ کیا کرتا ہے</p>
<p>۴۹ عظیم اللہ کے اللہ سے اراد کیا خدا کا کلام کس شہر سے یاد کیا قتل و قتل اگر سورج کی کس یاد کیا کس آیت اللہ کے کلام پر اراد کیا</p>	<p>۵۰ بال کھڑے کرے تو تے میں شہنشاہ اور اللہ بال کھڑے کرے تو تے میں شہنشاہ اور اللہ بال کھڑے کرے تو تے میں شہنشاہ اور اللہ بال کھڑے کرے تو تے میں شہنشاہ اور اللہ</p>	<p>۵۱ اس شہر کی کوئی جگہ انیس کی یہ ہے لیتے تھے انھیں وہ شہر کا یہ ہے لیتے تھے انھیں وہ شہر کا یہ ہے لیتے تھے انھیں وہ شہر کا</p>
<p>۵۲ کس طرح جنگ میں عاجز صف کفار آئی بدین کسکے یہ عرش سے تلوار آئی</p>	<p>۵۳ شکر سر قید میں اک رات کی بیاہی آئی تجکوشادی ہوئی اور ہم بہت بیاہی آئی</p>	<p>۵۴ تجکوشادی ہوئی اور ہم بہت بیاہی آئی تجکوشادی ہوئی اور ہم بہت بیاہی آئی</p>
<p>۵۵ اس کا کلام شہنشاہ نے فرمایا ہے سب شہنشاہ نے فرمایا ہے سب شہنشاہ نے فرمایا ہے سب شہنشاہ نے فرمایا ہے</p>	<p>۵۶ کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے</p>	<p>۵۷ ار کا کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے ار کا کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے ار کا کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے ار کا کلمہ شہنشاہ نے فرمایا ہے</p>
<p>۵۸ حق کا اور یا غضب جو شہنشاہ نے باندھنا ہاتھ کا سادات کے کھلی ایک</p>	<p>۵۹ اور اوں ظلم سید و نہ چاکر سے لگا لب فرزند پیغمبر چھڑی دھرنے لگا</p>	<p>۶۰ ان کھلے بالوں کو اب ہاتھ نہ صہرتی ہو لشکایت تری اللہ سے کرتی ہو کہیں</p>

کھنکھنے غنچہ بیدار آنی جو غنچہ کی بجائی
آسمان اگر غنچہ بخشیدن بین تنی
شمار غنچہ کی نسبت تو در غنچہ کی بجائی

چرخ کمال کی کیا اس حد تک پڑا پڑی
چرخ سپر ستن چو تلواریں تلواریں
مازور کی تو کچھ مہر سے ہونے چاہی
اوسن پتہ کی گندہ بجائی آفت کی گندہ

یاعی عابد کو سدا بپ کا غم نہ ہوا تھا
وہاں شہزادہ شکر کو غم نہ ہوا تھا
تجربہ کیا جاتا ہے تو ان کی حد تک
رخسار مبارک پر درم ہوا تھا

نہ تلاطم بین کسین قمر الی آج
کسین امت کی رگشتی پہ تیار ہوا

چپ ہن جو ہر سہم راہ رضا میں ہوگا
اسکا انصاف تو در بار رضا میں ہوگا

یاعی عابد کو سدا بپ کا غم نہ ہوا تھا
وہاں شہزادہ شکر کو غم نہ ہوا تھا
تجربہ کیا جاتا ہے تو ان کی حد تک
رخسار مبارک پر درم ہوا تھا

نہ تلاطم بین کسین قمر الی آج
کسین امت کی رگشتی پہ تیار ہوا
نہ تلاطم بین کسین قمر الی آج
کسین امت کی رگشتی پہ تیار ہوا

چرخ کمال کی کیا اس حد تک پڑا پڑی
چرخ سپر ستن چو تلواریں تلواریں
مازور کی تو کچھ مہر سے ہونے چاہی
اوسن پتہ کی گندہ بجائی آفت کی گندہ

یاعی عابد کو سدا بپ کا غم نہ ہوا تھا
وہاں شہزادہ شکر کو غم نہ ہوا تھا
تجربہ کیا جاتا ہے تو ان کی حد تک
رخسار مبارک پر درم ہوا تھا

آجی سی بات پر صرف بکا ہوئی ہو
تم چہڑی ہو تو نہ پکھو مسخ ہوتی ہو

بہل نہیں اب بجا ہو قلب بچکا جاتا ہو
حال زندان کا نہیں بچکا جاتا ہو

یاعی عابد کو سدا بپ کا غم نہ ہوا تھا
وہاں شہزادہ شکر کو غم نہ ہوا تھا
تجربہ کیا جاتا ہے تو ان کی حد تک
رخسار مبارک پر درم ہوا تھا

رباعی
جس میں عجب مبارک شمع ترو
راخت جاوے شک لگ اوجھ

اگر شمع کو کون آواز نکلتی
پتھر ہر وہ صدف جو کہ آواز

رباعی
بوشہ کہ شمع کی دل میں جاوے لگا
الہ اور سے اسکا جلا دیو لگا

اگر شمع شمع کا دیو تو اثر
اک قطرہ نہ کہ کو بجو دیو لگا

رباعی
نرم کیا الطاف ہر دم کے گھر
احسان نہ مگر شمع کا گھر

اگر شمع شمع کا دیو تو اثر
اک قطرہ نہ کہ کو بجو دیو لگا

رباعی
اگر شمع شمع کا دیو تو اثر
اک قطرہ نہ کہ کو بجو دیو لگا

بیزار اگر مومن بخت خواہی کہش
عشرت کو خواب میں ہی بوجھ

رباعی
اگر شمع شمع کا دیو تو اثر
اک قطرہ نہ کہ کو بجو دیو لگا

اس شمع میں شمع کا دیو تو اثر
اک قطرہ نہ کہ کو بجو دیو لگا

رباعی
جس میں جو بار بار جلاو
عجب شمع وہ جیساب ہو جاتا ہے

یانی پانی گلاب ہو جاتا ہے

<p>آفت میں گناہ زینتِ مائوس ہے چھوڑ دینا چاہیے مائوس کو سزا کے طور پر اور زینتِ مائوس کو اور جینے سے گرا دینا مائوس کو</p>	<p>مستی جو کوئی بنا کر کیا ہے آر سہری چوڑی پہنے گا مچھانڈ کا بیڑہ کھینچے گا میلہ سے دریا جان ہو کوسو جا</p>	<p>دوس قیومین تنہا ہی سکھیں گے سوتیلی بیوی باخوش ہے سب جھوٹے بابا بیٹے تھکائیں کشتی بھاری ان زمین بھاری</p>
<p>زندانی کی معصوبت ہو کر بہا یعنی ہے قلعہ اور حسینا کا ہے اور سیر زنی ہے</p>	<p>شادی بھی ہوئی تھی مگر کھٹ جگر کی میں مر گئی اسے بلا لیکھا پس رکی</p>	<p>پاؤں کی گمان خاطر تیر ہر اس کے پس رکی دین تو جو نہ تھی آنکھیں جری غلام ہو کر</p>
<p>کھانا چھینا ہے عیالِ صحت کو جو خاک کا فرش اور کچھ پیچھا یاد آ رہا ہے جب دارو کی جان کھو گیا چھینا نہیں دیکھو تو نہ صاف کپڑا</p>	<p>مستی کوئی عیالِ صحت کو کبھی کبھی نہیں دیکھو تو نہ صاف کپڑا کشتی بھاری تھی مگر کھٹ جگر کی میں مر گئی اسے بلا لیکھا پس رکی</p>	<p>اب تھکائیں ان کی دکانوں کی سواری آ کر دو عالم میں گویا دین داری میں تو تھی کڑی دھڑا دھڑا</p>
<p>نورانی بدن خاک سے ہو ہو گئے ہیں عریان ہیں سراور گرہ بان پھٹے ہیں</p>	<p>میں کا ہر کوہِ واقف تھی اسیری کو گھٹ گھٹ کر ہل بجان نکلیا تھی تن کو</p>	<p>چھائی ہو حسین آ کے لگاؤ نہ ہو جان عباس علی پانی بلا دینے ہو جان</p>
<p>اگر کی جوانی کا کسی کو شوق ہے اخگر کی وقت کا کسی کو دلچسپ ہے عجب کتنی وقت کا کسی کو دلچسپ ہے دیکھو کہ کوئی نہ دے اور نہ لے</p>	<p>کلاں کا عالم ہے کلاں کا ہے حسینا کلاں کا عالم ہے کلاں کا ہے حسینا کلاں کا عالم ہے کلاں کا ہے حسینا کلاں کا عالم ہے کلاں کا ہے حسینا</p>	<p>دیکھو کہ کوئی نہ دے اور نہ لے دیکھو کہ کوئی نہ دے اور نہ لے دیکھو کہ کوئی نہ دے اور نہ لے دیکھو کہ کوئی نہ دے اور نہ لے</p>
<p>کرتی ہے کوئی یاد محمد کے کپڑے دیوار سے رو کر کوئی ٹکراتی ہے سر کو</p>	<p>مچھانڈ کا بیڑہ کھینچے گا میلہ سے دریا جان ہو کوسو جا</p>	<p>سینہ مرا اب درویشی سر طیان ہے پچھڑی ہوں پھر سر مجھ آرام گمان ہے</p>

<p>۱۰۰ مداونا ہے باکا و جیانی چننا وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۰۱ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۰۲ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>
<p>۱۰۳ ماہر پیر اب شاعر و شاعر کی سکینہ چین آویگا جب قبر میں سوئی سکینہ</p>	<p>۱۰۴ بابا کی جزا کی نے یہ بیتاب کیا ہے کالو کا بھی اب مدد مجھے بھول گیا ہے</p>	<p>۱۰۵ جان و جگر شان مدینہ کو بخش آیا فریاد ہے فریاد سکینہ کو بخش آیا</p>
<p>۱۰۶ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۰۷ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۰۸ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>
<p>۱۰۹ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۰ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۱ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>
<p>۱۱۲ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۳ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۴ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>
<p>۱۱۵ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۶ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>	<p>۱۱۷ وہ پیر کی باتوں دہرازار و دانا وہ پیر کی شہادت سے مراد پیر کی بات اور پیر کی وقت و دھرم و پیر کی بات</p>

<p>۵۱۷ جس طشت طلائع میں کھنکھاس رہا خدام جانہ ہو جو جلدی اور کیے لیکر جگر و زندان پکار سے وہ بار بار سچا کونے کوئی ہے اس کی</p>	<p>۵۱۸ بالین چسپکینے کے شاہ جہاں گیسو و سرور کی سسکینے کو لنگھائی بابا کی جولوہ فرسٹلوم نے پائی کچھ پیش سوا فاقہ ہوا اور پوچھ گئی</p>	<p>۵۱۹ بیچنے کے کما صدقین اس پیکر کیا کیے گا ایک لکڑا سے کما ستر و عیدان اور قن پورن کو کجا وہ بازو کمان میں جو روز و رات کجا</p>
<p>خوشبو اور سریشیم کی زلفوں کی سنگھاو سراب کا مظلوم سکینہ کو دکھاو</p>	<p>اس سے کہا روح مزا پاتی ہے لوگو بوبابی زلفوں کی جلی آتی ہے لوگو</p>	<p>اب سو شخص سے نکلا ہے کلیم راج پت کر اور چھاتی کمان جس میں کئی تھی پت کر</p>
<p>۵۲۰ دہشتہ زندان پر گریہ سید سجاد سہا پہ کا ہاتھ نیچا لیا اول نا شاو زنا زمین جگر کرتے تو مال و زوفاو جا بوجھ تو رات و روز کی یاد کو نا شاو</p>	<p>۵۲۱ حکیم کے شانے میں کس نے ڈال دیا زینب کو کس نے زور کیا سر خاک پہ جگر کی سسکینے کو لکھا دیکھا جو سو کو طشت میں تو شہنشاہ لکھا</p>	<p>۵۲۲ اس سن میں کن کیا ہو سچا شاو با شاہ طہ خچہ خچہ عالم کے لکھے بند و رنج چھینے چھینے جی لکھے اب جو ہو کر زمین سن چھینے لکھے</p>
<p>شہید کا سر آیا ہے تعظیم کو اوٹھو نہ ہراسے جگر بند کی تسلیم کو اوٹھو</p>	<p>بابا کا مرے سر سے یہ پہچان گئی دین ان خون بھری زلفوں کو قربان گئی دین</p>	<p>نہ پاس ہیں آپ اور نہ چچا جان بہار کر فریاد کہ مجروح ہوئے کان بہارے</p>
<p>۵۲۳ سوسنتری جی جی بیبیان باجم زینب کو کارتی ہے سسکینے پر غم ہاتھ لیا چہرے دار و زو عالم سچا کر سب بیبیان کو لکھ دین غم</p>	<p>۵۲۴ چھوٹے جیہ زلفوں کو طہا سوسنتری زینب کو کس نے زور کیا کسا کر زینب میں تلبا کہ اب احمر حضرت اور جی جی جی جی جی جی جی</p>	<p>۵۲۵ آخر میں کما شہر سنگھ نے پکار کر دیکھا تو دین بیدار ہو کر عالم کا خچہ حکم بیدار ہو کر وہ کما سے یاد دہشتہ دین اور</p>
<p>سراٹھو نہ بیالی باہن کے جوہر اٹھا اک نور خدا چار طرف جلوہ نماٹھا</p>	<p>واہر گوئیں آکھین شہ مظلوم کو سر کی بیٹی عجب یاس ہو حضرت نے نظر کی</p>	<p>روتی ہے تو دکھلا دو ذرا شکل پور کر پہلی ہو سکینہ تو حواسے کرو سر کر</p>

<p>۱۳۴۰ ہو گئے سنی شہر کی آواز جو کیا نہاں کیا یہ سب کچھ دیکھا تھا بہنو نے لکھ کر کہا اس کا رخسار جان ہی نہ لگتی سپہ فوجی نہ نہا</p>	<p>۱۳۴۱ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>	<p>۱۳۴۲ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>
<p>۱۳۴۳ گر تو میں چھپا لیتی ہوں احسن بھر دوسر کو دیکھا نہیں جی بھر کے ابھی اپنے پدر کو</p>	<p>۱۳۴۴ اک دھوم ہوئی خانہ زندا نہیں بکا نکاح شور کہ شیعہ کی عاشق و قضا کا</p>	<p>۱۳۴۵ مادر سے ہر وقت میں مونس ہو کر گئیں تم اس قید میں رہو کہ لے چھوڑ گئیں تم</p>
<p>۱۳۴۶ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>	<p>۱۳۴۷ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>	<p>۱۳۴۸ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>
<p>۱۳۴۹ ہو گا نہ قلقل روح مری شاد و سبکی ذوالشہ مری گو نہ بھی آباد و سبکی</p>	<p>۱۳۵۰ مادر تری مظلومی کو قربان سہا معلوم سکینہ مری نادان سہا</p>	<p>۱۳۵۱ پوشیدہ تر خاک جو تن ہو گا تنہا یہ خون بھر اگر تہائی کفن ہو گا تنہا</p>
<p>۱۳۵۲ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>	<p>۱۳۵۳ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>	<p>۱۳۵۴ جاکر اپنے زور سے اس کو لے کر چھینا اور لکھیا زندا نے اسے شاہ دنیا وٹھوٹے لو لکھین پھینے کو کہہ دیا اور گریہ سب اس پر کرتے تھیں</p>
<p>۱۳۵۵ اس ظلم رسیدہ کو نہ آزار دوسر کر معلوم سکینہ کی بیٹی پترس کر</p>	<p>۱۳۵۶ میت روتی ہوں پر تو نہیں مٹی نہیں بلی چھاتی یہ دھڑ دھڑ پڑی سوئی ہو بلی</p>	<p>۱۳۵۷ در گاہ الہی میں یہ اس وقت دعا کر نہاں نہیں شیعہ کا اور خدا کر</p>

<p>ع جہ شام کو زانوین ہوں شام کو اکسان زراحت تھی زارم کو نظر در زبان داروئے شام کو روز کے سوا اور نہ تھا کام کو</p>	<p>ع کوئی ماضی ہو کر کسی شام کو کوئی فانی تھی کوئی شام کو آکھنیں کسی شام کو چوتھی شام کو</p>	<p>ع باغ و خرم کن تھی گلابی شام کو گلابی شام کو سودا ہوا تھی شام کو شام کو</p>
<p>ع زرد تھوڑی سینوں میں صدمہ پیاں تاریکی سو دم گھٹتے تھے اور اشک ان کو</p>	<p>ع سینے میں جا کر غم سے کسی بی بی کا شوق زندان وہ ماتم کے مرتعے کا ورق تھ</p>	<p>ع ان صد گئی سہلو جو کچھ نہ تو تھ پھر باز وہ دھرتی سو جو گردن تو تھ</p>
<p>ع وہ کندہ خرابوئی تھی تھی وہ شام تھی زانوین تھی فانی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>ع مطلوبہ تھی تھی تھی فانی تھی تھی تھی وہ خاندان کے تھی تھی وہ بند ہو کر تھی تھی</p>	<p>ع سینوں میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>ع صدمہ تھا جہاں شہ عرش نشین پر بچو کو یہ گو دین میٹھے تھے زمین پر</p>	<p>ع تاریکی سے ہوتا تھا فاق آل بھی کو جرم سے نکلنے کا نہ تھا حکم کسی کو</p>	<p>ع اب بطلہ میر سے ملا دیو گئے تھے اوی گئے جو باا تو جگا دیو گئے تھے</p>
<p>ع سینوں میں تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>ع اس شام کو تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>ع تھی</p>
<p>ع دل تھا غم شوہر سے پریشان کسی کا وامان تھاک چاک گریبان کسی کا</p>	<p>ع لعل واد و زار چہ کہ اب ہو مٹو نہ جان ہے اس گھر میں نہ ہو ابھی نہیں کیسا مکان ہے</p>	<p>ع پالا چہ مینے جسے چاتی پر تھاکر وہ نم سے جدا ہو گئے پر دین کر</p>

<p>۱۰۰ کہ تھی کیا آواز کو دین سوڈن بہ چاروں چنانہ کی کھا دین سوڈن بہ چکر کی کھا دین سوڈن تھے مری عمو کو لا دین سوڈن</p>	<p>۱۰۱ جب عالم غلام غنیمت ہو اتنا کھانا پانی کوئی اتنا کھائی اتنا کھانا جب دیر وارن کیسوں کو اتنا کھانا کھانا وہ کھا تھے اور غنیمت کھا کھانا</p>	<p>۱۰۲ بس کہ تو جانتا ہے سارا نا نیشک کو کھا تھے تین کھا تین کھانا نوشن کو کھا تھیں ہم اپنے روانا نفاختہ کھا کچھ شہید رستہ کھانا</p>
<p>۱۰۳ بابا کے لیے چائی پھٹی جاتی ہر امان نیم سوٹ ہی آتی ہے نہ نیند آتی ہر امان</p>	<p>۱۰۴ اوس کھا آپ کو خوش آنسو دین و صوفی قیدی سرو تھرتھے مانتھو لستے اور روتھے قیدی</p>	<p>۱۰۵ ظاہرین خدا پر زمین جسطح کر عمر بین چہلم کے دن آپ کو بچہ بین اور قید بین</p>
<p>۱۰۶ ان لوگوں کو دیکھ کر سوس پتو پتو عاشقوں نقطہ فاک کا بالین بہتیر پوچھا تو کھا اتنا پانی کھا بہتیر کھا تھے کھا دھکیں سب کھا تھے</p>	<p>۱۰۷ کتنی کئی کو صوفی بن لستے پتو پتو کتنی کئی اور پائیں دین تین پتو پتو چلا گئی کتنی تھی عرو علی الہم دورن شہیدین آئے کھانا کھا پتو پتو</p>	<p>۱۰۸ سب سپاہیوں کو لگین ان غل پتو پتو نہ بند کر کے کھینچو پتو پتو گو رہیں دیار غل کھا کھا دینا کیا کچھ کھائی شخص کھا کھا دینا</p>
<p>۱۰۹ بر شام مصیبت تھی غریب الوطنی میں ہر جاتی تھی راہ و کو سو سید نہ زنی میں</p>	<p>۱۱۰ کس رنج میں دنیا سے سفر کر کے میٹھا کھانا میں کھا لوں کسے تم مر گئے میٹھا</p>	<p>۱۱۱ رہ جاتا ہے سینے میں کلیجہ مرا ہل کر یہ کو لستے پیچیر کو سب روئی زمین مل کر</p>
<p>۱۱۲ تھی جو کہ کھانے کے ان کی کھانا پوچھا نہ جاتی تھی کھانے کی کھانا پچکے رو دینا کھانے کی کھانا تھی جاتی تھی راہ و کو سب کھانا</p>	<p>۱۱۳ تھیں وہ کھانے کھا جو کھا اتنا لایا کھانا کو غلام شہید ہی این خدایا بہ کھانے کی کھا کھا کھانا نہ بہت علی از او سو دور کھانا</p>	<p>۱۱۴ کہ چار سپاہیوں کی کھانا کھانا تھی جاتی تھی کھانے کی کھانا کہ چار سپاہیوں کی کھانا کھانا تھی جاتی تھی کھانے کی کھانا</p>
<p>۱۱۵ کچھ غرض نہ تھا خاک میں سب قیدی اور سینہ نہ کھو اور گر بیان پہنچتے تھے</p>	<p>۱۱۶ کھا وہ کھانا کو کھانا کھانا کھانا وارث تو ہمارا کھانا کھانا کھانا</p>	<p>۱۱۷ راحت او نہ وہ کھانا کھانا کھانا بابا کے کھانا کھانا کھانا کھانا</p>

<p>۱۹۰ باجا کو سیکرانی جو جسم و دھڑکے روزی و رات سوئے پوچھی ہوتی ہو گرو آرتن اور کوشش کی گئی ہو خود بھی بابا سے ملا اور مجھے پکار</p>	<p>۱۹۱ اوستہ کما بینات کو دیکھ کر آتش کی جگہ اسی کی کسی اینٹیں تھوڑے سے بنیاد مادہ کی بینتیں منجھک پیچھے رہیں نہیں صورتیں ایسی کر غلے ہو رہے</p>	<p>۱۹۲ کلمہ کہہ کر ہونٹوں سے غاروں کچھ کہہ کر ہونٹوں سے غاروں کھنڈے تو چھکا کر مہینے میں چھپا لوگوں نے نہیں دیکھا تو نہ تو نہ تو</p>
<p>ویدار پر اور اسکے دکھاؤ کوئی کیونکر بابا تو ہوا قتل بلا دے کوئی کیونکر</p>	<p>گو خاک سے ہر بی بی کی تصویر بھری ہے انوار آئیں کی مگر جلوں گری ہے</p>	<p>بھینچا اور بھینچا زندا بین بی طاقت پر کسی قائم رکھے اللہ حسین ابن علی کو</p>
<p>۱۹۳ ان کی ہمتی سے مجھ پر انداز کوئی نہ تھا کو کھڑے ہو کر ہمتی سے ہم کو کھڑا لو جہاں دھڑکتی تھی خوشیوں آو وہ ہمتی کوئی نہ ہوئے ابابو باجو</p>	<p>۱۹۴ حق میں ہیں جہاں جہاں ہو اللہ کے اور سر کی آواز میں ہیں جہاں آواز اون میں ہیں جس کا حق میں ہیں جہاں سیا چاند سے چوڑے چیلے گئے ہیں</p>	<p>۱۹۵ ماتون تو تباہی کی تھی تباہی تباہی سیلانی تھی جہاں جہاں جہاں لوہا میں ہیں جس کا حق میں ہیں جہاں پیارا دل ہو وہ کہان اور کہان</p>
<p>پہونچا دو بجھے پاس شہر جن و بستر کے بسوونگی تو سینے ہی پر سوونگی پور کے</p>	<p>ایک ایک کام نہ رو رو کے کتے تھے وہ اور بھوک کر صدمے سے بلکے تھے وہ بچے</p>	<p>اور کیا کہی ہے بہ ہونٹوں کو جہاں دیکھا ہم کیا کہ خاک نے بھی کھلا نہیں دیکھا</p>
<p>۱۹۶ اوس جگہ سے سنو اور دیکھو تو زانو بھینچ کر انداز میں کیا جا رہا تھا کسی طرح کی بین صورتیں کی تھیں قوم اور کی تھیں اور کہان کو دیکھا</p>	<p>۱۹۷ کو نہیں دیکھا وہ یہاں میں گئی اس نے نہیں دیکھا وہ یہاں میں گئی اس نے نہیں دیکھا وہ یہاں میں گئی اس نے نہیں دیکھا وہ یہاں میں گئی</p>	<p>۱۹۸ کیا تھا تو اس میں نہیں دیکھا وہ بھی خانی میں نہیں دیکھا عالم میں جو وہاں میں نہیں دیکھا راستہ میں ان سے اصرار سے کوئی نہ</p>
<p>سنی ہوں کہ آئین بڑی عجم سقیدی وہ ترکہ کو قیدی ہیں کہ میں بدوم کو قیدی</p>	<p>مسلم نہیں ہے جی یا عربی ہیں ہر وہ تو یہ کہتے ہیں کہ ہم آل جی ہیں</p>	<p>وہ مارا نہ ہر حال میں اوس سچ و حق پر میں نے کہا ہے کہ میں نہیں دیکھا</p>

<p>۴۴۴ دل سنجیدہ کی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>
<p>ہیں قوم کے اشعار تو کس طرح یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>ہیں قوم کے اشعار تو کس طرح یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>ہیں قوم کے اشعار تو کس طرح یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>
<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>
<p>ہاں کہہ دو اس پر سن کر چلا کر یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>ہاں کہہ دو اس پر سن کر چلا کر یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>ہاں کہہ دو اس پر سن کر چلا کر یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>
<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>	<p>۴۴۴ چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں چلنے والی زبانوں میں</p>
<p>کیا دیکھوں مقدر مرا دکھاتا ہو یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>کیا دیکھوں مقدر مرا دکھاتا ہو یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>	<p>کیا دیکھوں مقدر مرا دکھاتا ہو یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی یہ بے ہوشی اور بے ہوشی</p>

<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>
<p>اوس بھائیوں والی کو سنا سنا کر یوں قید میں زمین کو بھاسنا کر</p>	<p>تم لوگ چھپاتے ہو یہ کیا ہوتا ہو لوگو غیر ونگائیے بھی کوئی یوں روتا ہو لوگو</p>	<p>میں میکس مظلوم ہوں اور خستہ ہوں جسدِ سرسنگے ہوں میں بھی کھلے سر ہوں</p>
<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>
<p>لوٹا اوسے اعدائے تو شہید کیاں تھے کیا بازو زمین پر بھی دھڑکیاں تھیں</p>	<p>بچپن کیا خلد میں نہ ہوا تو علی کو شہر ہرے ترے قتل کیا آل نبی کو</p>	<p>لوگ گزینے کے کوہن شرفی ہوں بھائی زندہ ہوں پاس غم میں جاتی ہوں بھائی</p>
<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>	<p>مذہبہ ایش نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی نہ آری جگر پاشی سے جگر پاشی</p>
<p>قاسم بھی نہیں ہو علی اگر بھی نہیں کیا خلق میں عیاس ولازم بھی نہیں</p>	<p>قاسم بھی نہیں ہو علی اگر بھی نہیں کیا خلق میں عیاس ولازم بھی نہیں</p>	<p>قاسم بھی نہیں ہو علی اگر بھی نہیں کیا خلق میں عیاس ولازم بھی نہیں</p>

<p>دھم پیکار کی سخت زنجیر کس قدر اگر کوئی اس زنجیر سے آزاد ہو جائے زنجیر کی کڑی سے مس نہ کرے وہ جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا</p>	<p>دھم اسے بندھا جب کیا تین سو تیس کو اور دیکھا اٹھتے دیکھ لگے بہشت ہوا تو کھلے گئے تیس سو تیس بہشت ہوا تو کھلے گئے تیس سو تیس</p>	<p>دھم اگر کس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس</p>
<p>ما تم میں سدا چاک گریبان رہیگا اب حشر تلک سر مرا عریان رہیگا</p>	<p>دل بند تھی ابن ید اللہ کو مارا واللہ دو عالم کے شہنشاہ کو مارا</p>	<p>کیا جینے کی کیا بار کیا سو دیا کیا جینے کی کیا بار کیا سو دیا</p>
<p>دھم اگر کوئی کس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس</p>	<p>دھم اگر کوئی کس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس</p>	<p>دھم اگر کوئی کس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس تیس کو اور دیکھا تیس سو تیس</p>
<p>کس مومن کو کون ایڑ جو کچھ راہ کی چماتی ہو رکھا ہون میں ابن علی کی</p>	<p>میرزاں عدالت میں جو اعمال تینگے عقرو گرا شک کے اور سو کھلینگے</p>	<p>کس جاکے تین آگ سے لگا عقرو کس جاکے تین آگ سے لگا عقرو</p>

باغی
 شادی کاس نغمه دین تالایی
 دوزخ ناله گنجین رخ و ریاضین
 آرزو چشم مردم آری هست

باغی
 نعلی اگر غم غم شاد کین
 تملیل کاج بر آرا کین
 دوازده اشک و زوایا

باغی
 دینی سبک شین کرم و کرم
 کتی بین غم شادین کرم کین
 چنانچین نیست ناله کین

باغی
 دوزخ ناله کین دوزخ کین
 سادگی شادین کین دوزخ کین
 اگر ناله کین دوزخ کین

باغی
 جب جادو کین دوزخ کین
 اگر ناله کین دوزخ کین
 اگر ناله کین دوزخ کین

باغی
 کین دوزخ کین دوزخ کین
 اگر ناله کین دوزخ کین
 اگر ناله کین دوزخ کین

<p>مثنوی میر انیس بہشت کا ہر دروازہ کھلا ہے میں کی سوز و غماز کا شہر میں رہنا تو ہے بے نیاز کہا ایک ایک کی یاد دہانہ</p>	<p>مثنوی میر انیس بہشت کا ہر دروازہ کھلا ہے میں کی سوز و غماز کا شہر میں رہنا تو ہے بے نیاز کہا ایک ایک کی یاد دہانہ</p>	<p>مثنوی میر انیس بہشت کا ہر دروازہ کھلا ہے میں کی سوز و غماز کا شہر میں رہنا تو ہے بے نیاز کہا ایک ایک کی یاد دہانہ</p>
<p>خاک لیکر مرے چہرے پہ لگاؤ لوگو ہند آتی ہے کہیں مجھ کو چھپاؤ لوگو</p>	<p>آج ہر طرح بے ہند سے ذلت ہو گئی نام لوگ تو بزرگوں کی حقارت ہو گئی</p>	<p>نام رہنا جو یہ آوارہ وطن مرجاتی بھائی سے پہلے ماستی بھائی مرجاتی</p>
<p>مثنوی میر انیس اب نہ تیرے جو وہ میر انیس بھائی کے ساتھ گئی دولت و شہرت اب نہ تیرے جو وہ میر انیس</p>	<p>مثنوی میر انیس اب نہ تیرے جو وہ میر انیس بھائی کے ساتھ گئی دولت و شہرت اب نہ تیرے جو وہ میر انیس</p>	<p>مثنوی میر انیس اب نہ تیرے جو وہ میر انیس بھائی کے ساتھ گئی دولت و شہرت اب نہ تیرے جو وہ میر انیس</p>
<p>لو کہ نور انظر صاحب مہراج ہو نہیں ایک چادر کے لیے آج تو محتاج ہو نہیں</p>	<p>خاک پر بیٹھی ہے سہا سہا نہیں یہ تو نہ ہر راکی کینہ و سہا سہا نہیں</p>	<p>چھین آئی نہیں جسم پر مہر میر میں اگر مرقی تو پھر کون کھلے سر میر</p>
<p>مثنوی میر انیس میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا</p>	<p>مثنوی میر انیس میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا</p>	<p>مثنوی میر انیس میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا میں نے کیا تھا تو نہ تھا</p>
<p>چاک ماتم میں گریہاں ہے کھلے سر ہو نہیں شرم آتی ہے کہ شہینہ کی خواہر ہو نہیں</p>	<p>قتل پر دیکھیں سہا سہا لولاک ہوا کیا خبر اوں کو کہ فاطمہ کا خاک ہوا</p>	<p>اب وہ آویں تو چھینم کو کہ مر جاؤں گی ہند اس حال سے دیکھیں تو مر جاؤں گی</p>

<p>۴۱۱ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۱۲ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۱۳ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>
<p>۴۱۴ گھر میں حاکم کے جو با کا پتا پاؤنگی اونگی بگڑو موہو سناٹا اونگی چل جاؤنگی</p>	<p>۴۱۵ گھر میں حاکم کے جو با کا پتا پاؤنگی اونگی بگڑو موہو سناٹا اونگی چل جاؤنگی</p>	<p>۴۱۶ گھر میں حاکم کے جو با کا پتا پاؤنگی اونگی بگڑو موہو سناٹا اونگی چل جاؤنگی</p>
<p>۴۱۷ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۱۸ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۱۹ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>
<p>۴۲۰ وان یہ سامان تھا اسیر و کلاؤنگی کر لے یان روا میں بھی یہ تھیں کھڑے چھپاؤنگی کر لے</p>	<p>۴۲۱ وان یہ سامان تھا اسیر و کلاؤنگی کر لے یان روا میں بھی یہ تھیں کھڑے چھپاؤنگی کر لے</p>	<p>۴۲۲ وان یہ سامان تھا اسیر و کلاؤنگی کر لے یان روا میں بھی یہ تھیں کھڑے چھپاؤنگی کر لے</p>
<p>۴۲۳ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۲۴ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۲۵ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>
<p>۴۲۶ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۲۷ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>	<p>۴۲۸ نہیں کہانی تو اجازت و دشوار تو زبان سینہ از آفتاب چون خورشید از آفتاب</p>

<p>۴۵۵ از نشان جو کارا خنجر تلخ سرشون جای بلبلوں سے مجھ سے تارنگ گون نثار و بزم پر نہ چہ نہیں چہرہ گلگون ملوک کا دل نہ ہو پیدائش کہ جو چاہیوں</p>	<p>۴۵۶ ۱۲ دلیلیں کہ انہو نے تھی جو جان خاکسار دیکھو زباں غیب الہی اب جو دل بیک لپو چپا تو یوں نہ کہ پیکر و کفن کہا ہوسکتی ہو کوئی کہ ماطوق و سن</p>	<p>۴۵۷ بہنو زان پیر سکر ہوا زونہ و قلن کہا خست کی فریبی چہ جو گلیا شغنی آہو خال نقصل سنسنا یا مہل دور خار زونہ و دین جان کی لہو خاتم</p>
<p>۴۵۸ میر ج شرف خاک پہا فتادہ ہے نشان و شکوت سر ہر ظاہر کہ غبی زادہ ہے</p>	<p>۴۵۹ دل کے جلنے کا سبب داغ پر بتلایا اوسے پوچھی جو غذا خون جگر بتلایا</p>	<p>۴۶۰ دیکھو کرسا اوسدین کچھ حرف و حکایات کردن آرزو ہے کہ اسیر و کلی ملاقات کردن</p>
<p>۴۶۱ دل و دلیلیں کہ کیا سنا خنجر تلخ کہا گلزار کی گشتی ہوئی کہ کی گشتی سکھ گشتی گشتی کہ گشتی گشتی سکھ گشتی گشتی کہ گشتی گشتی</p>	<p>۴۶۲ دلیلیں کہ انہو نے تھی جو جان خاکسار دیکھو زباں غیب الہی اب جو دل بیک لپو چپا تو یوں نہ کہ پیکر و کفن کہا ہوسکتی ہو کوئی کہ ماطوق و سن</p>	<p>۴۶۳ خانہ و کھنڈی راتوں کی ملاقات کیا کیسی گلشن قصابی پر نور سر جو سر کو لایا کو کو چہ و چاک کیا کہ پیر دا</p>
<p>۴۶۴ کس طرح کہی کہ صاحب تو تیر نہیں آئی آواز کہ اسکی کوئی تقصیر نہیں</p>	<p>۴۶۵ چار کیسوں خ التور پیر پیر بہت تھے لوگ ہر وقت زیارت کو کھڑے رہتے تھے</p>	<p>۴۶۶ یہ خدا صاحب غیرت ہیں وہ شرمائیلیں پوچھو گی نام و نسب کو تو وہ مرجائیلیں</p>
<p>۴۶۷ سنا سنہ گشتی کہ کیا جنت اسلام کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ</p>	<p>۴۶۸ دلیلیں کہ انہو نے تھی جو جان خاکسار دیکھو زباں غیب الہی اب جو دل بیک لپو چپا تو یوں نہ کہ پیکر و کفن کہا ہوسکتی ہو کوئی کہ ماطوق و سن</p>	<p>۴۶۹ اوسے خاں کہ کیا اپنے خنجر تلخ کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ کہا کہ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ لاکھ</p>
<p>۴۷۰ قدیر ہون ظلم رسیدہ بھی ہون فدا علی ہون اس لٹر قافلہ کا قافلہ سالار بھی ہون</p>	<p>۴۷۱ اب کی ہر میان میں مسافت کہ جی کوئی ہیں اچھے چھوٹے کیے آٹھ پیر دوتی ہیں</p>	<p>۴۷۲ ایسی شہزادوں کی ماہر تو تیر ہیں کسکے ماتم کے مرتضیٰ کی یہ تصویر ہیں</p>

۱۵۵ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۵۶ جس کی آواز نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۵۷ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن
پر دل زار سے سینہ میں نہ آرام لیا ایک ایک ہاسے پسر کے جگر تھام لیا	بولی صدی تو تو ذرا ہو تو قرآن لگی بس تھیں حضرت زینب ہر دین چاہی لگی	رتبہ و خیر زم زم کے برابر کب ہوا کر حسین اور کون دیا ستر تین ہوا
۱۵۸ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۵۹ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۶۰ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن
درد دل ہو کوئی دم چین نہیں لیتی این ذکر اولاد جب آتا ہے تو روتی این	کبھی زنا نہیں کھاتے بھی اوسو دیکھا تھا کبھی رقتہ و چادر بھی اوسو دیکھا تھا	قتل شہید کا احوال سنایا نہ گیا قید میں نام بھی بھرت سے بتایا نہ گیا
۱۶۱ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۶۲ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن	۱۶۳ کھیلنے کو تیار رہا علی کی جان تھا نہ تو ایک کو چھوڑ کر دوسری موتی کی نیت نہ تھی نہ خیرین نہ چاہی دوسری کی ایک آواز نہ تھی ایک آن
خاک پر شیر سے فرزند کو سوئے دیکھا بیابان کی گیسو دن واسے کا سوئے دیکھا	سن میں چھوڑ دین پڑھائی اوسو اس کو علی کبر جو ہر قاسم تو رہتا اس کو	کسے بھرم شہر جن و بھر کو مارا کسے خاتون قیامت کو پسر کو مارا

[illegible]

<p>۴۱ سب قیدیوں کو غلامانہ انداز میں نشہ پانی پینا کی ادنیٰ خوف کو حالت عصب ہوتی گونگنوں کو دوزخ میں رہنا جان بوجہ کی منظر کمال نیست ابواب عرب ہوتی</p>	<p>۴۲ اوس میں منی البیست حقہ دوزخ میں جہنم کی جہنم کی نہ کیا پسند جنگل میں کرا لیکر کھجوریت بھی دھیند شہزادی سے جا لکھو بیست کونڈی</p>	<p>۴۳ ثابت رہ جہنم کی کرباں دوشمن کا گھر ہر اس کی جا خوف کا مکان وہ شہید کا الخذر وہ اندھیرا کاروان</p>
<p>۴۴ آفت کا سامنا تھا انہی وارداست تھی زہر تراکی بیٹیو نہ پتیاست کی رات تھی</p>	<p>۴۵ وہ بیبیان اسیر تھیں اوس قہر شہت میں زمین جنگی لوٹا لیتے گھر بہشت میں</p>	<p>۴۶ علمت سر اور گور تھی زندان کا گھر تھا جہر یہ سنگ تھے کہ ہوا کا گزرنہ تھا</p>
<p>۴۷ سچیل کی توبہ داور دار فکراغ درنگ تھا کہ دوزخ خان دیو چکر دوزخ البیست کا کدم تھا فراغ نہ پانڈی شمع نعل خزان چرخ</p>	<p>۴۸ نڈا زمین جبر آل توبہ ہو کر اسیر کونین کے اسیر کھلے سر ہو کر اسیر سب شہید را حیدر صفد ہو کر اسیر وحشت سر این عشق کی گور ہو کر اسیر</p>	<p>۴۹ نکل من زندہ تھا وہ بیگانہ ماروئی شہنشاہ کو بھی تھی دان راہ چھاپا اتحاد مل جی ہوئی ڈنڈ کا دورا جہر سے شہر سے کھنکھاتی</p>
<p>۵۰ غل تھا کہ اسیر گھر بھی الی جہان میں ثابت نہیں کہ قبر میں ہیں یا گاہ میں</p>	<p>۵۱ وہ بیبیان اسیر تھیں اوس قہر شہت میں زمین جنگی لوٹا لیتے گھر بہشت میں</p>	<p>۵۲ دیکھ کسی کی شکل کو لی یہ محال تھا روزن بھی شا کوئی تو وہ چشم غزال تھا</p>
<p>۵۳ لیون و شکستہ حال تیر شہر نفس دشوار عیسے صید ہو ہو جان کو بھی باز کھل جائے جیس باز بند ہے جو دوزخ کا چکر</p>	<p>۵۴ بستی کا فاطمہ کی گمان اور گھر جانو تھی نہ جانی شہت کا شکار کیا دل کھلیں نہ کھلیں جہنم کی کوار دیوانہ تھیں باندہ کھجور پانی</p>	<p>۵۵ سب کا توڑ کر لکڑی کا تھا تانہ غار سے جا جا شہت زین کا کھم شہر و قلعہ آشیاں ابیل سققت در کلا وہ کہ قیدیوں اور سب سے</p>
<p>۵۶ دل چھا تیر زمین صورت سہل پھر کھنکھ زندان کو در سے جا کے سر کو پکھنکھ</p>	<p>۵۷ گھر اسے چھت کو بیبیان ہر بار کھنکھ لوٹ کھانی رات کو کرباں کرا کھنکھ</p>	<p>۵۸ گھر تھا اجل کا خاں رنج و بلا نہ تھا برہنہ سر و پاں چراغ کسی شب جلا نہ تھا</p>

[illegible]

<p>۵۷۱ جہ شہر بلال تو جی دلی پاشہ راہ ایکے کامان نصیب حاصل ہووے شاہ گمین نیر کے ہے شاہ دین پناہ ہر تہید اس کامن این پوچم دیگیا</p>	<p>۵۷۲ جب دیکھو چنی مون کا بارگاہ بہائی این مجھ کو سہار دین شہزاد کشتا ہے کوئی اور زمین شاہ جوہر نہ نہ شرم بار ایگیا بار ایگیا</p>	<p>۵۷۳ معلوم ہو گیا غم بھلاؤن سپ پادشاہ تہذیبین گھٹ کر تہذیب کیا حاصل اس چہاڑو شاہ چہاڑو پینس لادین پینس کی پان آؤ</p>
<p>۵۷۴ ہمساکوئی جمانین نہ آفت نصیب ہو مکن نہیں کر سر کی زیارت نصیب ہو</p>	<p>۵۷۵ خاطر کی بات کیا کوئی پہچانتا نہیں سن لیتی ہوں کین سب کی پرول مانا نہیں</p>	<p>۵۷۶ یہ لوگ تو کبھی نہ متصل ہوتا ہیں میں اپنی جان دوں گی جو باہر آئینگے</p>
<p>۵۷۷ تو تو جی تو تاسا ہے نہ آسمان و ایک شہر لادین لیکن الکھان ہم پین کین کین اور شاہ دانش جان نہ کہے آگے اپنی مصیبت اور پناہ</p>	<p>۵۷۸ جہاں میں جی کار تہذیب و تہذیب آرام سے سلاؤ دین کو دین کو دین اب مقصوب کر چا اور پر کو پناہ کرتی ہوں ان سے دین کو دین کو دین</p>	<p>۵۷۹ یہ تو تھا اچھا کہ جواب نہ نقل نہ زمین اور جی کو طلت زیادہ ہو گلیہ کیے گلیہ کیے اور پناہ گلیہ کیے گلیہ کیے اور پناہ</p>
<p>۵۸۰ بے بس ہیں ارشہ دار شہزادہ الفقار حاکم کے ڈر سے ہوں زمین سکے پکار</p>	<p>۵۸۱ سچ ہے اگر تو کس لیے بیتاب ہوئی ہو کیوں ہوئے کو پیر کر مری جانب ہر دلی ہو</p>	<p>۵۸۲ مڑ پیرے دل کہ سیمو نہیں سائیں گے ماؤں سے بچے بچے سے مائیں بچے گلیہ</p>
<p>۵۸۳ خوشی سے کہیں نہ پناہ اور پوچھیں نہ آگے کی پناہ حاکم کو دین زمین سلطان کو دین بے جہان کا کوئی پناہ</p>	<p>۵۸۴ ان جی تو جی تو جی تو جی تو جی کہ جی تو جی تو جی تو جی تو جی اس شب کو اور شہزاد کی جلی کا جی کسی تو جی تو جی تو جی تو جی</p>	<p>۵۸۵ ظفر نہ تو جی تو جی تو جی تو جی بہاؤ شہزاد کو جی تو جی تو جی جلال جی تو جی تو جی تو جی تو جی کیوں نہ تو جی تو جی تو جی تو جی</p>
<p>۵۸۶ سچ کہتی ہو یہ شاہ خوش انجام آئینگے امان تو کہتی نہیں کہ سر شام آئینگے</p>	<p>۵۸۷ دل صبح سے اوجاڑ ہے بستی اوجاڑ ہے مجھ کو تو کاٹنا اسی شب کا پہاڑ ہے</p>	<p>۵۸۸ دل پر سکینہ جان کہ صد گز کا نہیں پتھر مر دہل کے اند میر دین مر دہل</p>

<p>۴۳۴ مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>	<p>۴۳۵ بند ہے مصلحت کا عمارت و عمار اور سر نشان سجہ و سار اس اشکار بارگاہ کہ ہے مصلحت کشکار نیکی کی شہر الہی کی ذوالنقا</p>	<p>۴۳۶ مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>
<p>جائینگے ہم کمان کہ تھارے حوالہ میں بابا حسین آج کی شب آؤ اسے میں</p>	<p>کہ ذکر حق ہے گاہ ز بانہر و رو ہے سموئے لبوئے پیاس کی شدت نمود ہے</p>	<p>میں خود کو مکی مجھے جو آفت گذر گئی مر جائینگے پر یہ نہ کہنا کہ مر گئی</p>
<p>۴۳۷ صغیر و زکریا مثنوی میں کہ جلد میں ابہ و نونین میں وہ کہ مجرت بہر و دین چو کی کہ لوگ سوچتے ہیں درمچہ میں مظہر کا مجھے بہر کہ کویت آؤ گئے جا میں</p>	<p>۴۳۸ سلاطین و فوج و گاہ علی اکبر گنگوہار کیسے لکھتے ہیں نہ درون و بیرون نصرت و جوش کی سراپا و بیرون پسند میں حضرت کو کمال کیون</p>	<p>۴۳۹ مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>
<p>نہیں آئیگی نہ مجھ کو بہت بہ قرار ہوں بھاگے کوئی اسیر تو میں و تہ دار ہوں</p>	<p>بچو فلک پیسے کے قطر و تہے ماند ہیں و نیکی روشتی میں اندھیر و کو چاند ہیں</p>	<p>موقوف او پہ میری حیات و ممات ہوں آؤ گا کہ یہ دن یہی وعدہ کی رات ہے</p>
<p>۴۴۰ مظہر و مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>	<p>۴۴۱ مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>	<p>۴۴۲ مثنوی میں کہ کر تو یہ ہے را چشم جالبین کی کہ سیر و نگاہ خوا کھاؤ کی چو طلب بر پانی کی اشجا ان فضل کھولند اگر تو دنی کی تسبیح</p>
<p>بوزلف مشک فام کی مسکلی دور سے چو مشکلی چاندنی رخ روشن کنور سے</p>	<p>قری تو قد پہ چال پہ صدقے تدر وین ہام خدا علی کے گلستان کو سروین</p>	<p>ونکو بھی روتی رہتی رہش کو بھی ہولی ہوں نہ ہکمو سو فوری ہے نہ آپ سوتی ہے</p>

<p>۴۰۰ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۰۱ دشمن ہر اک پر لشکر اہل عناد میں سونا بھی آج بھول گئیں شہر کی یاد میں دشمن ہر اک پر لشکر اہل عناد میں سونا بھی آج بھول گئیں شہر کی یاد میں</p>	<p>۴۰۲ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>
<p>۴۰۳ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۰۴ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۰۵ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>
<p>۴۰۶ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۰۷ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۰۸ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>
<p>۴۰۹ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۱۰ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>	<p>۴۱۱ ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے ہوا میں نہ کہ تیری تصویر کے لیے ہوتا نہ کہ کرکھی تو شیعہ کے لیے</p>

<p>۵۴۴ ہاں آگے سے چاہو لڑائی کی تھک کس لڑائی میں وہ اندھ سیل کا دریا نیا زخم جس میں اضمحلت ہوئی پوچھتی خبر ان کی دیباہ تھی</p>	<p>۵۴۵ لڑائی ان گلے سے لگا کر جیست چپ چپ کر لے گی گونہ ان کی ہونڈ بیچدین سپر سپر سب کو آنکھ ہاتھوں کو کوئی بات بھی کہی</p>	<p>۵۴۶ کوئی نہیں کہہ سکتا میری لڑائی اس بات تو چھپتے ہیں جانیکے اور پاس ان کے لڑا کر دے دو جان کا نام پاس باتیں سننے کے اور میں ہوں جیو پاس</p>
<p>۵۴۷ بیٹو نکال گیا گلہ ہے بھلا وہ تو دور ہیں قصیر وار میں ہمیں سب پر قصور ہیں</p>	<p>۵۴۸ مان لیتی تھی بلا میں کچھ بھی تھا بابا بغیر نہیں دے لیکن نہ آتی تھی</p>	<p>۵۴۹ اعتراف تو جاکے بھول گمراہ کی یاد کو کیا تم بھی بھول جاؤ گی اسٹرا مار کو</p>
<p>۵۴۹ شہر کا پتہ نہیں باب کو پتہ لڑائی کو ان سے ہوتی ہے انشت پتہ کہتے ہیں کہ چاہتے ہیں اگر بیٹو کو چھو خیاں نہ پتہ کو پتہ</p>	<p>۵۵۰ ان تھی تھی تھی کیا اور بھلا زخمی ہیں ہم زخمی ہیں کان جو فرائی تھیں پچھتی آہیں تو کر کے کہتی تھیں بن ان ان سو</p>	<p>۵۵۱ لڑائی تھیں تھیں تھیں تھیں بابا اگر میں دو تھیں تو میں جیو صادق کار ہے قول کا وہ کہہ کا اتنا تو گنہگار حسین جانیکے</p>
<p>۵۵۲ کو ہم نہ ہوں عزیز وہ ہکو تو پیار ہیں ان بھیند باندھتے ہیں سب آنکھوں پر ہیں</p>	<p>۵۵۳ جی چاہتا ہے چین بے کو نیم تھیں بابا جب آئیگے تو جگا دیگے ہم تھیں</p>	<p>۵۵۴ کیا رو کی ہکو کج جو بابا کو یاد کی پر یاد رکھو یہ کہ میں بھول جاؤ گی</p>
<p>۵۵۵ وہی جگہ لکھی تھی بانو درخت جی کو وہ جگہ تھی گئی دروازہ آہ وہی تھی تھی تھی تھی تھی لڑائی کو ان کو سر تو تھک لڑائی</p>	<p>۵۵۶ کیا تھی ایک ایک سو کو اور تھی تھی تھی تھی تھی تھی کیا تھی تھی تھی تھی تھی سپر سپر سپر سپر سپر سپر</p>	<p>۵۵۷ لکھی تھی تھی تھی تھی تھی وہی تھی تھی تھی تھی تھی بانو اسکو بھول جائیں جانیکے وہی تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>۵۵۸ سر کو جھکا کے پہلے تو وہ پیچھے ہٹ گئی پھر تھے ہاتھ اوٹھا کے گلے سے لپٹ گئی</p>	<p>۵۵۹ شہر اسٹم سما ہر کچھ کر تھیں سووگلی رہو تو جیو جہاں میں چین سے</p>	<p>۵۶۰ دفتر عیدیتو تھا بھی اپنے نہ کووگلی تم جب تلک نہ بولو گلی میں بھی نہ بولوگلی</p>

<p>۴۱۴ چھوڑنا چاہیے جس کی پہچان نہ ہو پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۱۵ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۱۶ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>
<p>آزادگی کی ہے جگہ کیوں چاہئے اصغر کو ساتھ لے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>سوچا ہے میں تار شہر خوش حال کر کیا سوچوں اتنے چاند سی گونڈوں کے</p>	<p>فاقو نہیں قیدیوں کے اور شکر کیا اور اس طرف یزید نے خاص طلب کیا</p>
<p>۴۱۷ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۱۸ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۱۹ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>
<p>اتنا تو کم دیکھو جسے اگر مر جائے گی حق تو شمار ہو نہ کہیں بابا کو پاؤ گی</p>	<p>بابا سے ہم بغل نہیں ہونا نصیب ہو چھاتی پہ اوگی رات کو سونا نصیب ہو</p>	<p>فاقو نہیں قیدیوں کے اور شکر کیا اور اس طرف یزید نے خاص طلب کیا</p>
<p>۴۲۰ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۲۱ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>	<p>۴۲۲ پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان پہچان کی صورت میں غرض سے جان</p>
<p>منظور ہے کہ قید ستم سے رہائی ہو ایسا نہ کہ پھر کہیں اور سے لڑائی ہو</p>	<p>شکر یزید کا دم غارت نہ مل سکا سیلی لگائی جب تو مرا بس چل سکا</p>	<p>خاصہ نہ دیکھو نوش کیا ہے نہ سونہ میں بی بی سحر سے آج گئی بارہو میں</p>

<p>کلیں میں ہیں تو کوئی پتہ نہیں ملتا چوہہ تر از در و زار نہ آئے کسین میں نہ ملتا کلکشی نہیں کی ہے نہ سوسم کام خیال کیونکہ ان رفتہ ہیں نہ نہیں کھلتا کج حال</p>	<p>چو چاند زید اگر کہ چوچہ بد مزہ مزاج بولی بہ ہنرمند ہو اور ان در و در لطیف نظر ادا و دست تمام تر عسین در داغ بیز جا کے نہ ختم کیا کہ ان علان</p>	<p>وہاں اگر کہ تم تہذیب ان تہذیب از ارادت حق پرست ہیں قیدی سب میں جس جگہ میں آپ صلائی شایب فانویں میں وہ کرتے ہیں صاحب</p>
<p>حمام نہ کیا ہے نہ کپڑے بدلی ہیں سرخدی کو بدلا وہ کتہ انیسوں ملی ہیں</p>	<p>جگہ بہ عید ہر جگہ صدے گزرتے ہیں یہ کون ہیں جو رات کو فریاد کرتے ہیں</p>	<p>اگر ہی سو کو اس میں نوین دم اوٹا کرے ہیں ماؤ کے ساتھ سجدہ میں پوچھیں جگہ ہیں</p>
<p>گستاخاؤں والا بولیں جی میں آئی رو بہ چہرہ گواردن کی صورت بائی رو تکیہ چہرہ تہ اشکوئی توی بائی رو سستہ چہرہ تہ قلم جو کالی ہے</p>	<p>بلا سب سب سلمان ہیں بائیں قوم ان کی کیا جو صاحب بیان ہیں بائیں جب کہ کہ شاخاں ہیں بائیں آریا لوگ تھاکے ہیں بائیں</p>	<p>قیدی میں چشما جی میں نہ رکھتے ہیں تھوڑے وقت میں بد مزہ آواز میں سنائیں یہ سوز گلزار سجود میں حق کو چھوڑیں کچھ پوراز</p>
<p>یہ شکل رنج و غم سے ہے اوس بائیں کی جیسے نشان آگے کسی کے عزیز کی</p>	<p>سستی ہوں بیکسلیں یہ نمونہ گزرا ہیں یکس خطا پر قید ہو ہو قید خانے میں</p>	<p>چھوٹے بڑوں کی حالت کڑا رہی ہے آٹھوں پہ در و زار بانو نہ جاری ہے</p>
<p>دورانیہ چہرہ سستہ آواز بائی شہر جا کر کو وہ سہ سے بان منتظر ہیں ہم دورانیہ چہرہ سستہ آواز بائی شہر جا کر کو وہ سہ سے بان منتظر ہیں ہم</p>	<p>بہن کیا بلکہ شاکر شہر شاہین علی کے گھر آئے اکوڑہ کیونکہ ان کے بائیں کھانا نہیں کالا کھانا کسے لانا ہے گیارہ</p>	<p>قیدی میں چشما جی میں نہ رکھتے ہیں تھوڑے وقت میں بد مزہ آواز میں سنائیں یہ سوز گلزار سجود میں حق کو چھوڑیں کچھ پوراز</p>
<p>ہر گز بیزید کے تو نہ جانب نکا و کی وہیکسا طعام گرم تو اک سرد آہ کی</p>	<p>کاغذ ہے وہ عناد جسے نہ جنت سے ہے کیا تو منی کچھ انکو حسین جنت سے ہے</p>	<p>یہ درد ہر صدامین کو دل ٹکڑے ہو رہے ہیں روزیہ اوکے لوگ بھار کے روتے ہیں</p>

<p>۵۵۳ کراچی کی حالت تو ان وقت کی کانور ہو تا کہ اس کو صحت النقص سے بچا دینا چاہئے کہ حضرت دارود کا حکم دینا چاہئے کہ حضرت دارود کا حکم</p>	<p>۵۵۴ سنتی چون تم چچ و دیو پانچ ہو کی بجائی فیض سے شکستہ ہو بدلتے اور سکتے ہیں یہ حکم کیا تو فرما کہ غلام غلام</p>	<p>۵۵۵ خارون کا گنج از ستم اچا کیا ہوا نہ کہ سلسلہ کی شکار کیا ہوا تھا پہلے وہ جوانی سب اچا کیا ہوا نہ چون دینا سب خوار کیا ہوا</p>
<p>۵۵۶ کھیر کیا صبح ہے کیا خوش بیان ہو گو یازبان او کی خدا کی زبان ہے</p>	<p>۵۵۷ دکھ دو کسی کو یہ نہیں عادت کریم کی قرآن میں حق نے کی ہر سفاکش تیر کی</p>	<p>۵۵۸ دہ قہرین میں آج جو کل سنے رواق میں ٹھہرے ہو تو خاک بھی نہیں کبیر کو طاق میں</p>
<p>۵۵۹ دن ہوا اس کو ہر شاخ غشا و در کرتا ہے نصیب سے نہ بات جاو والہ کیا جانے کہ تیر و تیر کا ہر تیر جاو آ رہا ہے کہ تیر کا ہر جاو</p>	<p>۵۶۰ پرست از قوت کتب تاب کی دست عقبتی میں مصفیہ ہو تا اولیٰ ہفت بہترین سے چھان تیر و بار و درخت در ہے کہ کتب تیرا کت جاو تا تخت</p>	<p>۵۶۱ کئی فصل اور یہ کتب تیرا کت جاو اب ہم کرار کوئی مصمم نہ جائے خاتو سہرودن وہ قیدی تیرا کت جاو کئی قیدی تیرا کت جاو کئی جاو کئی جاو</p>
<p>۵۶۲ شاید کوئی عزیز شہر مشرقین ہے نصوت حسن میں حسن صد احسن</p>	<p>۵۶۳ حاکم کو خوف چاہیے قہر اسے اکثر گری ہے برق تیر کی آہ سے</p>	<p>۵۶۴ دل سے بھلائے وعدہ روز خست کو یہ مار کو دوا نہ غذا تندرست کو</p>
<p>۵۶۵ کھنڈن صبر و شکر سے اللہ کی شکوہ طوفان کا ہے نہ زنجیر کا جاری کر دے شام عبادت کا سلسلہ بزم رزان آج شمع ہے شمع کا</p>	<p>۵۶۶ کشتن لطف و مہر و نیر و نیا عجب تیرا نام تا سحران کا دلیا خالق نے اپنے ملک کا نام تجھ کیا جز نامیک کوں جانیں سدا جا</p>	<p>۵۶۷ کے کشتن نہ تو کئی کئی کشتن اور تیرا کت جاو کئی کئی کشتن اور تیرا کت جاو کئی کئی کشتن اور تیرا کت جاو کئی کئی کشتن</p>
<p>۵۶۸ کردن چکی ہوئی ہے خدا پر نگاہ ہے سب پر کھو لیا وہ کبھی لا آ رہا ہے</p>	<p>۵۶۹ زندانی قیدیو کا بہت حال غیر ہے کچھ خیر کر خیر سے عقیقی بخیر ہے</p>	<p>۵۷۰ خوش ہو کا حق دلو کو تیرا شاد کر کیا ہم تھا کر م کو محمد کے پاؤں کر</p>

<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>
<p>اوس بادشاہ میں کوئی کچھ فکر اور تھی راٹھروں کی پرورش تھی بیتیروں کی غور تھی</p>	<p>کی اوس کچھ زبانی سے شکایت توڑ گئے کاڈھے پر مشک رکھنے ضعیفہ کے گھر گئے</p>	<p>خوبے میٹروں کی شہر مشرق میں ہیں جمع کس قدر حسات اک حسین میں</p>
<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>
<p>ہر شب کو قید ہوئی خبر لینے جاتے تھے دو دو کراہے تھے جان جوین آپ کھا تے تھے</p>	<p>راضی نہ اوس کا قتل پر شکاک شاہ ہوئے مُشکین جو باندھوین تو تھیں ہوشیار ہوئے</p>	<p>اسم بھی ہر گھر کی یہ دعا ہے آپ سے یار بچا ہو مجھے بارگاہ سے</p>
<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>	<p>افق چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا چاند کو کوئی کچھ نہیں دیکھتا</p>
<p>دو دوں جسم پاک میں پوشاک تو رہی خود اوٹھ لگین جہاں سو چادر گرور رہی</p>	<p>دو دوں جہاں میں کیا برکت ایکدم سے ہے قائم جو زمین تو اوشیں کر قدم سے ہے</p>	<p>اس سال بھی سناسہ ہے کہ شہر میں کعبہ میں اہمیت بھی ہر آئے میں</p>

<p>مجلس کیا پانچ کونستانتینوپول کا کہہ مندی نے چھوٹی نینینا آقا کی پانچ نہی ہوں اس نے پانچ نینینا ہوں میں نے حسین کی گھبراہٹ سے ہونے سلطان کو برون</p>	<p>مجلس کین ہندو اور سکھ کی جنگ کی کیا ارباب پرستہ کہ چلے آیدار الکھ سے خوشی مہم سلطان امداد وہاں چکا کہ کوئی نینینا نہ ہو</p>	<p>مجلس میں تو کیا چلی جیتے جیتے شمس کہ گلیں تیرے جو نینینا شمس پیر پر تیرے چلے پانچ دل دلیس روئے کا تیرے مرنے کو پیر پر</p>
<p>اور دھوم پھر وٹوئے جلال قتال کی یاد بہ تو تیرے چہرے کے لال کی</p>	<p>خجہ عم حسین کا دشمن پہ چل گیا کیا نام میں اثر ہے کہ پتھر پھل گیا</p>	<p>اکدم میں سو گوار و نیا میں دیکھ آئی ہوں کیسا لباس کیا کشی وی میں جاتی ہوں</p>
<p>مجلس ابن خاندان کین اوس سلطان خاتم کینے جہاں شہ کو دارا آگاہ ہوں کہ شاہ کینے شہ شاہ کریم کی ان کو کینے شاہ دارا کا کلم شاہ</p>	<p>مجلس دارا کو اوس کینے شہ شاہ ہوں پیر از صورت کینے شہ شاہ گر کہ تو کینے آؤں انھیں جا کر نظر شاہ اوسین کی شہ شاہ شمس شاہ</p>	<p>مجلس تیرے پیر کا پیر جہاں شہ شاہ کہ پیر شہ شاہ کینے شہ شاہ گلیں کینے کینے شہ شاہ دارا کا کلم شاہ کینے شہ شاہ</p>
<p>دیشاہ ہوں خیال شہر نیک نام میں ضمیر اویان اسیر ہوں تیرے شام کین</p>	<p>میں غیر یا عیر شہر اوس جان کے میں دریافت تو کروں کہ یہ قیدی کسان کین</p>	<p>جی چاہتا ہے یہ کہ گریہ بیان چاک ہو کہ پڑے تو سب سیاہ ہوں اور سرہ خاک ہو</p>
<p>مجلس یواس کا مقام تیرا دل تیرا روٹی تیرا کینے قیدی تیرا پیر قاتل شک کینے تیرا گہرا تیرا کینے تیرا کاتل تیرا</p>	<p>مجلس آپا میر کے ہند سے ظالم شہر کا جا کینے اوسین و انصاف اور حسین کا وان جا کے اور میر کا کاتل تیرا سننے ہی کلام اور شہ شاہ دارا کا</p>	<p>مجلس آزم میر کے ہند سے ظالم شہر کا خود میر کے ہند سے ظالم شہر کا وان دار تو کاتل میر کے ہند سے روٹی میر کے ہند سے ظالم شہر کا</p>
<p>اس نام پاک سے برکت ہے جہاں میں عقہ زدہ کو لہر تیرے سب ایک آئین</p>	<p>پلو میں مضطرب تھا دل اوس حق پرست کا اور تیرے ہی جلد حکم دیا بندہ دست کا</p>	<p>اپنے مرنے کے لئے کراہتوں میں جانا نہ نہیں اوس میں چلی ہوں جنگ سرور و انہیں</p>

<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ أَسْرَافٌ بِكَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِيفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِيفٌ خَفِيفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>
<p>اپنا نہیں خیال بزرگوں کا پاس ہے ہو ہے کسان چھپوں وہ مری روشناس ہے</p>	<p>وحشت ہے قید خانہ کی جسم گاہ کی ماہو نہ ہا تھا رکھنے خواصوں و آہ کی</p>	<p>جائے وہی گھیرے جسکے پھر ہی لگے ایسی نہ بات کہ خدا کو مری لگے</p>
<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>
<p>لو جیسے جو وہ کسی سے کہ زیب کردہ لگی کہہ دیکھو کہ بھائی کے ہمراہ مر گئی</p>	<p>ایسا بھی ظلم کرتا ہے کوئی جہا کہین بندہ خدا کے بند میں ایسے مکان نہیں</p>	<p>انسان ہے ہر اندھیر میں یا شمع لگی آئی ندا سے غیب کر خان کا نور لگی</p>
<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>	<p>عَلَّامٌ کُلُّ شَيْءٍ اَسْرَافٌ بِکَ وَخُشَعٌ مُخَوِّفٌ سَخِیْفٌ مُنْهَضٌ خَائِفٌ مُتَوَكِّلٌ خَائِبٌ خَفِیْفٌ خَفِیْفٌ تَلْکَ اَوَّلَ کَیْفِیَّتِیْ</p>
<p>پھر شہر قید خانہ میں ہو گا جو روئیں گی چو لگی اگر تو صبح تلک پھر نہ سوئیں گی</p>	<p>گر عرش ہو تو آپ میں آیا نہ جائیگا ہم سے تو اس خرابے میں جایا نہ جائیگا</p>	<p>سچ میں ہی بزرگ نسب میں جلیل ہے نہایت ہر ضعف سے کہ نہایت علیل ہے</p>

<p>کوئی مائیت نہ لکھتی تھی بار بار اوی کیس واسیر و اکاش تر تہ تہار جو رہا گاہ چاند سا او طوق خار دار پلوں کی گوری پندلیان فرخیم ہر گار</p>	<p>انستوں کیسے بندہ صلیح شیب وزارنجین کا شہر شہر اس کے شیب بستر زمین کا اور زمین زار و زور شیب ہر کہیں جو بندہ زمین سے تہا جوتے کا شیب</p>	<p>بولی چو نکدہ سے علات کرین شہ وایا سا توین سے خوشم کی تر جا اوس کی کا طیب کو کھلا و حال زار نر یا خیر شہرانی طلق سے کر گار</p>
<p>گوگو بزرگ اسکے مقرر امیرین گو یا جناب پرست کنگان اسپین</p>	<p>ہر خامشی دلیل عبادت ک شوق کی گردن جھکی ہوئی ہے گرائی سر طوق کی</p>	<p>راضی امین اوسپہ ہم جو رضام حبیب دی ہر تہ پائے سی اوجوب کا طیب ہے</p>
<p>کوئی کہ عابد و زار ہر چو جان نگہا چین چو کشت طاعت کی ترخان ایمان کا نور چو اوزر سر چو جان کیا نہیں جیسے کوئین کوئین جان</p>	<p>بقینہ ہر کہ سپیدان قوی تھینا جان سپینین شہر گزیر دل ہند کو تو ر کشتی میں کو کرا شوق کو بار بار کس کا کہیں کا نہیں ہر بار سپہ ہر چو ر</p>	<p>خدا کا لطف خدا کا جانتے ہیں ہم دکھتیں اگر کوئی کو گاہ جانتے ہیں ہم از در جان شہر کو واد جانتے ہیں ہم عاف جہو عارضہ و شوق خدا جانتے ہیں ہم</p>
<p>بر حق شریف قوم میگرون اسان اشراق کو ہر ایک کی حریت کا پاس ہر</p>	<p>آنسو نیکو صاف ہم انہر صندہ امام کی تصویر سپہ پیوت علیہ السلام کی</p>	<p>کچھ تم نہیں عرض سے اگر حال بخیر ہو صحت ہمارا ماہ ہے کہ عقلی بخیر ہو</p>
<p>جو بڑی انوشہ خلیفہ سے کہہ کر مان نہیں کرے کہ جس کی بلوئینہ کر نہ تو قوم کی طبیعت میں اوس شہر نہ تو خلیفہ خدا کا اسی خلیفہ جان</p>	<p>آخروں کیسے پادشہ بلوئی و بیکام اوجو کہ جو سپہین کمری اہوں پر کام بولو آنکھیں کھول کر و حال حاضر کام اس کیسے چپ بولش سے کیا پر کام</p>	<p>لڑا آجین شہر کو رات سے چھین شہرین شہر شہر کر آتش شہرین سارہ زمین ان کو کہی شہر شہرین وزو کو رات میں سوات سے چھین</p>
<p>تقویر اس کے صفت و صہمت گواہ ہے قرآن ہم اوشالین کہ یہ یگناہ ہے</p>	<p>ہر جو ہر زمین تلخ ہے لذت حیات کی طاقت نہ آنکھیں کھول کر کی ہر نہات کی</p>	<p>عسرت ہو و کھر ہو قید ہو فاکہ کشی ہر دولت ہر ہی ہے کہ خالق خوشی ہر</p>

و- اھنا و جسم پاک ہوتا تو ان میں ہمارا کہ کا نہیں ہوتا کہ نشان میں

<p>۱۰۱۱ کی غرض کیا ہے اس سب کے خلیجوں کا گردن جھکا کے قلیہ چاچا سنے کیلئے یکیس عزیز درہ اگر تیار و مینا</p>	<p>۱۰۱۲ اور سنے کیا بتا ہے والد کا انجام فریاد فاقہ قشطن آواز ششہ کام مقتول خیر قوت پر خوش خورشام جسکو لانا پس میں لپکا کا ایک عام</p>	<p>۱۰۱۳ وہ بولتا اور سناں بھی کیا سنے نہیں فریادان جوان نکال دراک صغیر جرات میں اور میں شخصیت میں نظر و دوزخ کو تین روز زبانی ملا نہ بول</p>
<p>۱۰۱۴ کیا پر چھتی ہے نام و نشان خاکسار کا اک بنج حقیر ہون پروردگار کا</p>	<p>۱۰۱۵ نیکور و یکس جسد پاش پاش ہے سر آں ہر کر بلا مولى میں لاش ہے</p>	<p>۱۰۱۶ اعدا کو دشمنی تھی صغیر و کیر سے ہر جی سے ایک قتل ہوا ایک تیر سے</p>
<p>۱۰۱۷ زیبا ہے نام اک بے خالق و خور روزی اسان عالمیان واجب الوجود جو مضمین فائید میں کیا انکی مستطو مخلوق کی کیا بسا و احبابو کی کیا نمود</p>	<p>۱۰۱۸ پوچھا وطن کو اسنے تو بیل نشین دار فناء عام شمشول جن بیچہ فقیر شک کو جان و دوی میں بوخانان اسیر پریشان و شرمین</p>	<p>۱۰۱۹ غش میں کیلے بان غلام اس غم کو اسے دلتے ہیں بری و بدچام پوچھتی تھی شکر کی سیوید و نیو کی اس اور بڑی شان کی کیا بولی دھنی شام</p>
<p>۱۰۲۰ و رہیش منزل لحد خوف ناک ہے آغاز اپنا خاک ہے انجام خاک ہر</p>	<p>۱۰۲۱ پردیس میں تباہ ہوئے شہر چٹ گیا جنگل میں ہم بھی اٹ گئے اور گھر بھی لٹ گیا</p>	<p>۱۰۲۲ چہرے سمجھو شہریت خورشید و ماہ بین گویا کہ طبیعت رسالت پناہ بین</p>
<p>۱۰۲۳ شہر خدا تیری آواز ہے وہ جناب کا یہ خطا پر تیری آواز ہے وہ جناب ہر کوئی تیرے شہر کا تھا جو آواز اب</p>	<p>۱۰۲۴ اور سنے کیا طوطی سے جو گیا دشمن فریاد حسین خالق کشتن کا رشتا گستاخ گر کا لوت پر کسا زمین گلا بندہ میں حق میں میں اختیار کیا</p>	<p>۱۰۲۵ پوچھا کہ کاش شہر سیر و شہرستان ظاہر و باطن شکوہ سے سادات کا شام یار شہر میں کاش شہر میں کاش شہرستان کس میں و مفر شکر کاش شہرستان</p>
<p>۱۰۲۶ جسکو تو دیتی ہے وہی سر بلند ہے خالق کو خاک ساری انسان پسند ہے</p>	<p>۱۰۲۷ اے ابرہہ میں خیر شکر خدا کیا سخن کرین اے مہر وہ میں کہ شکوہ طوق و رسن کرین</p>	<p>۱۰۲۸ یہ لاکھ گر چسپا میں تو کب مانتی ہو میں نہ شہر کو طبیعت کی پہچانتی ہو نہیں</p>

[illegible]

<p>مجلس کھلا ہوا ہنسنے سے چہرہ چہرہ جو کر کے اور کھلم کھلی ہوئی تھی جب ہوشیار ہوئے تو کھینچنے سے جلائی اور کھلے کھنکھارے سے</p>	<p>مجلس اوتھو تو کھلے کھلے بیکھڑی ہوئی چہرہ چہرہ نہ ہونے کی وجہ سے اچھا کھنکھارے سے</p>	<p>مجلس میاں خلد چہرہ چہرہ چادر تلک نہیں چھپاؤں کھلے کھلے نادار ہونے سے</p>
<p>دنیا سے تشنہ کام سفر کے حسین لو مجھ پر راز کھلا ہوا کے حسین</p>	<p>زندان کے تھے وہ ظلم کا جڑ تھی جالنے افسوس چلے بسین مری پیاری جہان</p>	<p>سنگ الم سے تشنہ دل پاش پاش دو گر کفن کے واسطے محتاج لاش</p>
<p>مجلس داسن میں لیلیا سر کھنکھارے سے صبر نہ ہوا کھلے کھلے</p>	<p>مجلس بیکھڑی ہوئی چہرہ چہرہ کھنکھارے سے جہان کو کھنکھارے سے</p>	<p>مجلس تو جہان کی چہرہ چہرہ تو جہان کی چہرہ چہرہ تو جہان کی چہرہ چہرہ</p>
<p>دنیا سے اسکی زینت کا نقشہ مل گیا جنہش ہوئی لبو نکول اور دم کھل گیا</p>	<p>فرست کبھی ہوئی بھین شور و شین تم ہائے جا کے قبر میں سوو گی چین</p>	<p>میت ہی سے جنت شہ شہ دنیا سے آج اوٹھ گئی عاشق حسین</p>
<p>مجلس بیکھڑی ہوئی چہرہ چہرہ کھنکھارے سے جہان کو کھنکھارے سے</p>	<p>مجلس بیکھڑی ہوئی چہرہ چہرہ کھنکھارے سے جہان کو کھنکھارے سے</p>	<p>مجلس بیکھڑی ہوئی چہرہ چہرہ کھنکھارے سے جہان کو کھنکھارے سے</p>
<p>پھر ہونے سے باو شہ شہ ہم بھی تو ملین خاطر سے نہ ہون</p>	<p>دھم دھم کان پھول سے عارض کیوں ہم نے نشان ملے چہرہ پر نمودین</p>	<p>دم لب پہ ہے زیارت مولا نصیب ہمارے کو قرب سے ہر نصیب</p>

<p>۴۱</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۲</p> <p>دروازے کی طرف سے چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۳</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>
<p>نشاہدین ایسے کہ جس شاد و شوگل زندان سے تھیں کہ ہم آراؤندوگل</p>	<p>افسوس ہو یہ وطن کو وطن میں بھی ہو وارث بھی ہے وطن میں بھی ہو</p>	<p>نشاہدین ایسے کہ جس شاد و شوگل زندان سے تھیں کہ ہم آراؤندوگل</p>
<p>۴۴</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۵</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۶</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>
<p>راؤنگو ہے شہزاد کا علی انور کو آرام سے کیا سوڑیں سب پر گھر میں</p>	<p>جو واسن زہراؤ چیمبر میں پلا ہو وہ جلتی ہوئی ریت پر سحر میں پڑا ہو</p>	<p>ہر شام مصیبت تھی غریب الوطن میں ہر جاتی تھی راؤنگو سحر سید نہ تھی</p>
<p>۴۷</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۸</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>	<p>۴۹</p> <p>کیا نہ تھے سوس شہنشاہ کو چھوڑا سوس شہنشاہ کو کے دروازے کی طرف سے</p>
<p>جو شہزادہ قتل کرین ابن علی کو زندان سے کب چھوڑے ناموس نبی کو</p>	<p>کس طرح زیارت کریں زندان سے محل کو انکالا ہے دروازہ جو ظالم نے محل کے</p>	<p>اوشہ بیٹھے تو افسوس سرور کو لڑا یہ تھوڑا تھوڑا کی جاسر کے بل با تھو</p>

<p>۱۰۰ اور غصہ نہ دیا طوفان سے تار و کار اڑا دیا بہرین سہرا نہ لایا نہ لایا نہ لایا پوش آید تو نہ دیکھو نہ دیکھو نہ دیکھو نہ دیکھو نہ دیکھو نہ دیکھو نہ دیکھو</p>	<p>۱۰۱ کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو</p>	<p>۱۰۲ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ</p>
<p>نزدیک ہاگت تھی جو دوری پر سر کبر آ کی طرف دیکھ کر کے کی آہ جگر سے</p>	<p>کس رنج میں دنیا سے سفر کر گئے بیٹا کسا نامین کھلاؤں کسے تم رنج سے بیٹا</p>	<p>ظاہر ہے خدا پر تو مین جس طرح کر غم میں چہلم کردن آہ ہو پچھے میں او قید میں ہم</p>
<p>۱۰۳ چنانچہ وہ دور دوری کی صورت چنانچہ وہ دور دوری کی صورت چنانچہ وہ دور دوری کی صورت چنانچہ وہ دور دوری کی صورت</p>	<p>۱۰۴ نزدائین تھی کوئی صدق تو را جزو نزدائین تھی کوئی صدق تو را جزو نزدائین تھی کوئی صدق تو را جزو نزدائین تھی کوئی صدق تو را جزو</p>	<p>۱۰۵ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ</p>
<p>کچھ فرش نہ تھا خاک میں سب قیدی تھے سینے تم کھودا اور گریبان بھی پھٹے تھے</p>	<p>تم بھوک تھے اس غم میں ہر جاویگی داری کبر لکھی جو تم کھاؤ گے کو کھاویگی داری</p>	<p>کیا کھائے کو کھاویں کس فرصت ہر جاویگی آکھو نہ سہلے پھر تو میں وہ بھوکریا سے</p>
<p>۱۰۶ جب جاؤ گے انہیں جہاں تھا کھانا پانی کوئی نہ تھا کھانا نہ تھا کھانا جب جاؤ گے انہیں جہاں تھا کھانا پانی کوئی نہ تھا کھانا نہ تھا کھانا</p>	<p>۱۰۷ کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو کسی تھی کوئی صدق تو را جزو</p>	<p>۱۰۸ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ سبح اسم کو تو جانشین سارا نہ</p>
<p>اوس کھاؤ پھر اسکو دیکھو تو قیدی سر پیٹے تھے ہاتھوں اور سر تو قیدی</p>	<p>کھاؤ نہ کو بھوک میں اور شہ نہ دین میں وارث تو ہمارا بھی پر غم کفن میں</p>	<p>تھا افس قدما نہ جو سلطان ام سر تینہ آئی نہ تھی ہند کو زاری حرم سے</p>

<p>۴۱۱ دل تھیں سب کچھ جو کچھ کما لیکر دان تھیں کچھ کچھ ہی سہی سناں و کدر دن کچھ تو رہی غم ہی سہی سناں و کدر کیونکہ کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۱۲ سنبھل کی طرح کچھ ہی سہی سناں و کدر سنبھل کی طرح کچھ ہی سہی سناں و کدر سنبھل کی طرح کچھ ہی سہی سناں و کدر سنبھل کی طرح کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۱۳ یہ حال نظر آیا مجھ کو کما لیکر غم آیا دل ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>
<p>۴۱۴ دروازہ کشادہ ہووین ساتوں فلک روتے چلا آتے ہیں پر جو رو ملک روتے چلا آتے ہیں پر جو رو ملک روتے چلا آتے ہیں پر جو رو ملک</p>	<p>۴۱۵ کس طرح نہ کر کے دل محبوب خدا نا ناتری مظلومی پوشیدہ خدا نا ناتری مظلومی پوشیدہ خدا نا ناتری مظلومی پوشیدہ خدا</p>	<p>۴۱۶ دیکھا کہ لگن دین سر پہ تیرے دعا اور تباہ فلک روشنی نور خدا اور تباہ فلک روشنی نور خدا اور تباہ فلک روشنی نور خدا</p>
<p>۴۱۷ جس جہیز میں دل تھیں کچھ ہی سہی دن کچھ تو رہی غم ہی سہی سناں و کدر دن کچھ تو رہی غم ہی سہی سناں و کدر دن کچھ تو رہی غم ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۱۸ اس کی کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۱۹ چنانچہ وہ خون بہا کچھ ہی سہی کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>
<p>۴۲۰ توئی کہ حیدر صغیر ترے غم میں سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی</p>	<p>۴۲۱ یہ جرم و ستم قتل کیا فوج شقی نے پانی زوم فوج دیا کچھ ہی سہی پانی زوم فوج دیا کچھ ہی سہی پانی زوم فوج دیا کچھ ہی سہی</p>	<p>۴۲۲ جیتا تمہیں قسمت نے اکبار و کھایا جب مر گئے تب آخری دیدار و کھایا جب مر گئے تب آخری دیدار و کھایا جب مر گئے تب آخری دیدار و کھایا</p>
<p>۴۲۳ کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۲۴ کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>	<p>۴۲۵ کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر کچھ ہی سہی سناں و کدر</p>
<p>۴۲۶ عمارت نہ سر پہ نہ کان نہ پوچھا ہے موند آنسو نہ سر پہ نہ پوچھا ہے موند آنسو نہ سر پہ نہ پوچھا ہے موند آنسو نہ سر پہ نہ پوچھا ہے</p>	<p>۴۲۷ روم و حسن نالہ و فریاد و غمان سے سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی سر پہ تیرے آتے ہیں کچھ ہی سہی</p>	<p>۴۲۸ کیونکہ آتے ہی چاک گریبان مر مر گئے اب کچھ کھلا آپ دین ممان مر مر گئے اب کچھ کھلا آپ دین ممان مر مر گئے اب کچھ کھلا آپ دین ممان مر مر گئے</p>

<p>۴۱۱ اگرچہ اس سے فائدہ کا لینا میں کیا کیوں نہ ہو باقی کی گزشتہ چیزیں سنان میں ان کو نہیں دیکھیں</p>	<p>۴۱۲ اس کے ساتھ ہر ہندو جو کہ اس کے اندر رہ کر اس کا کیا تو اسے پہلو اب بھی دیکھ لے اس کے ہونے میں گہر میں اس کے ہونے میں</p>	<p>۴۱۳ اس کے ساتھ ہر ہندو جو کہ اس کے اندر رہ کر اس کا کیا تو اسے پہلو اب بھی دیکھ لے اس کے ہونے میں گہر میں اس کے ہونے میں</p>
<p>کیا غلامین آرام ہوئے ہوں یا علی گلو شور ہونے سے قتل کیا آں نہیں کو</p>	<p>مخدومہ عالم کا سر پاک کھلا ہے اور احمد مرسل کا گریبان پھٹا ہے</p>	<p>اکابر ویا حکم پر دربار میں آئے زندانوں گرفتار کو نکو لاوے کو لی جا کر</p>
<p>۴۱۴ پیشینہ میں نہیں ہے کسی اور کی طرح نہم جھجھکے اور کاٹتے ہیں ہاتھ کا اس کا جو تیر تیر کر رہا ہے وہی تیر تیر کر رہا ہے</p>	<p>۴۱۵ میں نے یہ کہنا کہ میں اس کے ساتھ شہزادان کی دنیا کا مان دار ہوں میں طوق و سلاسل میں کمان میں شہنشاہ کو یہ خرافہ سے جلدی نہیں آتا</p>	<p>۴۱۶ میں نے یہ کہنا کہ میں اس کے ساتھ شہزادان کی دنیا کا مان دار ہوں میں طوق و سلاسل میں کمان میں شہنشاہ کو یہ خرافہ سے جلدی نہیں آتا</p>
<p>۴۱۷ اسے شک میں اس کا کہ جس پر وہی وہی سرنگ رہے اور بازو پر رہی کے نشان میں</p>	<p>۴۱۸ گر جانتی رہوئے کہ اسے شور اہل حرم میں میں اس کے عوض میں زمین زمین</p>	<p>۴۱۹ ہر چند کہ فاقہ سے نہ طاقت تھی کسی میں پر محو تھے سب یا درجہ اب احدی میں</p>
<p>۴۲۰ اگرچہ اس سے فائدہ کا لینا میں کیا کیوں نہ ہو باقی کی گزشتہ چیزیں سنان میں ان کو نہیں دیکھیں</p>	<p>۴۲۱ اگرچہ اس سے فائدہ کا لینا میں کیا کیوں نہ ہو باقی کی گزشتہ چیزیں سنان میں ان کو نہیں دیکھیں</p>	<p>۴۲۲ اگرچہ اس سے فائدہ کا لینا میں کیا کیوں نہ ہو باقی کی گزشتہ چیزیں سنان میں ان کو نہیں دیکھیں</p>
<p>۴۲۳ کتنا تھا کمان ہو نہ کو چھپاؤ نہیں تھی سو محبوب ہو نہیں قتل حسین ابن علی کو</p>	<p>۴۲۴ ماتم ہے اسی کا تو رسول عربی کو رضیت کی سیری میں نہیں چین کسی کو</p>	<p>۴۲۵ رشی ہو نہ سے سر کھڑا کو یوں قیدی اکابر تو دربار میں ہوا کو یوں قیدی</p>

<p>۴۴۴ نہ کہنے لگے غدر کا اب نہیں حکام بڑھتی تھی قیدیوں میں تار اور کپڑا طرح طرح کے جال کا کام حکام تیرے پس سے نواز لگے جال کا کام</p>	<p>۴۴۵ یوں تو سر شاہ و عالم کا حکام یوں فاطمہ کی بیٹیوں کی صدا پس اب خبر دو جو یہ خبر ہے اس شخص پر اب یہ خبر ہے</p>	<p>۴۴۶ یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>مجبور ہیں اور سیکس ناچار ہیں قیدی بہتر ہو چلو چلے کو تیار ہیں قیدی</p>	<p>کیا تو قرب اور غلام بد بخت ہمارا شہید کے ہمراہ کیا تخت ہمارا</p>	<p>قیدی ہوں گناہوں نالائک خیر ہوں واللہ میں سخی کی مختار نہیں ہوں</p>
<p>۴۴۷ کہتے تھے تھے تھے تھے تھے راہوں میں لیا کو یہ نہیں چو کر کہا چھپ چھپ اور تھے تھے تھے تھے انہوں نے تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۴۴۸ یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۴۴۹ یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>جان نہیں تھی شرم سے تھرا تھے قیدی حضور ابراہیم کو چلا جاتے تھے قیدی</p>	<p>مجھے نہ کہہ زیب و لیک کے ہوتے مالک میں نہیں شاہ کی ہمشیر کے ہوتے</p>	<p>کیوں نہ کہ کیا سب اسوں عربی کو اس خون کی ریت یہ مجھ کو خبر اعلیٰ کو</p>
<p>۴۵۰ جسم مزار حرم میں تھے تھے تھے اور اسے تھے تھے تھے تھے تھے بلادہ چین کے تھے تھے تھے تھے سندھ میں تھے تھے تھے تھے تھے</p>	<p>۴۵۱ یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی</p>	<p>۴۵۲ یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی یہ خبر تھی تھی تھی تھی تھی</p>
<p>عالم نے کہا تھی یہ کیا کام ہے مجھ کو اب خاک نشینی ہی میں آرام ہے مجھ کو</p>	<p>ہجرم کا خلق حسین ابن علی کا جبرائیل وہ دونوں نہیں مابین سب انبی کا</p>	<p>مقدور مجھ کو کیا ہے تو کیا دیو کا عالم کس کس کا ہے خون بہا دیو کا عالم</p>

<p>۴۴۴ یہ خون تو زہرِ اجالہ کا خون ہے یہ خون تو زہرِ اجالہ کا خون ہے یہ خون تو زہرِ اجالہ کا خون ہے یہ خون تو زہرِ اجالہ کا خون ہے</p>	<p>۴۴۵ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>	<p>۴۴۶ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>
<p>تہنا نہیں سب بادشاہ لاک کو مارا تو لا تو لعین بخت پناہ کو مارا</p>	<p>اس سر کو تجھے دیکر زمین شاد گردنکا اک عمر کی محنت کو نہ برباد گردنکا</p>	<p>زمین کا تو بستی تھے اور خاک انسو جاری تھی اور دھڑک رہی پاک پناہ انسو</p>
<p>۴۴۷ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>	<p>۴۴۸ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>	<p>۴۴۹ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>
<p>نہجرم مرہ بھائی کا سترن سے اتر جاؤ مکن ہو کہ یہ خون تری گردن سے اتر جاؤ</p>	<p>جرات سے مشقت سے مصیبت سے ملاؤ تو جانتی ہے جیسی کہ محنت سے ملاؤ</p>	<p>لہتی تھی نیاں بے لعین دیتا ہے مجھ کو بابا کا مرہ سر بھی نہیں دیتا ہے مجھ کو</p>
<p>۴۵۰ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>	<p>۴۵۱ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>	<p>۴۵۲ یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا یہ نیت کا بیان کئے ہوئے لگا ہوا</p>
<p>نہال نہ اسبائے زرجا ہے میر مجھ کو بچھڑتی کی مہون بھائی کا سر چاہو مجھ کو</p>	<p>رومی تھی کوئی اور کوئی ہیروں ٹہری تھی سکھتا کسی کو کوئی خاموش کھڑی تھی</p>	<p>موقوف بسل ب نالہ و افغان کرو حضرت چلے گا وطن کے کوئی سدا ان کرو حضرت</p>

ہیں رازی اخیر صبریت کو جو تیر
 اگر تیر طلب کر تی رہی زینب و دیگر
 حاکم نے ہرگز دیالیکین سے نہیں
 ناچار روانہ ہوئے باجالت

ہیں کیا کہوں جس طرح وطن جانی تھی میت
 سر پہیلی تھی تھی چلائی تھی زینب

یاعنی
 کجا کیا گمشدہ نہیں گل بوڑھین
 جس میں پیدا ہو کر تو نہیں تھیں
 اشک و کجی تھی تھیں گے جو تھیں

یاعنی
 اوجا چو فزوند تو کیا چاہے
 بس صبر علاج دل صد بارہ
 افسوس کہ تھیں تھیں تھیں تھیں
 آرام کو اب گویا گوارہ ہے

حاشا زینب زینب یار زینب کا
 سندھو کہ درج ہے تو شاہ زمین کا
 کچھ کہہ صفت تو نہ تھیں تو نہ تھیں
 کچھ کہہ کچھ کہہ کچھ کہہ کچھ کہہ

وینا میں کسی طرح کا مجکونہ ا کہ ہو
 پر دل میں مرے پختن پاک کا غم ہو

یاعنی
 تو نہ تھیں تو نہ تھیں تو نہ تھیں
 تو نہ تھیں تو نہ تھیں تو نہ تھیں
 چو دریا کہ اشک تھی تھیں تھیں
 کہ اوپر نظر تو تھیں تھیں

یاعنی
 بنو کر خیال و صبر تو تھیں
 تو نہ تھیں تو نہ تھیں تو نہ تھیں
 کہ تو تھیں تو تھیں تو تھیں
 کہ تو تھیں تو تھیں تو تھیں

رباعی
تا مین و لب و زلف تو ایجاب
کریا بجز نیست کا جواب ایجاب

او کو لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

رباعی
تا لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

بہ فرخ آسمان تو مرا مقام
انجام کو معراج کے کچھ نکال کر

رباعی
و تا لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

بہ فرخ آسمان تو مرا مقام
انجام کو معراج کے کچھ نکال کر

رباعی
جس کو لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

پھر تو کا لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

رباعی
جس کو لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

پھر تو کا لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

رباعی
جس کو لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

پھر تو کا لب و زلف تو ایجاب
نعم و نعمت من شباب ایجاب

<p>۴۱ یارین زار ان ملک کی توین قیدی تیاہ بیت اور حبس میں کی تھو توین قیدی موتی گھر میں تھو توین قیدی موتی گھر میں تھو توین قیدی</p>	<p>۴۲ شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو کیا تھو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو</p>	<p>۴۳ شہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو کیا تھو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو</p>
<p>فاتوین کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>حاکم کو دعوہ کہ تھیں شاد کر گیا اب تھیں نہیں کر گیا آزاد کر گیا</p>	<p>چرچا ہو کر دنیا سے سفر کر گئی نہایت چہلم تھو بھائی کا اور مر گئی نہایت</p>
<p>۴۴ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۴۵ شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو کیا تھو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو</p>	<p>۴۶ شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو کیا تھو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو شاہنشاہ کو توین قیدی دربار میں جاو</p>
<p>۴۷ دھم دھم تھو توین قیدی کی ایذا تو تھیں کیا کر تھیں پھر باندھیں جلاورن سے</p>	<p>۴۸ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۴۹ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>
<p>۵۰ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۵۱ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۵۲ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>
<p>۵۳ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۵۴ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>	<p>۵۵ تھیں کھڑی ہوئی طاقت نہیں تھیں دہشت سے بھاگ کر لڑ رہے بدین</p>

<p>۴۱۳ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۱۴ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۱۵ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>
<p>بحال کی عزادار ہوں اور خستہ جگر ہوں عاشق و محرم ہوں مین اب تک غلام سر ہوں</p>	<p>نورانی بدن گر و غریبی سے اسے تھے بکھرے ہوئے تھے بال گریبان پھٹے تھے</p>	<p>اک گھر سے وہاں ماتم شہید کرین ہم سامان عزائو شہید دلیگیر کرین ہم</p>
<p>۴۱۶ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۱۷ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۱۸ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>
<p>فکر غم اندوہ سے آزاد ہو کر غم نہایت سرتن ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر ہو کر</p>	<p>صد م سے جو اشک شہر خورشید نکلائے اوسوقت تو حکام کے بھی آنسو نکلائے</p>	<p>ناموس نبی خوف سے اکدم نہیں رو کر وہ انہیں ہم مرگئی اور ہم نہیں رو کر</p>
<p>۴۱۹ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۲۰ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>	<p>۴۲۱ چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے چشمہ کی کرشمہ سے</p>
<p>کب سے ہمیں کی سبطہ ہو کر نہایت شاید ہو مہر سرور کی زیارت</p>	<p>یکس کو ستا زین سبھے فائدہ کیا تھا لیکن وہ ہوا جو کہ مقتدرین لکھا تھا</p>	<p>حیدر کا عمامہ ہے محمد کی عبا ہے اوس کے سی اک فاطمہ زہرا کی ردا ہے</p>

<p>فلہ چاہو اسباب جو چاہو کہ شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی شہنشاہی</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>
<p>اس وقت مری چھاتی چھاتی جاتی ہے لوگو بھائی کر مجھے خونگی بو آتی ہے لوگو</p>	<p>لوگو روئے غم سے غم سے جس پر پاک ہو ہے یوہین مرے بابا کا بدن چاک ہو ہے</p>	<p>یار ہو گئے دامن میں شہنشاہی گلہ کے تھے سے گریبان میں دھڑکن لہو کے</p>
<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>
<p>والہد بھی جی سے گزرا جانی زمین ان کی طرح نہ کوئی کیسی اور جانی زمین</p>	<p>طے کر کے بہت جلد یہ منزل گے زمین کپڑے تو بن اور خاک میں غم مل گئے زمین</p>	<p>پیکان کے نکلے کا جو کہ گئے سدا اتر ہے یہ مراد وہ وہو ہو کے بہا ہر</p>
<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>	<p>فلہ اور کو چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ اور چاہو کہ</p>
<p>حیرت ہے مجھے جاہ شہنشاہی پر دعویٰ تھا خلافت کا اسی کہ نہ تھا پر</p>	<p>اب مجھی کو دولت مری کھو کر چلے گئے تم قبر کی آغوش میں سو کر چلے گئے</p>	<p>مکو تو جہاں کی تری سربانی ہر اصغر مجھ بن حسین کس طرح سربانی ہر اصغر</p>

<p>۴۳۴ کس شمع شمع شمع شمع شمع شمع شمع لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ تیرے سب کو چھاتی تیرے گئے وہ غنیمت تیرے سب کو چھاتی تیرے گئے وہ غنیمت</p>	<p>۴۳۵ ہمیں نذر کیا ہے سب ان نذر نذر ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ننگے پاؤں جس نے جس نے جس نے تاروں کو دینے کو دینے کو دینے</p>	<p>۴۳۶ ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے</p>
<p>زندان سے سو خلد سفر کر گئی ہو ہے گوہر پہ پہچاؤں گئے تو مر گئی ہو ہے</p>	<p>بابا سا بھی میرا کوئی مظلوم نہیں ہو جس کا سر پہ نور کمین لاش کہیں ہو</p>	<p>کیا ہے کہ عیان زور ولایت نہیں کر صد تو گئی پوتے کی حمایت نہیں کر</p>
<p>۴۳۷ کیا تیرے شمع شمع شمع شمع شمع نذرانے کا لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ گور و روز و لاد و بیستی تیرے</p>	<p>۴۳۸ ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے ہر جس نے جس نے جس نے جس نے</p>	<p>۴۳۹ کیا تیرے شمع شمع شمع شمع شمع نذرانے کا لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ گور و روز و لاد و بیستی تیرے</p>
<p>مان نکو کمان و حوض و عمارت سکینہ گوہر تو لا تم نہیں پاسے سکینہ</p>	<p>کچھ اور نہیں ہمہ ظفر ہاتھ لگا ہے زمین سے لٹایا ہے تو سر ہاتھ لگا ہے</p>	<p>خاکم رہے دنیا کی بنا جس کے قدم سے اب اس کا گلا کاٹنا تو فتح و دھوم سے</p>
<p>۴۴۰ کیا تیرے شمع شمع شمع شمع شمع نذرانے کا لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ گور و روز و لاد و بیستی تیرے</p>	<p>۴۴۱ کیا تیرے شمع شمع شمع شمع شمع نذرانے کا لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ گور و روز و لاد و بیستی تیرے</p>	<p>۴۴۲ کیا تیرے شمع شمع شمع شمع شمع نذرانے کا لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ لپٹ گور و روز و لاد و بیستی تیرے</p>
<p>ہر جاگ کہ زبان علی بیٹے کے غم میں سر سے مخمر میں نہ اس کے الم میں</p>	<p>اوسدن مجھے مجھ پر یہ بیدار کوئی جب فاطمہ اللہ سے فریاد کوئی</p>	<p>دل غم سے کامیست جگر افکار طیان ہو دفن شہدا لکھنے کی اب تاب کمان ہو</p>

۴۱
چرخ غم نشا بدین ترغی خضر
شمالی کی آفت بدین گرفتار غم خضر
خوش رہتا تھا اس طرح کی جاو غم خضر
پوش آتا تو تیری ہی گرفتار غم خضر

۴۲
یوں اس سے در تک غم نشوار چلا
کس کو کون اگر غم کیلئے سزا دھلا
غش آتا تو مشکل از دست تو نہیں آتا
پیش نیست کس کی جیب کی طاقت نہیں آتا

۴۳
یقیناً اکلیل جو کیا کرتی ہو درم
گیلائی جو کسوں کے کیوں کا ہو عالم
دشمن صحت کا جانی و گنہگار کس نہیں ہم
کننے کو دروان کو کاؤ نہ بہت غم

۴۴
کتر تو ہوں سب کو حقی ہو کیوں آئینا بیا
غم ہے کہ جیتا نہ ہمیں پاسٹیکے با

۴۵
سب کہتے ہیں آگے سے تو آرام ہوا
یان گور میں جا نیکہ سارا انجام ہوا

۴۶
خوش ہو کر کی شام سو آجاتی ہے صغرا
بابا کی تحار سے خبر آجاتی ہے صغرا

۴۷
چرخ زمین و سیر کا غم کا ازار
بابا کے بھی آگے سے کیا وہ بوجھار
بستر چوٹی تھی تو نہیں مکیں ناچار
اوشی ہوں اگر بار بار توئی اوشی بار

۴۸
ہر دم چہ چاہا بونے در حال ہمار
مول غم جو ان سے نہیں مارا تارا
سب گئے پیارے اکبر کنارا
اتنا بھی کسی شخص سے اگر نہ پیارا

۴۹
صغرا کی منسی جب کہ تانی کی نصیب
جوت سے وہ لبس راہی تصویب کی نصیب
بلوچ کے دم در وہاں تو غم کی نصیب
یانی سے جوبلی وہ نصیب غم کی نصیب

۵۰
اگر کہیں ہیں کہیں خوش کہیں حیا کہیں
بچوں کی کئی روز سے کہیں نہیں آتے

۵۱
ہر گھر میں کوئی یا مین فرزند بھی کے
خط لایا ہوں لشکر حسین ابن علی کے

۵۲
یہ بات تو کچھ ہوش مر کو قوتی ہے نانی
ٹنگین کو بھی دنیا میں خوشی ہوتی ہے نانی

۵۳
جہاں تار کیوں باک میں بار
ان کے گلے گلون اصرار کو در کیا
جانی حال کی لائیں تو نہیں پیار
پھر بھی اگر جاؤں تو چہ غم نہیں پیار

۵۴
پیشی تھی اور دنی تھی غم کا چہ چار
نانی کو نہیں شن لی نواسی کی چار
تیب کے سحرانگی کہنے وہ دل بچار
کیا یقین پڑی تھی ہوں سحری دار

۵۵
وفا کی بیان خاطر اس کو سنکر
کہنے کی توان سے اور ہی دہر
خانی وہ کہہ کر جو جوت سے واسطے بتر
کچھ بچاؤ بے تیرے جاؤں نہیں تیرا

۵۶
جیتے جی مولی جاتی ہو زمین یا و پدر میں
و لیکہ مری نام کو سب روئینگر کھر میں

۵۷
میں تو سنوں مجھ کو کر پیا سے باتیں
کرے نہیں بی بی درو یو ار سے باتیں

۵۸
بابا کے پھر نے کا بچہ رنج و الم ہے
بانو سے نہ شرمندہ ہوں بچکوی غم ہے

<p>۳۱ من کیست کہ چو جان بدین من نہم چو جان چو جان بدین من صخرے کے کھاونے سے مر مر ہو کر نہم چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۳۲ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۳۳ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>
<p>۳۴ نالی نہیں مرنے کا بچھ خون خطر پر دہمیں پر دہمیں کی جا کا ڈر ہے</p>	<p>۳۵ مانع ہے اگر پیار کی ہر شہر جاری کیوں خطہ لکھا ہے تقصیر جاری</p>	<p>۳۶ موتوں عزیز و نیکار کا ہو گیا صخر باتیں ابھی کیا تھیں ابھی کیا ہو گیا صخر</p>
<p>۳۷ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۳۸ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۳۹ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>
<p>۴۰ کسطح نہ رحم کیا کا عہد بہن کی اکبر پڑھیں گے کا تھر تھرستہ بہن کی</p>	<p>۴۱ ہر چند اگر تار غم و رخ و محن ہوں جو آہی پیاری ہو اوس کی دین بہن کی</p>	<p>۴۲ صد سہ الم ہجر کا کھانے لگا اوسکو چلا کے یہ روی کر غش آؤ لگا اوسکو</p>
<p>۴۳ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۴۴ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>	<p>۴۵ چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من چو جان چو جان بدین من</p>
<p>۴۶ ویدار سے ایسا ہی جو ترسایا گیا صخر جہاں کی صخر تو کمان پائینا صخر</p>	<p>۴۷ وہ تو نمولی جو خوشی تھی مری جی کی وہ حرف میں ہو جاتی تسلی مرے جی کی</p>	<p>۴۸ جی ہو کوئی سماعت کو گدڑ جاہلی صخر میں بیٹھی رہ جاؤنگی مر جاہلی صخر</p>

<p>۴۲۲ کسی از کما عیاشی کی است بویا سب سفر خالصه سفر اکا جہا سفر پیشی ہوئی کیا کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی</p>	<p>۴۲۳ یکے جہا اس تھی کیا زبانی نہ چو کہ کی خالصه سفر اکا جہا سفر ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>	<p>۴۲۴ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>
<p>عصر ہوا آنکو نکو نین کو لقی صغر چہ ہو گئی ایسی کر نین بولی صغر</p>	<p>فراتے بین صغر آنکو کچھ مری خبر بیشی کوئی دیندین مرا ویا سے سفر</p>	<p>اور نکو نکو نکو نکو نکو نکو نکو جوبی بی اور تری ہر سو کی تری بیان</p>
<p>۴۲۵ سنتی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>	<p>۴۲۶ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>	<p>۴۲۷ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>
<p>آج اور ہی اس کی حالت نظر آئی کیا اسے سنا کو کو کو کیا خبر آئی</p>	<p>کیا جانے کیوں جینے سے ہزارین بابا کیا ہو گیا کس کھین گزرتا رہا بابا</p>	<p>ہم جینے ہیں تو رہا وہین رو کر ہم کو اب انکو کہاں پائیں جنہیں کھو کر ہم کو</p>
<p>۴۲۸ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>	<p>۴۲۹ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>	<p>۴۳۰ پیشی ہوئی کی ہو جلدی چلو پناہ باقی بقین کی کو راہی زبانی ہو جہا داری کی جہا کی خا خا بیدین باکو بے روزی</p>
<p>مشیر کے لشکر کی خبر لائی ہون داری فرز عدیمیر کی خبر لائی ہون داری</p>	<p>ظاہر بین جو ہو حیرت و حکایات سند قربان کی خواب کی کب بات سند</p>	<p>مرکزہ ملاچین کسی شمشہ و ہن کو چالیسوزن تک سب رہو محتاج کھن کو</p>

<p>۴۱۷ بانی جو از دین سی صورت نظرانی اور دوزخی و صول مل جلوا از دھانی اسٹیکہ سنگی میخ زو دانی کسیک شطانی صفت جلیجانی</p>	<p>۴۱۸ چوئی کر با سے سلا دو جگہ کو یہ سننے ہی نہایت لگی شیخہ دور بانی سے کیا بیانی صورت کو چوچہ بابا بولے کر ہی گہ کو دی اینچو</p>	<p>۴۱۹ عقرا از سنہ ہی لگی شیخہ دور دور سے سننے لگی جلیجانی ایسے گئے باکر از شیخہ دور بابا سے کیا دور جو جگہ</p>
<p>صغرا سے کہا کر لو گریہ بانگو پار دل کھول سکے اب رو کر با گیا مار</p>	<p>ہم شدت گریہ سے اولٹ جائیگا اسکا نخاسا کلیچہ ابھی پھٹ جائیگا اسکا</p>	<p>اب اس ہے اتنی کہ جو مر جائیگی صغرا اور سیدہ یکس تحسین تب پائیگی صغرا</p>
<p>۴۲۰ چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی</p>	<p>۴۲۱ گر کو شمعین بانو اور دور دوری بابا کمان میں جیکو کھاون شیخہ دوری ان کو کئی زبان شیخہ دوری نخاکہ شمعین از دور دوری</p>	<p>۴۲۲ چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی</p>
<p>تم لڑکی ہو اور داغ میٹھی کا پڑاؤ بیمار کو غم کھانے سے رونا ہی دواسے</p>	<p>پیر و سیمین جنت کو سفر کر کے ایشیمین اے فاطمہ بین رائد ہوئی مر گئی شیمین</p>	<p>بیمار کو اس ہجر کی آفت سے نکالو مجبور ہے صغرا تحسین چاہو تو بلالو</p>
<p>۴۲۳ بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر</p>	<p>۴۲۴ چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی چو شمعین کو کونین شیخہ کانی</p>	<p>۴۲۵ بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر بانی سے لگی ویکین منظر</p>
<p>نونا ملک و مختار قضا اور قدر ہے میں کس پر جیتی ہوں مری موت کو چہ</p>	<p>اس گھر کی جو ابھی تھی سولیس گئی ہو میں لونی لٹائی ہوئی آئی ہوں وطن ہو</p>	<p>کیا کیا ستم اس سیدہ ابرار نہ دیکھا صغرا نے مگر اچھا دیدار نہ دیکھا</p>

<p>۴۲۴ سنو کی ہون صفت کجا کہ سب میں براہ عباس بن ابی اسحاق علی صخر بنی مہینہ چوینا اسحاق علی صخر بنی مہینہ اس تو سے ملنے کی زیادہ جو کچھ چاہ</p>	<p>۴۲۵ رضت کو شاہ جس گھر کی طوطی ہو گیا حق درود کا جنتا تا جنتا جہم ارجا مین زار سے کیے کئے تھا چاقی کو گایا شہید کیے قدر نہ ہو جو سر تو نے لٹایا</p>	<p>۴۲۶ جب حال کیلئے کا ہو بیس میں بیس میں گھر کی ناچا پڑو جو حضرت شہید بجائی سے کیا چکر داب پائی کی توجہ کے پچیس نہیں اب شہید چاکری کی جگہ</p>
<p>اس دیکھ سے رہائی تھیں دلو کو گایا کب سہو نہیں پھر سی تھیں دلو کو گایا</p>	<p>تو دو دو کو بنی خوشگلی دعا بھی پھر دو گلی جان اپنی بچائی تو کبھی نام نہ کو گلی</p>	<p>یہ شے لگا رو سنان شہید اس سکینہ اور لیک گیا مشک وہ سقا سکینہ</p>
<p>۴۲۷ صخر انور کی شہیدان باغ بنو جو کبھی نہ تھی باغ عباس پر اندور اگر جو شک تو تو دل کو دور پایا جو در ان شہید پو پو شہید</p>	<p>۴۲۸ تو شب کو کجا کی کون عجب کی کچھ شہید کو حکما کی پو پو شہید فاطمہ کی پو پو شہید کو کجا پایا جو در ان شہید پو پو شہید</p>	<p>۴۲۹ ان شہید کو کجا کی کون عجب کی کچھ شہید کو حکما کی پو پو شہید فاطمہ کی پو پو شہید کو کجا پایا جو در ان شہید پو پو شہید</p>
<p>شفقت تھی بہت اس شہید ابن علی کچھ اس بھی خدمت ہوئی فرزند بی کی</p>	<p>اوس وقت جب بیگیسی تھی شاہ امم پر رضت کو لیکے گنا ساعباس قدم پر</p>	<p>پائی بھی بہت سوز گریا تھی کس کر اور گریا عباس بھی گھوڑ پر ادا کر</p>
<p>۴۳۰ مین سن کی اتنا تو را را گیا عباس منا تو یقین ہو گیا کین بر تو سواس سنت ملک بنک کین کین کین کین سچ کہ نہ جو کچھ گزری ہو تو تو زور کین</p>	<p>۴۳۱ تو شب کو کجا کی کون عجب کی کچھ شہید کو حکما کی پو پو شہید فاطمہ کی پو پو شہید کو کجا پایا جو در ان شہید پو پو شہید</p>	<p>۴۳۲ اس خوں سیا را گیا فرزند شہید دود و دود سکو کین کین کین کین کچھ خا طہ فرزند کو کین کین کین کین والند اس شہید قدم چورا</p>
<p>کچھ قاسم داکٹر تو آفت نہیں دیکھی شہید کی خبر سے تو رخصت نہیں دیکھی</p>	<p>کیا کرتا کہ نموم بہت ہوتے تھے شہید مومنہ دیکھی تھی بحالی کا اور تو تھے شہید</p>	<p>و کھلائی وہ جاننا زسی شہید نہ دیکھی راعی کیا حیدر کو کچھ کو حسن دیکھی</p>

۱۳۵

نہایت ہی پس ماند عیاشی و لادری
تبلکہ طرف گریزی بجد و کز دین پر

جیسا کہ سب بجا تو وہ کہنے لگی اور کہ
سب ملکہ کرو ما تم فرسوزندہ مجھ کو

یہ جو کہا اعلیٰ ہونے لگا سینہ زنی کا
اور ذکر تھا شمشیر کی تشبہ وافی کا

۱۳۶

کہانی کہی تھی جتنی نرسہ تھا غم فطر
کہانی کہی تھی جہان ہو عیاشی و لادری

کہانی کہی تھی سنہ سب سے علی اکبر
کہانی کہی تھی مارا کیلیا پیا علی اکبر

وہ راہ بین حسین اور ماتم شاہ شہداد
کیا کسیہ انیس اور سا کہ چہ شہر پاتھا

رباعی

تجربہ کی گردن کہ شہنشاہ و شہنشین
و کیوں کہ خفیف صورت و کم ہوش

شہنشاہ پوری اگر دہ بازار کہ ساو
ہو تا ہر تھین کا زنجیر و گروہ یونین

رباعی

ہر آن تھی تھی اور ناز کہ یہ
انسان کا دل اور داغ اور طاق کہ یہ

یہ ہر جا ہو کہ جو خان غنی ہو کہ فقیر
سب راہ بین خاک میں جاو کہ یہ

رباعی

تجربہ کی گردن کہ شہنشاہ و شہنشین
و کیوں کہ خفیف صورت و کم ہوش

اوس شہنشاہین تھیں شہنشاہ و شہنشین
اسی لکھنویں کی بس لکھنویں

رباعی

شاہ دہن سے شہنشاہ لکھنوی
آواز علی علی کی مان لکھنوی

جس طرح لکھنویں شہنشاہ و شہنشین
یوں جی جی بین شہنشاہ و شہنشین

تقریر دلیپدیر نو کہ پیر خاصہ سعدن علوم و کجیہ فنون شاطر از خاص آل عبا مداح
 جگر گوشہ رسول ثقلین مولوی سید قاسم حسین صاحب مصحح ملازم مطبع او و احباب
 الوداع امر مجلس غم الوداع ہوا آخر یہ ماتم الوداع - عجیب طرح کا یہ ماتم ہوش رہا ہر - جسکو صاحب کرم میں
 فرمودہ خاتم الانبیاء ہر - حسین بن علی و انامین الحسنین - چونکہ فقرہ اناس الحسنین سے انتشا طبعیت ہوتا ہوا لہذا اکثرین بخل
 گیر قاتلوں کو جو حاضر فی الدفن میں ایجاں آو و جہ عرض کرتا ہوں - ایک یہ کہ باری تعالیٰ فرزات بابرکات آنحضرت کو
 مجمع صفات اولین و آخرین خلق فرمایا یہاں تک کہ حبیب بنابنایا - لیکن درجہ شہادت ظاہری کو یہ سبب اہانت میں اسلام
 آپ کو واسطہ پسند نہ فرمایا چونکہ عمدہ و جہ دلچسپت سے تھا اور حصول سکا آپ کو ہذا رچہ خاص آل عبا ہوا اس واسطے آپ نے
 تکمیل درجہ کی خوشی میں اناس الحسنین فرمایا دوسری یہ کہ جو آپ کو مغفرت امت میں کہہ کر و کوشش ہی وہ محتاج بیان نہیں
 کسی پہ نہان نہیں از انجا کہ اطمینان بخشش امت گناہگار حسب قرار یہ و غفار آپ کو یہ شہادت حسین علیہ السلام ہوا حتی
 کہ توسیع مغفرت میں سن تہا کی علی الحسنین جنت کہ انجنت قرار پایا لہذا اناس الحسنین فرمایا فی الحقیقت جہ حسین جان
 گرامی فدا ہوا ہے کہ وہ راست امت اگر جان کند فدا حسین - ہر چند کہ اکابر دین اور علمکار سخن اور شعر و کلام میں
 بعد دیگر ہر صد کہتا ہیں مصائب البیت علیہم السلام میں تصنیف الیہ فراتر آئے لیکن جو بڑی بڑی شعرا ہر چند فرشیہ گوئی کا
 نکالایہ ایسا ہر دل عزیز ہوا کہ ہر شخص سکا عاشق ہو - اور ایک ماہ کلام نو کا شائق ہو - ایمان اناس و کون یوسف
 بازار معانی ہر جسکے کلام کا ہر ادنیٰ و اعلیٰ بنظر زہد ناخبردار ہو - اور وہ کون عزیز جہان ہر جسکا سخن مقبول و بار و اصدا
 وہ کون غلبند گلستان سخنوری ہر جسکی بہار مضمون سموم خزانہ محفوظ ہو - اور وہ کون گل سرسبد بوستان برتری ہر جسکی
 شادابی ہر چشم نظر گیان مخطوط ہر وہ کیما بر زمانہ شاعر گناہ فصیح الفصحا اکمل الکمال ملک سخن تازہ کہندہ مضامین
 بہریت مہر جلیل - ہر مصنف جبریل - فرزند وستان - مستغنی عن الوصف والبدیان - ملائک جلیس جناب تیر خیر علی صاحب
 منقولہ المتخلص انیس اعلی اللہ مقامہ فی اعلی علیین و حشر مع الامتہ المصومین تھو چو کا کلام جملہ عیوب و برکات صاف
 اور شہرہ او کی فصاحت و بلاغت کا قاف سر قاف تھا - افسوس کہ الیہ و الیکال کا انتقال ۹۲۰ھ ہجری کی آخرین ہوا

اور ایسے عہدہ پھر کو فلک جیدار وزیر زمین چمنان کر دیا۔ و احسنہ اشکار اجل شیر ہو گیا۔ مجلس کی شمع بجی گئی۔
 اندھیر ہو گیا۔ انہی انجاک کلام بحر نظام اس مہج کا ایک بحر خارا اور قلم نامید انکار تھا اور بہا عشت طبع نمونہ کو شخص کو
 علی العموم دستیاب ہونا تو کمان دیکھنا نامک نصیب نہ ہوتا تھا۔ انداز وضع و شریف شوق دیدار کلام میں مثل ماہی آب
 طپان اور امید طبع میں بدرگاہ الہی دعا کنان تھا آخر اصرار و استبداد شائقان نے یہ اشد دکھا یا کہ غرور و زگار حاتم
 شعاع رئیس باعزت امیر باہمت صاحب قار۔ مالک مطیع اور دوا خبا کر خیال طبع کلام بطور یادگار عمدہ آمد مہج آیا۔
 اور بہ ایمہ جناب موصوف سید رضا حسین الدسید بندہ حسن خوشنویس ملازم مطیع و نہایت عرفی و ریزی و جانشانی
 ہزار درد و تلاش عمدہ عمدہ مرثیوں کو منتخب کر کے چار جلدوں کا ذخیرہ جمع کیا حق تو یوں ہے کہ بہت والا نعمت مالک
 مطیع موصوف نے گویا احیاء اموات کا کام کیا یقین ہے کہ یہ کلام بلاغت نظام کہ بہر و دہو مثل اوراق اشجار
 خزان رسیدہ متفرق اور معدوم ہو جاتا اب بذریعہ تدوین تسان کلام شعرا و متقدمین تا دور قیامت باقیات صالحات
 اس مہج کا ہر بعد از ان ان جلدوں کی صحت کو واسطے یہ پیچیدہ ان قلیل البضاعت یہ بیروتی و علی سید تصدیق حسین
 کردت سے وابستہ و امن دولت مالک مطیع موصوف ہو حکم مالک مہج مخصوص ہوا اور اس کترین فی بحالی ہی سعادت
 جانکر ان مرثیوں کی صحت میں نہایت اہتمام کیا حتیٰ کہ اکثر مقامات مشککہ پر حواشی بھی چڑھا کر چنید کر سمود و خطا لائے
 بشریت ہر تاہم کیا عجب ہو کہ ناظرین ہر نگین ملاحظہ صحت ہو کہ سرور ہو کہ کترین کو دعائے مغفرت اور حصول زیارت و محروم فرما
 پس الحمد للہ والہم کہ یہ جلد چہارم بہ سبب فراط الشائقین اور استبداد و ذکرین بار و دم باہتمام طبع مطیع فیض مجمع گوہر
 اکلیل امارت و ایالت یا قوت و بہیم حشمت و جلالت کو کتب درسی فلک بہت آفتاب عالیشان سمار صحت مشہور
 نزدیک و دور جناب منشی نول کشور لالہ بالفتح والسرور واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنجین بہا اکتوبر ۱۳۰۷ھ مطابق
 شہر واقعہ قالم ۹۰ لہ اجری طبع ہو کر حامل گلوے فرا کرین ہوئی اور انشاء اللہ تعالیٰ اگر زمانہ مسامت
 کرے گا اور ذخیرہ کلام اور جمع ہو جائیگا تو جلد پنجم بھی طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگی بمسب و کرہ فقط

رسالہ وحی و فتویٰ فی تصنیف اعلم العلماء فقہ فقہ
عالم ربانی مولانا انور محمد اتر مجلسی علیہ الرحمۃ سے مقابلہ
ارباب علم و تہذیب کے اس درجہ خصا پر کثرت ساینہ فواید
حلیہ انعامات سے یہ کتاب بربان اور وقت میں ہم باس
امین عورات کے مسائل فقہیہ جو روزمرہ کے کارآمد ہیں جن
صاف اور شرح کیے ہیں۔ اگرچہ رسالہ مختصر مگر فواید
مترتبہ میں جامع ہے تاہم تکرار العلوہ وغیرہ کتابیں اکثر
عورات کو رہنمائی دیتی ہیں لیکن بعض باتیں میں اس سے
زیادہ ہیں اور عبادات عام فہم مباحات سلیس اور مسائل
بہت عمدہ یا سائنید صحیح ساینہ موجود ہیں اگر کیا یہ کتاب
بہر ضرورت و خیال مطالعہ کیا جائے اور مضمون خوب ہونے شین
ہو جائے تو ضروری مسائل روزمرہ کی ضرورت اکثر رہا
کرتی انکو سب سے خوبیت ہو جائے بلکہ عورت کو اسکا پھانا و کو
حق میں اسیر اس پر مصنف کے رموزی اور علیہ لکھنوی سے
بعد محمد مندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال
روشن کی نظم ہے۔ اکثر افعال خردصال اور عبادات کو درس میز
بہنی ہونان کا مزا اور قرین منکر و کیر کا سوال جواب پر
قیامت کا آیت عمدہ طور پر نظم و جوڑ کر اور لڑکیاں
ازیریا کر دین میں جس کے مسائل میں بھی واقفیت ہو جاتی
ہو اور روزہ و نماز کے عمل و تہذیب پر اومین صلاحیت کامل
پیدا ہوتی ہو اور عقائد بھی درست ہو جاتی ہیں حرام و حلال
نجس و پاک سبھی اطلاع ہو جاتی ہو ہر چند کہ جوڑیاسا رسالہ
کھانا کی تہذیب میں اس سب سے بہتر مقام پر مروج ہو اور ہر شرف
اسکو تربیت اطفال کو بہر خیر کرنا ہو۔
خلاصہ المصائب یہ کتاب مصائب اہل بیت علیہم السلام
شہور و معروف ہر تالیفات کو محدث مقبول و اکثر اہل عباسیوں
میرزا محمد باوی صاحب علی مرتضیٰ ہے۔ دوم تہذیب و باطنی اس طبع
میں طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع میں بھی چھپ چکی ہے اس مرتبہ
نہایت ضیاء و کمال محنت طبع ہوئی مصائب سید الشہداء امام
علیہ التحیہ و آلہ کو جناب مولف مرحوم فراس محمدی اور رابطہ
مقبول سے ترتیب دیا ہے اور یہ سادہ و غلامہ فرمایا ہے اور اس پر
مضامین دیگر فراس مصائب امام ہمام اور اہل بیت علیہم السلام
کے کلمہ ہیں جنکو سنو سر ساینہ کو خوش آتا ہو ایک دینا انکو کیا
انکو سنو یہ جانا کہ یہ کلمہ خوب اور مقبول نہ ہوگا اس کتاب سے
مولف جناب مولوی مرزا محمد باوی صاحب علی مرتضیٰ
لکھنوی بھی کیے باکی اور محدث مقبول کے جنکو ہر خط علم
حدیث و کلام سے کام تھا ویسی ہی یہ کتاب بھی اونی مقبول
ہو ایک ایک فقہ و علم و عالم تکیا پر حیثیت اس کتاب کو ذکر
مجلسین میں بہت ہے سیلاب اشک ساینہ کی
آنکھوں سے جاری ہوتا ہے مہر جانا رہتا ہے
سیتہ کو بی سے غش پر غش آتا ہے ذکر سے ہو تو رفت
کب پڑھا جاتا ہے الغرض یہ کتاب فیض انشاب اس مرتبہ
کا فائدہ ہر صاف و شفاف چھاپی گئی ہے اعلیٰ درجہ کے
خوشنویس سے لکھوائی گئی ہے اور قیمت بھی بہت زیادہ عام
نہایت ارزان ہے۔
تحفۃ العوام۔ یہ کتاب بھی مسائل اور افعال میں متعدد
کئی بار اس طبع میں چھپی اور دفعہ ہواش خردصال اس
دست بدست فروخت ہوئی اس کتاب کو مصباح فقہی اور
اور زاد البصائر وغیرہ و ہر جہان جہان غلط تصدیق کیا
اور کمال ضیاء و کمال محنت طبع ہوئی اس کتاب کو مصباح فقہی اور

رسالہ وحیہ و انوار فی تصنیف اعلم العلماء فقہ فقہ
عالم ربانی مولانا فخر الدین اعظمی علیہ الرحمۃ ہر قابل دین
ارباب علم و تہذیب کہ اس درجہ خفیا پر کچھ قدر سامین نواید
حالیہ افسوس ہے کہ اب نہ زبان اردو فقہین میں سمجھا
اجین عورات کو مسائل فقہ جو روزمرہ کو کار آمد ہیں جن
صاف اور شرح کیے ہیں۔ اگرچہ رسالہ مختصر مگر فوائد
مترتبین جامع عباسیہ تکرر الصلوٰۃ وغیرہ کتابین اکثر
عورات کو یہ عالمی باقی ہیں لیکن بعض بعض باتیں سمجھنے
زیادہ ہیں اور عبادت عام فہم عبارت سلیس ہے اور مسائل
بہت عمدہ یا سنا پیدھیہ میں موجود ہیں اگر ایک ایک کتاب
نہ ضرورتاً در خیال مطالعہ کیا جائے اور مضمون خوب ہیں نشین
ہو جاوے تو ضروری مسائل روزمرہ کی ضرورت اکثر رہا
کرتی انہو کو خوب فہم ہو جاوے بلکہ عورات کو اسکا پھانا اونکو
حق میں اسیر اس پر مصنف کے مولوی اظہار علیہ کلمہ نوی
بعد محمد مندی۔ یہ کتاب مختصر روزمرہ کی بول چال
روشن کی غرض۔ اکثر فضائل خود سال اور عورات کو درس میں
بہنی ہونان کا مراد تہذیب منکر و کبیرہ سوال جواب کرنا
قیامت کا آفات عمدہ طور سے نظم و نحو و ذکر اور اگر کیا
ازیر یاد کرتی ہیں جس کو مسائل میں بھی واقفیت ہو جاتی
ہے اور روزہ و نماز جو کہ ہر آدمین علیہ صلیب کامل
پیدا ہوتی ہے اور عقائد بھی درست ہو جاتی ہیں حرام و حلال
جنس چاک کو بھی اطلاع ہو جاتی ہے ہر چند کہ اس رسالہ پر
گوئی کہ تہذیب میں اسی سبب کو ہم پر مقام پر مروج ہے اور ہر شرف
اسکو بہت اطفال کر لیں خرید کر تاج

شہرہ معروف ہر مالیات کو محدث مقبول و اکثر ان عبادت
میزان ہادی صاحب صلیح مرحوم کی ہے۔ دوم تہذیب پہلوی اس مطبع
میں طبع ہوئی تھی اور کئی مطابع میں بھی چھپ چکی ہے اس مرتبہ
نہایت چھٹا و سہ کمال مستطیع ہوئی مصائب سید اشہد انام
علیہ التعمیدہ دانشا کو جناب مولف مرحوم فراس غدی اور رابطہ
مقبول سے ترتیب دیا ہے اور اس رسالہ اور خلاصہ فرمایا ہے اور اس پر
مضامین مگر فراش مصائب امام مہام اور اہل بیت علیہم السلام
کو کلمہ ہیں کہ کلمہ کو سر سامین کو غش آتا ہو ایک دریا آؤں کیا
آکھو کسی یہ جاننا کہ کبیرہ مرغوب اور مقبول نہ ہو کہ اس کتاب
مولف جناب مولوی مرزا محمد ہادی صاحب صلیح مرحوم
لکھنوی بھی کیسے باکی اور محدث مقبول تھے کہ جنکو ہر خط علم
حدیث و کلام سے کام تھا اور ایسی ہی یہ کتاب بھی ادنیٰ مقبول
ہر ایک ایک فقرہ کو غم و اطمینان پر صوفت اس کتاب کو ذکر
مجلسین میں بہت جگہ ہے سیلاب اشک سامین کی
آنکھوں سے جاری ہوتا ہے صبر جاتا رہتا ہے
سینہ کو پی سے غش پر غش آتا ہے ذکر سے ہر نور رقت
کب پڑھا جاتا ہے الفون یہ کتاب فیض انشباب اس مرتبہ
کا فز عمدہ ہر صفت و شفاء چھاپی گئی ہے اعلیٰ درجہ کے
خوشنویس سے لکھوائی گئی ہے اور قیمت بھی بزم رض رفاه عام
نہایت ارزاں ہے۔

تحفۃ العوام۔ یہ کتاب بھی مسائل اور اعمال میں مستند ہے
کئی بار اس مطبع میں چھپی اور فقہ غلامش محمد یار ان کو
دست بدست فروخت ہوئی اس کتاب کو مصباح الفقہی اور
ادرا و الباس و غیرہ و غیرہ جہان جہان غلط تصانیف کا
اور کمال و بیاد ہے چھاپی ہے ہر تہذیب و تہذیب ان کو کوئی غلطی